ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

مئی ۲۰۱۲ء

May.2012

ایک زوداثر نقش

اعضائے جسمانی کی داستان

روشن مستقبل کے لئے نام کا انتخاب

عاطف ہاشمی

Rs.25\-

جلد نمبر ۱۹
شمارہ نمبر ۵
مئی ۲۰۱۲ء
سالانہ زرِ تعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

پاکستان سے
زرِ تعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین
غیر ممالک سے
سالانہ زرِ تعاون
1800 سو روپے انڈین
لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

دل میں تو ضعفِ عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دینِ حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں
سے اعلان بے زاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

بقلم خاص

کانگریس پارٹی کو عبرت لینی چاہئے

اتر پردیش کے الیکشن میں مختلف سیاسی پارٹیوں کو منہ کی کھانی پڑی اور سماجوادی پارٹی بغیر کسی سمرتھن کے اقتدار پر قابض ہوگئی، حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی پارٹی کو جب سمرتھن ساتوے آسمان پر حاصل ہوجاتا ہے تو پھر اسے زمین پر اکڑفوں کرنے والوں کے سمرتھن کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ کاش اربابِ سیاست اس طے شدہ حقیقت کو سمجھ لیتے کہ سلطنت حاصل کرنے کے لئے اصلاً اللہ کی مدد چاہئے نہ کہ ووٹروں کی، اللہ کسی کو اقتدار سونپنے کا فیصلہ کرلے تو پھر کون اس کو اقتدار سے محروم کرسکتا ہے اور اگر وہ کسی سے اقتدار چھین لینے کا ارادہ کرلے تو پھر کس کی مجال ہے کہ اس کو اقتدار عطا کرسکے۔

بابری مسجد کے خلاف غل غپاڑہ کرنے والے کلیان سنگھ کو ملائم سنگھ یادو نے اپنے گلے سے لگا کر ایک سیاسی غلطی کی تھی، اور اس سیاسی غلطی کے نتیجے میں اتر پردیش کا مسلمان ملائم سنگھ سے ناراض ہوگیا تھا اور جب مسلمانوں نے گزشتہ الیکشن کے دوران اپنی ناراضگی کا اظہار اپنے ووٹوں کے ذریعہ کیا تو ملائم سنگھ کو شکست کا سامنا کرنا پڑا، بہوجن سماج پارٹی اقتدار پر قابض ہوگئی اور سماجوادی پارٹی کو نہ صرف اقتدار سے محروم ہونا پڑا بلکہ اس کی مقبولیت کا گراف بھی کافی حد تک گر گیا اور ملائم سنگھ یادو مسلم سماج میں اپنی مقبولیت کھو بیٹھے لیکن ملائم سنگھ اور ان کے صاحبزادے اکھلیش یادو دوراندیش ہیں، انہوں نے یہ بات تاڑلی کہ مسلمانوں کے تعاون اور حمایت کے بغیر حکومت حاصل کرنا ممکن نہیں ہے، چنانچہ حالیہ الیکشن میں انہوں نے کلیان سنگھ جیسے فرقہ پرستوں کو اپنی پارٹی سے خارج کرکے اور مسلمانوں کی ہمنوائی کے دوسرے طریقے اپنا کے جو اعلامئے نشر کئے اس سے ان کا کھویا ہوا وقار پھر بحال ہوگیا اور مسلمانوں نے ان کی حمایت ودستگیری کے لئے جو بھاگ دوڑ کی اس کا انہیں زبردست فائدہ پہنچا اور اللہ کے فضل سے وہ اتر پردیش میں اپنی سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اربابِ تجربہ نے کہا ہے کہ صبح کا بھولا بسرا شام کو گھر واپس آجائے تو وہ بھولا نہیں کہلاتا۔

ملائم سنگھ کی ایک غلطی کی وجہ سے سماجوادی پارٹی کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا تھا لیکن جلد ہی ملائم سنگھ یادو کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے اپنی سیاست کا رخ جلد ہی بدل دیا اور جلد ہی وہ بہتر نتائج کے متحمل ہوگئے۔ لیکن افسوس کانگرس نے ۱۹۹۲ء میں بابری مسجد کی شہادت کا جو سانگ رچا تھا اور جو اس نے بھیانک قسم کی غلطی کی تھی اور اس کے نتیجے میں اتر پردیش کا مسلمان اس سے خفا ہوگیا تھا اس کی تلافی کی توفیق کانگریس کو آج تک نہ ہوسکی۔ اب تو بھارتیہ جنتا پارٹی کی بھی آنکھیں کھل گئی ہیں، اس کو بھی اس بات کا اندازہ ہوگیا ہے کہ مسلمانوں کے بغیر پارٹی تو بنائی جاسکتی ہے لیکن مسلمانوں کی حمایت کے بغیر حکومت نہیں بنائی جاسکتی۔ افسوس فالافسوس کانگریس پارٹی کی آنکھیں کھلنے کے بجائے دن بدن بند ہورہی ہیں اور وہ ان مسلمانوں کو برابر نظر انداز کررہی ہے جو آزادی کے بعد اپنے ووٹ بنک کے ذریعے کانگریس کو بار بار دلہن بنانے کے ذمہ دار بنے ہیں۔

اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے کانگریس ان ہی لوگوں کو راجیہ سبھا کی سیٹیں اور لال بتیاں عطا کرتی ہے جو مسلمانوں میں بدنام ہوکر رہ گئے ہیں، یہ لوگ بھیڑ جمع کرنے میں تو کامیاب ہیں لیکن ان کی آواز مسلمانوں کے دل ودماغ تک نہیں پہنچ پاتی، کانگریس نے اگر اپنی ہٹ دھرمیوں پر نظر ثانی نہ کی تو مرکز میں ہونے والا الیکشن اسے محرومی اور پسپائی کے سوا کچھ نہیں دے سکے گا۔

مختلف پھولوں کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ سلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ''قیامت کے روز تمہیں اپنے اپنے ناموں سے پکارا جائے گا، اس لئے بہتر نام رکھا کرو۔''

جب تمہاری اولاد بولنے لگے تو اس کو لا الــہ الاَّ اللّٰــہ سکھادو اور جب دودھ کے دانت گر جائیں تو نماز کا حکم دو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور داہنے ہاتھ سے پیو، اس لئے کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے اور پیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''جو دستر خوان پر گری ہوئی چیز کو اٹھا کر کھاتا ہے اس کی اولاد حسین وجمیل پیدا ہوتی ہے اور اس سے محتاجی دور کی جاتی ہے۔''

پانی چوس چوس کر پیو اور غٹ غٹ کر کے نہ پیو۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔

''اس طرح سے پینا زیادہ خوشگوار ہے اور خوب سیر کرنے والا ہے اور حصول شفاء کے لئے اچھا ہے۔''

سچ کہتے ہیں

☆ قرآن ایک ایسا دریچہ ہے جس سے ہم اگلی دنیا کو دیکھ سکتے ہیں۔ (امام احمد بن حنبلؒ)

☆ روح ہی جنت ہے، روح ہی جہنم۔ (عمر خیام)

☆ لگن کے بغیر کسی میں بھی عظیم ذہانت پیدا نہیں ہو سکتی۔
(ارسطو)

☆ خاموش رہو یا ایسی بات کہو جو خاموشی سے بہتر ہو۔ (بیکن)

☆ جس طرح چاند کے بغیر رات ادھوری ہے اسی طرح علم کے بغیر ذہن۔ (سر سید احمد خان)

☆ کامیابی کا دارومدار آپ کی محنت اور کوشش پیہم پر ہے۔
(شیکسپیئر)

☆ اچھی بات جو بھی کہے غور سے سنو۔ (سقراط)

سوچ و فکر

☆ سچی اقلیت کاذب اکثریت سے بہتر ہے۔

☆ باطن مصروف عبادت ہو تو ظاہر معصومیت کا پیکر بن جاتا ہے۔

☆ کوشش کو اگر ہاتھی کہہ لیا جائے تو نصیب ابابیل کی کنکری ہے۔

☆ طاقتور انسان کمزور انسان کی عنایت کا نام ہے۔

☆ مخلص کی تعریف ہی یہ ہے کہ آپ کے ساتھ آپ سے زیادہ مہربان ہو۔

☆ ہم جن کو رخصت کرتے ہیں وہی تو ہمارا استقبال کریں گے۔

☆ زمین کا انتقال کراتے کراتے ہمارا انتقال ہو جاتا ہے۔

☆ نیند عابد کو عبادت سے محروم کر دیتی ہے، گناہ گار کو گناہ سے بچاتی ہے۔

☆ بد آدمی بدی نہ کرے تب بھی اور نیک آدمی نیکی نہ کرے تب بھی نیک ہے۔

☆ سب سلامت تو غم سلامت۔

☆ جو ڈرا رہا ہوتا ہے، درحقیقت ڈر رہا ہوتا ہے۔

☆ تحریر ایک خاموش آواز اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔

☆ خود اعتمادی سب سے بڑا راز ہے۔

☆ زبان کی حفاظت دولت سے زیادہ مشکل ہے۔

☆ ٹھنڈی ہواؤں کا کوئی مسکن کوئی گھر نہیں ہوتا۔

☆ محبت بلی کے پاؤں سے آتی ہے اور کتے کی زبان سے جاتی ہے۔

☆ سب سے محبت رکھو، آدھی عقل اسی میں ہے۔

انداز بیاں اور............

☆ کسی چیز کو اتنا مت تراشو کہ اس کا وجود ہی مٹ جائے۔

☆ اگر آپ تیس برس کی عمر میں طاقتور اور چالیس برس میں عقل مند نہیں ہوئے تو آپ اب کبھی بھی طاقتور اور عقل مند بننے کی امید نہ رکھیں۔

☆ دل، زبان کی کھیتی ہے، اس سے اچھی باتوں کی تخم ریزی کرو، دانے سب نہ اُگیں گے مگر کچھ نہ کچھ ضرور اُگیں گے۔

☆ جو گناہ کا مرتکب ہو، اسے آدمی سمجھو، جو گناہ کر کے نادم و پشیمان ہو، اسے ولی سمجھو اور جو گناہ کر کے اترائے اسے شیطان سمجھو۔

☆ دل جب ٹوٹتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ بہت سے خواب اور ارمان بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔ لیکن زندگی میں چاہے جتنی بھی مشکلات کیوں نہ آئیں کبھی خود کو مت ٹوٹنے دینا۔

اچھی عادتیں

عبدالمالک بن مروانؒ نے حضرت اسماء بن خارجہ سے پوچھا۔

''مجھے تمہاری بعض عادتیں بہت اچھی پہنچی ہیں، تم اپنے معمولات بتاؤ۔''

''انہوں نے عذر کر دیا کہ میری کیا عادت اچھی ہو سکتی ہے، دوسروں کی عادتیں بہت اچھی ہیں۔''

عبدالمالک بن مروانؒ نے قسم دے کر پوچھا تو انہوں نے کہا:

''مجھے تین چیزوں کا ہمیشہ اہتمام رہا، ایک یہ کہ کبھی کسی بیٹھنے والے کی طرف میں نے پاؤں نہیں پھیلایا، دوسرے جب میں نے کھانا پکایا اور اس پر لوگوں کو بلایا تو ان کھانے والوں کا میں نے اپنے اوپر احسان سمجھا، تیسرے جب کسی ضرورت مند نے مجھ سے سوال کیا، میں نے اس کے دینے میں کسی مقدار کو بھی زائد نہیں سمجھا جو کچھ دیا اس کو ہمیشہ کم سمجھتا رہا۔ (فضائل صدقات)

فکر احساس

☆ جو دوسروں کو شک کی نظر سے دیکھتا ہے، وہ حقیقت میں اپنے کردار کی برائیاں دوسروں میں تلاش کرتا ہے۔

☆ محبت بھری نظروں سے دیکھنے والے ضروری نہیں ہے کہ خیر خواہ بھی ہوں۔

☆ ہاتھی اور عورت دونوں زخم کبھی نہیں بھولتے۔

☆ انسان کی اس سے بڑی بدبختی اور کیا ہے اسے مستحق انسان پر احسان کرنے کا موقع ملے اور وہ نہ کرے۔

☆ بدترین جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ بھی سچ بھی شامل نہ ہو۔

☆ جس کے دل میں احساس نہیں وہ اس اندھیرے غار کی مانند ہے جو سورج کی کرنوں سے محروم رہتا ہے۔

☆ تمہارے پاس تمہاری ضرورت سے زیادہ جو کچھ بھی ہے وہ دوسروں کی امانت ہے۔

☆ آگ اور جھگڑے میں کودنا بہت آسان ہے لیکن نکلنا بہت مشکل ہے۔

☆ دعائیں اسی وقت کارگر ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ جدوجہد

کی جائے۔

☆ اچھے ثمرات محنت سے حاصل ہوتے ہیں، قسمت سے نہیں۔

روشن کرنیں

☆ جہاں تک ممکن ہو آدمی خدا سے ڈرے، خوف خدا سے روئے، ایک دن آنے والا ہے کہ وہ رُلایا جائے گا، جس نے غور اور فکر کی عادت ڈالی اور اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہا، وہ سمجھ لے کہ اس پر خدا نے بہت رحم کیا۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

اس پر تعجب ہے جو موت کا یقین رکھتا ہے اور پھر قہقہے لگاتا ہے، تقدیر کا قائل ہے اور پھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے، شیطان کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اور اعمال میں اس کی پیروی کرتا ہے، دوزخ کا عقیدہ رکھتا ہے اور پھر بھی گناہ کرتا ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

صبر

☆ جس نے مصائب پر صبر کیا اس نے مقصود کو پالیا۔

☆ اپنے نفس کو صبر اور تقویٰ پر مجبور کرو، پھر تم اس فضیلت کو پالوگے، جس کی تم تمنا کرتے ہو۔

☆ وہ شخص کامیاب ہے جس نے صبر کرنا سیکھا ہے۔

☆ بے صبر بھوکا کفر کے بہت قریب ہوتا ہے۔

☆ اگر دکھ کی رات طویل ہو جائے تو صبر کرو، کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دکھ کا انجام مسرت ہوتا ہے۔

☆ صبر کا انجام بہترین اور غصے کا انجام بدترین ہوتا ہے۔

☆ زمانہ کی گردش سے دل شکستہ ہو کر نہ بیٹھ اس لئے کہ صبر اگرچہ کڑوا مگر اس کا پھل میٹھا ہے۔

☆ بہترین انسان وہ ہے جو خوشحالی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار اور مصیبت کے وقت صبر اختیار کرے۔

☆ مصائب سے مت گھبرایئے کیونکہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ جو بات کہنا چاہتے ہو اختصار سے کہو تا کہ لوگ اسے پڑھیں، صاف صاف کہو کہ آنکھوں کے سامنے تصویر بن جائے تا کہ وہ اسے یاد رکھیں اور سب سے اہم یہ ہے کہ جو کچھ کہو سچ سچ کہو تا کہ لوگ اس کی روشنی میں آگے بڑھ سکیں۔

☆ انسان علم کا بوجھ اٹھانے کے باوجود اپنے آپ کو پھول کی طرح محسوس کرتا ہے۔

☆ عقل مند اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور بے وقوف اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔

☆ کنجوس آدمی دولت کا مالک نہیں ہوتا بلکہ دولت اس کی مالک ہوتی ہے۔

☆ محنتی کا ہاتھ اسے کبھی نہ کبھی دولت مند بنا دیتا ہے۔

بیٹی

بیٹی قدرت کا اپنے بندوں کے لئے حسین ترین اور انمول تحفہ ہے، جس کا ہر کوئی تمنائی ہے اور جس کی ہر ایک کو ضرورت ہے، بیٹیاں پھولوں کی مانند ہیں، یہ پھول کی ایک ایسی ٹہنی ہے جو جب کٹ کر کسی اور پودے کا حسن بنتی ہے تو نئے گھر میں خوشیوں کی بہار لے کر آتی ہے۔

☆ جب ماں بنتی ہے تو اتنی عظیم کہ خدا نے کے قدموں تلے جنت رکھ دی ہے، بیٹی جو والدین کے گھر پیدا ہونے پر بیٹی کے نام سے منسوب ہوتی ہے پھر جب گھر میں ایک لڑکی کی پیدائش ہوتی ہے تو اس کی بہن کے روپ میں پہچانی جاتی ہے جب وہ جوان ہوتی ہے تو رشتۂ ازدواج میں بندھ کر ایک بیوی کا روپ دھار لیتی ہے اور پھر جب صاحب اولاد ہوتی ہے تو ماں کے رشتے سے سامنے آتی ہے۔

اس طرح ہر ایک بیٹی پھولوں کی طرح کومل، خوشبوؤں کا ترنگ، چاند کی طرح روشن، کانچ جیسی نازک، شرم وحیا کی پیکر، سازوں کا ترنم، آنکھوں کا نور، حسن کی ملکہ، گفتگو میں انمول ہے اور گھر میں جنت ہے۔

ماں کیا ہے؟

☆ ماں ایک ایسا خوب صورت اور پیارا لفظ ہے جس کے ادا کرنے سے دونوں ہونٹ مل جاتے ہیں۔

☆ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بعد سب سے افضل عبادت ماں کی فرماں برداری ہے۔

☆ ماں کبھی اولاد کو دل سے بددعا نہیں دیتی۔

☆ جس نے ماں کو راضی کیا، اس نے خدا کو راضی کیا۔

☆ ماں اور پھول میں کوئی فرق نہیں۔

☆ ماں ایک پھول ہے جو دنیا کے کانٹے لگنے کے باوجود مسکراتا رہتا ہے۔

☆ جب خدا نے ماں کو بنالیا تو فرشتوں نے پوچھا۔ ''اے مالک دو جہاں! تو نے اپنی طرف سے اس میں کیا شامل کیا۔'' اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا ''محبت۔''

رہنما اصول

☆ خدا کی نظر میں عظیم وہ ہے جس کا اخلاق بلند ہو۔

☆ دشمن کے حسن سلوک پر بھروسہ مت کرو۔

☆ جو قوم اپنی مرضی سے مطیع ہو جاتی ہے وہ اپنی سیرت کی جڑوں کو خود ہی کمزور کر دیتی ہے۔

☆ جھوٹا شخص سب سے زیادہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

☆ جہاں دولت نہیں ہوتی ہے وہاں محبت عظیم دولت ہے۔

☆ مشق انسان کو کامل بناتی ہے۔

☆ کردار گنوایا، سب کچھ گنوا دیا۔

☆ بغیر کانٹوں کے گلاب نہیں۔

☆ مشقت کے بغیر کامیابی نہیں۔

احساسات

☆ زیادہ غصہ کرنے والے لوگ کبھی صحیح فیصلہ نہیں کر پاتے۔

☆ بڑے آدمی زندگی میں کم اور کتابوں میں زیادہ ملیں گے۔

☆ جو توقع تم دوسرے سے رکھتے ہو اس کی تکمیل تم خود کرو۔

☆ اس دنیا میں دو ہی شخص آپ کو سب سے زیادہ جانتے ہیں اور وہ جو آپ کو سب سے زیادہ پیار کرتا ہے اور ایک جو آپ سے سب سے زیادہ نفرت کرتا ہے۔

☆ وقت کے پہیئے میں آہٹ نہیں ہوتی، لہٰذا اس کے گزرنے کا احساس نہیں ہوتا۔

☆ صرف ایک بے وقوف ہی ایک گڑھے میں دو مرتبہ گرتا ہے۔

☆ سائے میں بیٹھنے والا درخت پر کلہاڑی کی ضرب کبھی نہیں لگائے گا۔

اللہ کی محبت

ایک کنیز آدھی رات کو کھڑی دعا کر رہی تھی۔

اے اللہ! اس محبت کے صدقے جو تجھ کو مجھ سے ہے، میری دعا قبول کر لے اور میرے گناہ معاف کر دے۔

مالک کی آنکھ کھل گئی، کہنے لگا تو کیسے یہ دعا کر رہی ہے کہ اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے۔

اس نے کہا اگر اللہ مجھ سے محبت نہ کرتا تو مجھے رات کو نماز پڑھنے کی توفیق نہ دیتا اور میں بھی تیری طرح سو رہی ہوتی۔

موتی مالا

☆ جو زبان پر حاوی ہو وہ خاموش رہتا ہے۔ (آئرلینڈ)

☆ غصہ تھوڑی دیر اور غرور ہمیشہ کی دیوانگی ہے۔ (کوپر)

☆ انسان پاگل ہے کہ وہ ایک پتہ یا چیونٹی تک تو بنا نہیں سکتا لیکن بیسیوں خدا بنا لیتا ہے۔ (برنارڈ شا)

☆ حقیقی دوست وہ ہے جو آپ کی طرف اس وقت آتا ہے جب ساری دنیا آپ کو چھوڑ چکی ہو۔ (ونچل)

شمع فروزاں

☆ بہترین کلام وہ ہے جس سے سننے والے کو ملال نہ ہو۔

☆ آپ کی زندگی کی تصویر آپ خود نہیں بناتے، بلکہ آپ کا اخلاق آپ کی محبتیں بناتی ہیں۔

☆ کوئی چیز بذات خود اچھی یا بری نہیں ہوتی بلکہ یہ سوچ کا معیار ہے جو اسے اچھا یا برا بناتا ہے۔

☆ جو شخص نصیحت مان لے وہ بعض اوقات اس شخص سے بھی بڑا ہوتا ہے جو نصیحت کرے۔

☆ خاموشی عیب نہیں بلکہ بے وجہ بولنا عیب ہے۔

کام کی باتیں

☆ خلوص سب سے بڑا ہتھیار ہے جس سے کئی کام لئے جاسکتے

ہیں۔

☆کسی سے ملوتو اس طرح کہ وہ آئندہ بھی ملنے کی تمنا کرے۔

☆ظالم کی موت پر ملول ہونا ظلم میں شامل ہے۔

☆برے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے تنہائی اچھی ہے۔

☆کم بولنا عقل مندی ہے۔

☆غرور سے آدمی کا دین ضائع ہوتا ہے۔

☆توبہ کرنا آسان اور گناہ چھوڑنا مشکل۔

☆بخیل ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔

☆حقیر سے حقیر پیشہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔

گناہ گار کے آنسو

خواجہ حسن بصریؒ ایک دن مسجد کی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے اور فرطِ ذوق اور خوف خدا سے آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے، اتفاقاً آپ نے چھت سے نیچے گلی کی طرف جھانکا تو آپ کے آنسو ایک راہ گیر پر جا پڑے اس نے اوپر دیکھ کر کہا۔

بھائی پانی کے یہ قطرے پاک تھے یا ناپاک؟

آپ نے فرمایا میرے بھائی اپنے کپڑے دھولو، یہ قطرات پاک نہیں ہیں، یہ مجھ گناہ گار کے آنسو ہیں تم کو جو تکلیف پہنچی ہے اس کے لئے خدارا مجھے معاف کردو۔

☆مسکراہٹ محبت کی زبان ہے۔

☆میٹھی زبان ہزاروں دشمنوں سے بچاتی ہے۔

☆دولت کے بجائے اطمینان تلاش کرنا چاہئے۔

☆ایمان تحمل اور فراخدلی کا نام ہے۔

سچائیاں

☆خندہ روئی سے پیش آنا سب سے بڑی نیکی ہے۔

☆گھر لینے سے پہلے پڑوسی کو دیکھ لو۔

☆نیک عورت دنیا کی سب سے اچھی متاع ہے۔

☆کھانا کھانے والوں کو سلام نہ کرو۔

☆رشوت لینے اور دینے والے دونوں جہنم میں جائیں گے۔

☆ہر کام کا بدلہ نیت کے مطابق ملے گا۔

☆مسلمانوں کے بارے میں نیک گمان رکھا کرو۔

☆سب سے اچھا شخص وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔

بڑے لوگوں نے کہا

☆نفس کے ساتھ جہاد بہترین جہاد ہے۔

☆دکھی دل بھرے گلاسوں کی مانند ہوتا ہے جو معمولی ٹھیس سے بھی چھلک جاتا ہے۔

☆عیوب کو اعتراف اور کمزوریوں کا احساس روح کا بوجھ ہلکا کرتا ہے۔

☆عظیم ہے وہ دل جسے دوسروں کے درد کا احساس ہو۔

☆محبت ایک ایسا جذبہ ہے جسے آنکھ کے ذریعہ محسوس کیا جاسکتا ہے۔

☆تاریکی کو کوسنے کے بجائے یہ بہتر ہے کہ ایک ننھا سا دیا روشن کردیا جائے۔

☆نیک دل انسان صندل کی طرح ہے، کیونکہ وہ جس کلہاڑی سے کاٹی جاتی ہے اسے بھی خوشبودار بنادیتی ہے۔

☆زندگی ایک ایسا ہیرا ہے جسے تراشنا انسان کا کام ہے۔

☆شکم سیری کند ذہن بنادیتی ہے۔

☆جو علم کو دنیا کے کمانے کے لئے حاصل کرتا ہے علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔

☆علم دل کو اس طرح تر وتازہ رکھتا ہے جیسے بارش زمین کو سیراب کرتی ہے۔

☆انسان علم کا بہت بڑا بوجھ اٹھانے کے باوجود خود کو پھولوں کی طرح محسوس کرتا ہے۔

☆جس نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے ہل چلایا اور بیج نہ بویا۔

اقوال زرّیں

☆مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ جاتا رہے گا۔

☆مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کرو۔

☆بد خلق، بدخو اور سخت گو آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

☆ہمسایہ کو بھیجی ہوئی چیز کو حقیر نہ سمجھو۔

☆بسم اللہ پڑھو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور جو چیز قریب ہو اس میں سے کھاؤ۔

☆صبح کا سونا روزی کو روکتا ہے۔

☆کسی کے عیبوں کی تلاش اور جستجو نہ کرو۔

☆جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

☆تہمت لگانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

☆اپنے کسی کام پر بھی بھروسہ نہ کرو کیونکہ کامیابی کا دارو مدار انسانی کوشش پر نہیں بلکہ اللہ کے احسان پر ہے۔

☆اللہ ان لوگوں کی مدد فرماتا ہے جو اس کے اور اس کے نبی کے لئے قربانی پیش کرتے ہیں۔

☆میل محبت پیدا کرنا عقل کا نصف حصہ ہے۔

☆جو میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا۔

☆انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے۔

☆لالچ ہمیشہ کی غلامی ہے۔

اے عورت...... تیرا رونا

☆عرب خواتین چہرہ چھپا کر روتی ہیں۔

☆عراقی خواتین دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر روتی ہیں۔

☆امریکی عورتیں سر کو گھٹنے میں مار کر آنسو بہاتی ہیں۔

☆ناروے کی خواتین بیٹھ کر آہ وزاری کرتی ہیں۔

☆فرانس کی عورتیں ہاتھ میں ٹشو پیپر لے کر آنسو بہاتی ہیں۔

☆نیوزی لینڈ کی خواتین رونا پسند نہیں کرتیں صرف رونے کی صورت بناتی ہیں۔

حوصلہ مند

ریستوران میں بیٹھے ہوئے ایک صاحب کو بہت دیر ہوگئی، ان کی کئی مرتبہ کی کوشش کے بعد بہت تاخیر سے ویٹر ان کے پاس پہنچا اور بولا۔ ''جی سر! آپ کیا کھانا پسند کریں گے؟''

ان صاحب نے تحمل سے کہا۔ میں آیا تو ناشتہ کرنے کے ارادے سے تھا لیکن اب تم رات کا کھانا ہی لے آؤ۔''

منتخب اشعار

تمہارے واسطے بارش خوشی کی بات سہی
ہماری محبتوں کے لئے امتحان ہوتی ہے

☆

جس میں در ہے نہ دریچہ نہ کوئی دروازہ
ایسی ایک قید کے ہم قیدی ہیں جینا کیا ہے

☆

بلبلاتے رہے وہ اس کے بھوکے بچے
سوچئے کیسے انہیں ماں نے انہیں سلایا ہوگا

☆

میں نے غیروں کو بھی احساس محبت بخشا
میرے اپنے مجھے نفرت کی سزا دیتے ہیں

☆

دشمن یہاں پہ کون ہے اور کون دوست ہے
اب تک اسی سوال میں الجھا ہوا ہوں میں

☆

اُجالے دیتی ہے بجھتے ہوئے چراغوں کو
جہاں جہاں بھی حدیثِ رسولؐ جاتی ہے

☆

بس ایک بار گریباں میں جھانک لو اپنے
پھر اس کے بعد کسی میں کمی تلاش کرو

ایک ادیب نے اپنے مضمون میں لکھا تھا!

''ریل کا زنانہ ڈبہ وہ ہوتا ہے جو انجن سے زیادہ آواز کرتا ہے۔''

نوشتہ دیوار

دوسروں کی بے عزتی کرنے والا اگر معزز بننے کے خواب دیکھے تو اسے دیوانگی کہتے ہیں۔

☆☆☆☆

ذرا سوچئے

بات تو کھری ہے ہرگز نہیں ہے کھوٹی
عربی میں نظم ملت، بی اے میں صرف روٹی
لیکن جناب لیڈر یہ شعر سن کے بولے
بندھوائیں گے یہ حضرت اس قوم کو لنگوٹی
اس بات کو خدا ہی بس خوب جانتا ہے
کس کی نظر ہے غائر کسی کی نظر ہے موٹی

حضرت اکبرالٰہ آبادیؒ کا کلام آپ نے بار بار سنا ہوگا، ان کے ان اشعار میں آپ کے نزدیک محض شاعری ہے، یا کچھ حقیقت بھی ہے؟ یہ شعر محض دل لگی کے لئے کہہ دیئے گئے ہیں، یا ان میں کوئی سچا مضمون بھی بیان ہوا ہے؟ عربی سے مراد مذہبی تعلیم اور بی، اے سے مراد دنیوی تعلیم ہے، پہلی تعلیم انسان بناتی ہے اور مسلمان بناتی ہے، دوسری تعلیم محض کمانے اور معاش حاصل کرنے میں معین ہوتی ہے، یہ مفہوم ذہن میں رکھ کر اپنے گردو پیش نظر کیجئے اور دیکھئے کہ صورت حال بعینہ یہی ہے یا نہیں؟ بی، اے کی تعلیم کا تو اب آپ کی قوم میں ماشاء اللہ قحط نہیں رہا، انٹرنس، میٹریکولیشن، انٹرمیڈیٹ کا ذکر نہیں، بی اے اور ایم اے کس کثرت سے پیدا ہو گئے ہیں، بی ایس، سی، ایل ایل بی، ایم ایس، سی پی، ایچ، ڈی، ایم بی کونسا امتحان ہے، جو آپ کے بھائی بند بڑی تعداد میں پاس نہیں کر چکے ہیں، انگریزی اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی کثرت سے تو بعض وقت آپ بھی اُکتا چکے ہیں، ڈاکٹر، وکیل، بیرسٹر، انجینئر، پروفیسر، ڈپٹی کلکٹر، سب جج، جج، کلکٹر، جج ہائی کورٹ، وزیر صوبہ، ایگزیکیٹو کونسلر، کونسا منصب، کونسا پیشہ ہے، جس پر آپ کے ہم قوم اچھی خاصی تعداد میں سرفراز نہیں ہو چکے ہیں؟ پھر یہ کیا ہے، کہ آپ کی پریشان حالی روز بروز بڑھتی ہی جاتی ہے؟ قوم کی ابتری میں بجائے کمی کے اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے، دین نہ سہی، دنیوی ترقی، جس کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے، وہ روز بروز دور ہی ہٹتی چلی جا رہی ہے؟ اور یہ بیان خود آپ ہی کے اخبارات، آپ ہی کے روشن خیال برادران قوم، اور آپ ہی کے لیڈروں کا ہے۔

آپ کے خدا اور آپ کے رسولؐ نے نظم ملت کے کچھ طریقے آپ کو بتائے تھے، یا اس کے لئے آپ کی عقل کی رہنمائی کو بہتر سمجھا تھا؟ ان کے بتائے ہوئے طریقے تو بالکل کھلے ہوئے ہیں، جماعت کی نماز، رمضان کے روزے، مال میں زکوٰۃ اور حج کا سفر، "نظم ملت" کے قیام کی آرزو میں آپ کانفرنسوں اور لیگوں، انجمنوں اور ریزولیوشنوں کا تجربہ تو پوری نصف صدی سے کر رہے ہیں، کیا ہرج ہے اگر چند سال نماز با جماعت کی پابندی کا بھی تجربہ کر کے دیکھ لیا جائے! غذا کے لئے آپ ہر ڈاکٹر کی ہدایتوں پر عمل ضروری سمجھے، کبھی اپنے پیدا کرنے والے کے حکم سے چند گھنٹوں کے لئے ترک غذا کا بھی تجربہ کر کے دیکھئے، سرکاری اور قومی چندوں میں، افسروں کے دباؤ اور دوستوں کی مروت میں آپ بارہا اپنی بھری ہوئی جیبیں خالی کر چکے ہیں، کبھی خلقت کی راہ میں نہیں، خالق کی راہ میں اس کی کسی مخلوق کے لئے اپنی جیب کا ایک کونا ہی خالی کر کے دیکھئے، سیر و تفریح کے لئے آپ بارہا کشمیر و شملہ، مسوری و دارجلنگ، پونا اور نیلگری کا اور علم و فن کے لئے انگلستان و امریکہ، جرمنی و فرانس کا سفر کر چکے ہیں، کیا حجاز کا سفر ان سب سے زیادہ دشوار اور ان سب سے کم اہم ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۱۵۰

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیو بند

سورۂ قدر

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ قدر قرآن حکیم کی ۹۷ویں سورت ہے۔

اس سورت کا ورد کرنے سے مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے اور دل بھی غنی ہوتا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد اس سورت کو تین بار پڑھنے سے مسائل حل ہوتے ہیں اور معیشت کے لئے غیب سے راہیں کھلتی ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس سورت کو ماہ رمضان میں ۱۱۳ مرتبہ روزانہ پڑھا جائے تو قلب اور روح میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے اور زبردست روحانیت پیدا ہوتی ہے۔ بعض بزرگوں سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص اس سورت کو روزانہ چالیس مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو ایک سال تک جاری رکھے تو اللہ کے فضل و کرم سے وہ مستجاب الدعوات بن جائے۔

اختلاج، گھبراہٹ، سینے کے درد، سر کے درد، گردن کے درد وغیرہ کے لئے اس سورت کو تین بار پڑھ کر چنبیلی کے پھول پر دم کریں اور اس پھول کو پانچ منٹ تک سونگھیں، انشاء اللہ مذکورہ دردوں سے نجات ملے گی۔

اس سورت کا نقش دوستوں اور چاہنے والوں کے حلقے میں اضافہ کرتا ہے اور مقبولیت عامہ کی دولت سے سرفراز کرتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۷۰	۲۰۸۴	۲۰۸۰	۲۰۷۷
۲۰۸۱	۲۰۷۶	۲۰۷۱	۲۰۸۳
۲۰۷۵	۲۰۷۸	۲۰۸۶	۲۰۷۲
۲۰۸۵	۲۰۷۳	۲۰۷۴	۲۰۷۹

سورۂ بینہ

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ بینہ قرآن حکیم کی ۹۸ویں سورت ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ عشاء کے بعد اس سورت کی تلاوت ایک بار کر لیا کرے تو اس کے دل سے نفاق ختم ہو جائے۔

اس سورت کی تلاوت کرنے سے دل کدورتیں دور ہوتی ہیں اور دل میں صفائی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔

اگر کسی شخص کو نکسیر جاری ہو گئی ہو تو اس سورت کو ایک بار پڑھ کر ملتانی یا پاک صاف مٹی پر دم کر کے اس کا لیپ پیشانی پر کر دیں انشاء اللہ نکسیر بند ہو جائے گی۔ اس سورت کو تین بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے اگر مریض کو پلائیں تو یرقان کے مرض سے نجات حاصل ہو۔

اس سورت کو اگر روزانہ فجر کی نماز کے بعد ایک بار پڑھا جائے تو اس سے ارادہ میں استحکام پیدا ہوتا ہے اور اعضاء میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

اس سورت کا نقش برص اور یرقان کو ٹھیک کرنے میں بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۷۹۸	۷۸۱۲	۷۸۰۸	۷۸۰۵
۷۸۰۹	۷۸۰۴	۷۷۹۹	۷۸۱۱
۷۸۰۳	۷۸۰۶	۷۸۱۴	۷۸۰۰
۷۸۱۳	۷۸۰۱	۷۸۰۲	۷۸۰۷

یہ نقش مریض کے گلے میں ڈالا جائے اور اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کیا جائے، مریض کو پینے کے لئے یہ نقش دیں اور اس نقش کو لگاتار ایک ماہ تک پلائیں، اگر ایک نقش کا پانی تین دن تک پلائیں تب بھی ٹھیک ہے، انشاء اللہ برص اور یرقان سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۱۰۴۱۱	۱۰۴۰۳	۱۰۴۰۹
۱۰۴۰۵	۱۰۴۰۸	۱۰۴۱۰
۱۰۴۰۷	۱۰۴۱۲	۱۰۴۰۴

☆☆☆☆☆☆☆

قارئین متوجہ ہوں

کسی بھی طرح کے خاص نقش کا ہدیہ جب بھی روانہ کرنا ہوتو "ہاشمی روحانی مرکز" کے نام ڈرافٹ بنوائیں اور ڈرافٹ پر صرف Hashmi Roohani Markaz ہی لکھوائیں۔ڈرافٹ کسی بھی بینک کا ہواس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر رقم آن لائن ادا کرنی ہوتو اپنی رقم اس اکاؤنٹ میں ڈالیں

(S.B.I.) HASAN AHMAD SIDDIQUI
A/c No. 20015925432
Branch Deoband

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا سالانہ چندہ منی آرڈر سے روانہ کریں یا ماہنامہ طلسماتی دنیا کے نام ڈرافٹ بنوا کر بھجوائیں، ڈرافٹ پر صرف TILISMATI DUNYA لکھوائیں، ڈرافٹ کسی بھی بینک کا ہواس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر رقم آن لائن ادا کرنی ہوتو اس اکاؤنٹ میں روانہ کریں۔

TILISMATI DUNYA
(P.N.B) 0134002100020854
Branch Deoband

تمام قارئین ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے کسی بھی طرح کے تعاون یا ایجنٹ حضرات واجب رقومات اس اکاؤنٹ میں ڈال سکتے ہیں

(ICICI) TILISMATI DUNYA
A/c No. 0191021000253
Branch Saharanpur

کسی بھی طرح کی وضاحت طلب کرنے کے لئے یا کسی بھی نقش وغیرہ کے بارے میں تحقیق کرنے کے لئے ان فون نمبروں بات کریں اور **تحقیق کئے بغیر** کبھی ہدیہ روانہ نہ کریں۔فون نمبر یہ ہیں:

09358002992 (مولانا حسن الہاشمی) 09897320040 (زینب ناہید عثمانی)
09756726786 (ابوسفیان عثمانی) 09897648829 (کفیل الرحمٰن)
09634011163 (حسان عثمانی) 013366-222683, 224748 (گھر)

کسی بھی طرح کے نقش اور معاملے کی کوئی بھی بات ان فون نمبروں کے علاوہ کسی اور فون پر **(قابل اعتبار نہیں ہوگی)** ضروری نہیں ہے کہ یہ اشتہار ہر ماہ چھاپا جائے لیکن آپ اپنی رقومات روانہ کرتے وقت اس اشتہار کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں تا کہ آپ کسی بھی طرح کے **دھوکے اور نقصان** سے محفوظ رہیں۔منی آرڈر بھیجنے اور خط وکتابت کرنے کے لئے یہ پتہ یاد رکھیں۔

نوٹ : کسی بھی طرح کی رقم روانہ کرنے کے بعد ان دو نمبروں پر ایس ایم ایس کریں 09358002992, 09756726786

هاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 ضلع سہارنپور یوپی

امداد روحانی

بذریعہ آیاتِ ربّانی

چودھویں قسط

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْن.
(سورہ صٰفّٰت، آیت ۱۳۰)

اس آیت کا ورد ہر طرح کے جسمانی درد سے محفوظ رکھتا ہے۔درد کسی بھی طرح کا ہے، درد سر ہو، درد سینہ ہو، درد کمر ہو، گھٹیا کا درد، جوڑوں کا درد ہو، غرضیکہ کہ ہر قسم کے درد سے حفاظت ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص کسی بھی طرح کے درد میں مبتلا ہوتو اس کو اس آیت کا ورد شروع کر دینا چاہئے، انشاء اللہ بہت جلد درد سے نجات ملے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس آیت کو روزانہ ۱۰ امرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں تو کبھی طرح کے درد سے حفاظت رہے۔

اگر کوئی شخص عرق النساء کے درد سے پریشان ہوتو اس کو چاہئے کہ اس آیت کا ورد مغرب کی نماز کے بعد ۴۰۳ مرتبہ کرے اور اس عمل کو ۴ ماہ تک جاری رکھے، انشاء اللہ عرق النساء کے درد سے نجات ملے گی۔

اس آیت کے اعداد ۴۰۳ ہیں، اس آیت کا نقش ہر قسم کے درد میں بالخصوص درد گھٹیا اور درد عرق النساء میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام پہلا حرف الف، ہ، ط، ش، ف، م، یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۳	۱۰۷	۱۰۳	۱۰۰
۱۰۴	۹۹	۹۴	۱۰۶
۹۸	۱۰۱	۱۰۹	۹۵
۱۰۸	۹۶	۹۷	۱۰۲

نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

سلام	علیٰ	اِل	یاسین
۴۳	۱۱۹	۱۳۲	۱۰۹
۱۱۸	۴۰	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۱۱۷	۴۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۸	۱۳۰	۱۳۵
۱۳۲	۱۳۴	۱۳۷
۱۳۳	۱۳۹	۱۳۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہوان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۷	۹۹	۱۰۱	۹۶
۹۳	۱۰۴	۹۸	۱۰۸
۱۰۰	۱۰۶	۹۵	۱۰۲
۱۰۳	۹۴	۱۰۹	۹۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۵	۱۳۷	۱۳۱
۱۳۰	۱۳۴	۱۳۹
۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۰۳	۱۰۰	۹۳	۱۰۷
۹۴	۱۰۶	۱۰۴	۹۹
۱۰۹	۹۵	۹۸	۱۰۱
۹۷	۱۰۲	۱۰۸	۹۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۱	۱۳۷	۱۳۵
۱۳۹	۱۳۴	۱۳۰
۱۳۳	۱۳۲	۱۳۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، خ، ر، ل، یا غ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۰۸	۹۶	۹۷	۱۰۲
۹۸	۱۰۱	۱۰۹	۹۵
۱۰۴	۹۹	۹۴	۱۰۶
۹۳	۱۰۷	۱۰۳	۱۰۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۱	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۷	۱۳۴	۱۳۲
۱۳۵	۱۳۰	۱۳۸

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ۳۰۴ مرتبہ سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْن. پڑھ کر ان پر دم کردیں تو ان کی تاثیر وقوت دُگنی ہوجائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبٍ رَّحِیْم.
(سورۂ یٰسین، آیت نمبر: ۵۸)

اس آیت کا ورد کرنے سے تمام بلاؤں اور آفتوں سے حفاظت رہتی ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ دوسو مرتبہ اس آیت کا ورد کرے گا وہ جادو ٹونے سے محفوظ رہے گا، اگر کوئی شخص جادو کی لپیٹ میں آچکا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کا ورد صبح شام دوسو مرتبہ کرے، انشاء اللہ ۲۰ دن کے اندر اندر جادو سے نجات مل جائے گی۔ سورۂ یٰسین کو قرآن حکیم کا دل قرار دیا گیا ہے اور اکابرین نے فرمایا ہے کہ یہ آیت سورۂ یٰسین کا دل ہے، اس آیت کا ورد کرنے سے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں، ان فوائد کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں ہے۔ اس آیت کا نقش ہر طرح کے امراض سے نجات حاصل کرنے میں مؤثر ثابت ہوتا ہے اور جادو کے اثرات سے نجات دلانے میں اس آیت کا نقش تیر کی طرح کام کرتا ہے اور جادو زدہ انسان کے لئے تریاق اور آب حیات ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۷	۲۱۰	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۸	۲۰۳	۱۹۸	۲۰۹
۲۰۲	۲۰۵	۲۱۲	۱۹۹
۲۱۱	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۶

نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

سلام	قولا	من	رب رحیم
۹۱	۴۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۴۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۴۵۷	۸۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۶	۲۶۸	۲۷۴
۲۷۰	۲۷۳	۲۷۵
۲۷۲	۲۷۷	۲۶۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۲۱۰	۲۰۳	۲۰۵	۲۰۰
۱۹۷	۲۰۸	۲۰۲	۲۱۱
۲۰۴	۲۰۹	۱۹۹	۲۰۶
۲۰۷	۱۹۸	۲۱۲	۲۰۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۴	۲۷۵	۲۶۹
۲۶۸	۲۷۳	۲۷۷
۲۷۶	۲۷۰	۲۷۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۷	۲۰۴	۱۹۷	۲۱۰
۱۹۸	۲۰۹	۲۰۸	۲۰۳
۲۱۲	۱۹۹	۲۰۲	۲۰۵
۲۰۱	۲۰۶	۲۱۱	۲۰۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۶۹	۲۷۵	۲۷۴
۲۷۷	۲۷۳	۲۶۸
۲۷۲	۲۷۰	۲۷۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، خ، ر، ل یا غ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۱	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۶
۲۰۲	۲۰۵	۲۱۲	۱۹۹
۲۰۸	۲۰۳	۱۹۸	۲۰۹
۱۹۷	۲۱۰	۲۰۷	۲۰۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۶۹	۲۷۷	۲۷۲
۲۷۵	۲۷۳	۲۷۰
۲۷۴	۲۶۸	۲۷۶

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبٍ رَّحِیْم. دوسو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر دوگنی ہوجائے۔ پینے والے نقوش گلاب وزعفران سے لکھنے چاہئیں اور قرآنی آیات کے نقوش اگرچہ اعداد میں ہوں باوضو لکھنے چاہئیں اور نقوش لکھتے وقت کسی خوشبو کا استعمال بھی ضروری ہے، اگر کوئی بخور روشن نہ کرسکیں تو کم سے کم اگربتی ضرور جلالیں۔

☆☆☆☆

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

چند اعتراضات دوسروں کے

سوال از: سرور حسین ———— ممبئی

عالی جناب! آپ کے جاری کردہ طلسماتی دنیا نے عملیات کی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اس رسالے کی روحانی خدمات کا اعتراف نہ کرنا چاند اور سورج کی خدمات کو نظر انداز کرنے کے برابر ہے۔ طلسماتی دنیا نے عوام و خواص کے روحانی شعور کو بیدار کیا ہے اور غلط قسم کے عاملین کے خلاف ایک خاموش قسم کی تحریک بھی شروع کی ہے جس کے نتائج مثبت برآمد ہو رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ طلسماتی دنیا کی تحریک روزگار سے بھی جڑی ہوئی ہے اور اس تحریک نے لوگوں کے عقائد بھی درست کئے ہیں نیز لوگوں کو افراط تفریط سے بھی کافی حد تک بچایا ہے۔ آپ کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے، لیکن اس کو ابھی اور وسیع کرنے کی ضرورت ہے، کاش طلسماتی دنیا دوسری زبانوں میں بھی بالخصوص ہندی اور انگریزی میں بھی شائع ہوا کرتا تو کتنا اچھا ہوتا، ایک بہت بڑی مخلوق اردو زبان سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے طلسماتی دنیا کی رہنمائی سے استفادہ نہیں کر پا رہی ہے آپ کو اس جانب توجہ کرنے کی ضرورت ہے، آپ کے شاگردوں کا سلسلہ بھی طویل تر ہوتا جا رہا ہے لیکن آپ کے شاگردوں میں وہ توسع اور وہ اعلیٰ ظرفی نظر نہیں آتی جو آپ کی صحبتوں سے میسر آتی ہے۔ میری رائے میں شاگردوں کی تربیت کے لئے آپ کو وقت نکالنا چاہئے۔ مجھے روحانی عملیات کا ذوق بچپن ہی سے تھا لیکن اس شوق میں اضافہ ۱۹۹۵ء میں اس وقت ہوا جب میں نے طلسماتی دنیا کے جنات نمبر کا مطالعہ کیا۔ جنات نمبر کے مطالعہ نے میرے ذوق و شوق میں ایک آگ سی لگا دی اور اس کے بعد میں نے طلسماتی دنیا کا ایک عاشق سا ہو کر رہ گیا۔ آپ یقین کریں کہ مجھے رسالے کا انتظار پورے مہینے رہتا ہے اور میں ایک مہینے ایجنٹ کے نہ جانے کتنے چکر کاٹ لیتا ہوں، مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ میں نے جو کچھ بھی سیکھا ہے وہ طلسماتی دنیا سے سیکھا ہے، آج میں بھی اللہ کے بندوں کو ٹوٹی پھوٹی خدمت کرنے میں مصروف ہوں، حضرت! مشکل یہ ہے کہ عوام یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں کوئی چمتکار دکھائیں۔ ایک صاحب تو یہ کہتے ہیں کہ چمتکار کو ہی نمسکار ہے، دوسرے یہ کہ عوام ہر عمل کی گارنٹی طلب کرتے ہیں اور یہ بھی پوچھتے ہیں کہ ہمارا کام کتنے دنوں میں ہو جائے گا، کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم ہدیہ جب دیں گے جب ہمارا کام ہو جائے گا، اس طرح کی اور بھی کچھ باتیں ہیں جو عاملین کے لئے مشکلات کھڑی کرتی ہیں، اس طرح کی باتوں کا مجھے بھی سامنا کرنا پڑتا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اکثر لوگوں کے سامنے لاجواب بھی ہو جاتا ہوں، لیکن اللہ نے آپ کو علم عطا کیا ہے، سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے بہرہ ور کیا ہے۔ اس لئے میں آپ سے بطور خاص یہ گزارش کرتا ہوں کہ عوام کے اس طرح کے سوالوں کا کیا جواب دیا جائے۔

ایک بات یہ بھی عرض کرنی ہے قبلہ! جب قرین عقیدہ بات یہ ہے کہ کام تو جب ہی ہوتا ہے جب اللہ چاہتا ہے تو پھر کام کو کسی خاص ساعت میں کرنا، تعویذ کو صحیح چالوں سے لکھنا، زعفران اور مشک کا اہتمام کرنا اور روحانی عملیات کی زکوٰۃ وغیرہ دینا۔ یہ سب کچھ کیا ہے اور ان

سے کیا فائدہ ہے؟ میرے دوستوں میں کچھ لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ روحانی عملیات کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے صرف عوام کو بے وقوف بنانے کا ایک ڈرامہ ہے، کچھ لوگ اس کو ڈھونگ بتاتے ہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ چیزیں بدعت وشرک سے جڑی ہوئی ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن چیزوں سے منع کیا ہے۔

ایک صاحب کا کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی تانترک، کسی غیب کی باتیں بتانے والے نجومی اور کاہن کے پاس جانے کو شرک قرار دیا ہے۔ ایک صاحب جو گریجویٹ ہیں، ان کا کہنا ہے کہ یہ علم ظنی ہے اور عامل جو کچھ بھی بتاتے ہیں وہ محض قیاس اور گمان ہی ہوتا ہے، عامل کی بات سوفی صد درست نہیں ہوتی اس طرح کے نہ جانے کتنے اشکالات ہیں جن کا تدارک آپ کا قلم ہی کر سکتا ہے، میں ادنیٰ سا ایک طالب علم ہوں میں اس طرح کے اعتراضات سے اکثر کبیدہ خاطر ہو جاتا ہوں، اگر آپ اس طرح کے سوالوں کا تسلی بخش جواب رسالے میں عنایت فرمادیں تو میری طرح نہ جانے کتنے حضرات کا بھلا ہو جائے اور نہ جانے کتنے لوگوں کی بولتی بند ہو جائے۔ ازراہ کرم توجہ فرمائیں اور جلد سے جلد ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ ہماری تشفی فرمائیں۔

جواب

قدردانی کی بات ہے کہ آپ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کی عظیم الشان خدمات کا اعتراف کیا اور اس بات کو اہل حق کی طرح محسوس کیا کہ طلسماتی دنیا ایک چراغ کی مانند مسلم معاشرے میں نمودار ہوا ہے، جس کا کام اندھیروں میں روشنی پھیلاتا ہے اور جس کے وجود کا مقصد یہ ہے کہ لوگ گمراہی اور جہالت کی تاریکیوں سے باہر نکلیں اور اُس خدائے برتر کی وحدانیت اور اس کی قدرتِ کاملہ کے معترف ہو جائیں، جس نے اس کائنات کو وجود بخشا اور جس نے اپنی عبادت وریاضت کے لئے جن وانس کی تخلیق کی۔ بے شک اُس خدا نے یہ ساری دنیا اور اس دنیا کی تمام تر نعمتیں ہمارے لئے پیدا کی ہیں لیکن اس نے ہمیں اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہم اس کی پیدا کردہ نعمتوں اور آسائشوں سے بہرہ ور ہوتے ہوئے اس کے سامنے اپنا سرِ نیاز خم کریں اور اُس کے سوا کسی اور کے سامنے اپنا سر جھکانے کی غلطی نہ کریں۔ طلسماتی دنیا اسی فلسفے اور اسی عقیدے کی اشاعت اپنے ڈھنگ سے کر رہا ہے اور رب العالمین کا فضل بکراں ہے کہ جہاں جہاں طلسماتی دنیا پہنچ رہا ہے وہاں وہاں سے ضلالت وگمراہی کے اندھیرے اپنا بوریہ بستر باندھنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ دعا کرتے رہئے کہ رب العالمین اس چراغ کو باقی رکھے اور اس کی روشنی چہار دانگ عالم میں پھیل جائے۔ غالباً آپ یہ بھی محسوس کرتے ہوں گے کہ طلسماتی دنیا نے نہ صرف اسلام کی تبلیغ کا بیڑہ اٹھایا ہے بلکہ اس نے اردو زبان کی بھی بے مثال خدمات انجام دی ہیں۔ یہ بات ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ کتنے ہی غیر مسلم بھائیوں نے طلسماتی دنیا سے مستفیض ہونے کے لئے اردو زبان سیکھی ہے اور آج وہی لوگ ہم سے اردو زبان میں خط وکتابت کرتے ہیں۔ جو لوگ اردو زبان سے نابلد ہیں ان کے لئے ہم نے ماہنامہ الہامی دنیا کی شروعات کی تھی لیکن کچھ وجوہات کی وجہ سے یہ رسالہ جاری نہ رکھا جا سکا، انشاء اللہ جلد ہی اس بارے میں پھر غور کیا جائے گا اور ہندی داں طبقے کے لئے کوئی متبادل راستہ نکالنے کی کوشش کی جائے گی لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو طلسماتی دنیا سے استفادہ کرنے کے لئے اردو زبان سیکھنی چاہئے، عربی زبان کے بعد اردو زبان ہی وہ زبان ہے جو ہر مسلمان کو سیکھنی چاہئے کیونکہ عربی زبان کے بعد ہمارے دین کا اصل ذخیرہ اردو زبان ہی کی کتابوں میں سمٹا ہوا ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ ہمارے شاگردوں میں وہ توسع اور اعلیٰ ظرفی موجود نہیں ہے جو ان میں ہونی چاہئے تھی۔ اس سلسلے میں یہ عرض ہے کہ شاید آپ کی معلومات ناقص ہیں کیونکہ ہمیں بہتر طریقوں سے یہ علم ہے کہ ہمارے بعض شاگرد حسن اخلاق اور حسن کردار کی اعلیٰ مثال ہیں بلکہ ہمارے بعض شاگرد ہم سے زیادہ خدمت خلق میں مصروف ہیں، ایسے اچھے شاگردوں تک آپ کی رسائی نہیں ہو سکی ہوگی اس لئے آپ کو یہ اندازہ ہوا کہ ہمارے شاگردوں میں وہ بات نہیں ہے جو ہونی چاہئے تھی پھر بھی ہم اس بات کے کوشاں ہیں کہ کسی ایسی خانقاہ کی بنیاد ڈالیں جہاں ہم اپنے شاگردوں کی تربیت کا اہتمام کر سکیں اور انہیں خدمت خلق کے اصولوں سے واقف کرا سکیں، انشاء اللہ آپ عنقریب یہ سنیں گے کہ دیوبند میں اس طرح کی خانقاہ وجود پذیر ہو چکی ہے جو انسانوں کی بہترین تعلیم وتربیت کا گہوارہ ہے اور جہاں انسانوں کو صحیح معنوں میں انسانیت کا درس دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کا معاملہ تو بہت بلند ہے کیونکہ مسلمان اسے کہتے ہیں کہ جس میں تسلیم ورضا پوری طرح موجود ہو اور امن وامان کی پاکیزہ نہریں جس کے وجود سے بہتی ہوں لیکن آج کل تو انسان انسانیت ہی سے محروم ہے اور اسی لئے وہ حیوانیت کے اس ارذل ترین مقام پر گامزن

ہو گیا ہے کہ جس کو دیکھ کر جنگل کے وحشی جانور بھی حیرت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اگرچہ دینی مدارس انسانوں کو انسانیت کا درس دینے کی بہتر خدمات انجام دے رہے ہیں تاہم ایسی خانقاہوں کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے جہاں اور زیادہ بہتر انداز میں انسانوں کی روحانی اور ذہنی تربیت کی جا سکے اور انہیں صاحب ایمان بنا کر روحانی خدمات کا اہل بنایا جا سکے۔ دعا کریں کہ اللہ ہمارے عزائم میں پختگی پیدا کرے اور ایسے وسائل مہیا کردے جو ہماری خواہشات کی تکمیل کا بہترین ذریعہ بن سکیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آج کل کے عوام چمتکار کو اہمیت دیتے ہیں اور یہ دعوے بھی کرتے ہیں کہ چمتکار ہی کو نمسکار ہے۔ گستاخی کی معافی، ہمیں تو یہ اندازہ ہوا ہے کہ آپ کے نزدیک بھی چمتکار کی بہت اہمیت ہے، تب ہی تو آپ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ عزیزم ہمارے دور کی بدنصیبی یہ ہے کہ اس دور کے عامل، عامل کم اور مداری زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔ ہمارے نزدیک سڑکوں پر نابالغ بچوں کو تماشے دکھانے والے مداری آج کل کے عاملین سے کہیں زیادہ معیاری ہیں کم سے کم وہ تماشے کے بعد اس بات کی وضاحت تو کردیتے ہیں کہ اگر ہم ایک روپے کے دو روپے بنانے کے اہل ہوتے تو پھر تماشے ختم کرنے کے بعد اپنا دامن تماش بینوں کے سامنے کیوں پھیلاتے۔ موجودہ دور کے عاملین تو چمتکار دکھا کر خود کو رستم ہند ثابت کرتے ہیں اور دوسرے الفاظوں میں اسی نعرے کی جگالی کرتے ہیں جو نعرہ فرعون نے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہہ کر لگایا تھا اور جس نعرے کے ایک ایک حرف سے شرک اور گمراہی کے سوتے پھوٹتے ہیں۔

اللہ کی پناہ۔ ہزار بار اللہ کی پناہ ایسا عامل بننے سے تو محرومِ تعارف کی وہ زندگی لاکھ درجے بہتر ہے جو انسان کو کوئی شہرت اور مقبولیت عطا نہیں کرتی۔ ہمیں حیرت ہے کہ ایک طویل عرصے سے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی آپ چمتکاری قسم کے عاملین سے متأثر ہو گئے اور آپ نے ان عاملین کو رشک کی نظروں سے دیکھنا شروع کردیا جو عامل کم اور مداری زیادہ ہیں۔ جہاں تک عوام کا معاملہ ہے تو وہ تو ہوتے ہی ہیں کالانعام، ان کی پیروی کرنا یا انہیں مطمئن کرنے کے لئے اپنی حیثیت عرفی کا قتل عام کر کے سرکس کا جوکر یا سڑکوں پر رینگنے والا مداری بن جانا کہاں کی دانش مندی ہے۔ سرور صاحب ہمارا کام مریضوں کو امراض سے نجات دلانے کی کوشش کرنا ہے، مصیبت زدہ لوگوں کو مصائب سے چھٹکارا دلانے کی جدوجہد کرنا ہے نہ کہ ہم انہیں کچھ تماشے دکھا کر حیرت زدہ کریں اور اپنی جیبیں پیسوں سے بھر لیں، آپ کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے عرض ہے کہ ہم دیوبند اور بیرون دیوبند میں جو روحانی خدمات انجام دے رہے ہیں اس میں نتائج نوے فی صد برآمد ہو رہے ہیں، ہماری روحانی خدمات کے نتیجے میں نہ صرف آسیب وسحر سے متأثر لوگوں کو نجات ملی ہے بلکہ ٹی بی، کینسر اور ایڈز جیسی مہلک بیماریوں سے بھی اللہ کے بندوں کو چھٹکارا نصیب ہوا ہے۔ جہاں تک کرتب دکھانے کا معاملہ ہے ہم نے اسے کبھی اہمیت نہیں دی، ہماری خدمت خلق کے پہلے ہی دن سے اس بات کی کوشش رہی کہ اللہ کے متأثر بندوں کے مسائل حل ہوں انہیں بیماریوں سے شفاء حاصل ہو اور مسائل حل کرنے کے واسطے ان کے لئے وسائل مہیا ہوں اور اللہ کی رحمتوں کے قربان جائیے کہ اس نے قدم قدم پر ہماری مدد کی اور ہماری جدوجہد ہمیشہ رنگ لائی اور اسی بنیاد پر ہمیں شہرت بھی میسر آئی اور مقبولیت بھی۔

ہماری التجا تمام شاگردوں سے یہ ہے کہ وہ کرتب بازیوں کی بھول بھلیوں میں کبھی نہ کھوئیں بلکہ ان کی نظر ہمیشہ خدمت خلق پر رہنی چاہئے انہیں زیادہ سے زیادہ اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ کے بندوں کو آفتوں اور مصیبتوں سے نجات ملے، ان کے قرض ادا ہوں، ان کی آمدنی میں اضافہ ہو، انہیں تکلیف دہ بیماریوں سے چھٹکارا ملے وہ آسیب اور جادو کی گندگیوں سے نجات پالیں اور گھر کے لڑائی جھگڑوں اور خاندانی کشاکشی سے بھی انہیں سکون میسر آئے، کرتب بازیوں اور نظر بندیوں کے ذریعہ عقلوں کو اُچک لینا خدمت خلق نہیں ہے یہ تو وہ ہتھیار ہیں جس کے ذریعہ مداری نما عاملین صرف اپنا بھلا کرتے ہیں اور اللہ کے بندوں کو حیرت اور تعجب کے سوا کچھ نہیں دے پاتے۔ آپ کو اپنی سوچ بدل لینی چاہئے اور ایسی شعبدہ بازیوں سے متأثر ہونے کے بجائے ڈٹ کر اس کی مخالفت کرنی چاہئے کیونکہ یہ وہ دام ہے جس کے ذریعہ اللہ کے سادہ لوح بندے پھنسائے جاتے ہیں اور پھر انہیں دونوں ہاتھوں سے لوٹا جاتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا عامل بنائے کہ لوگوں کے مسئلے حل کریں نہ کہ انہیں متحیر کر کے اپنا اُلو سیدھا کریں۔

آپ کا فرض یہ بھی بنتا ہے کہ آپ مریضوں کی یہ ذہن سازی کریں کہ ہمارا کام صرف تعویذ لکھنا ہے اس تعویذ میں اثر اللہ کی مرضی سے پیدا ہوتا ہے اور تعویذ کب اپنا اثر دکھائے گا، یہ بات صرف اللہ تعالیٰ کو خبر ہے۔ اس لئے تعویذ دیتے وقت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مسئلہ کب حل

ہوگا اور بیمار کو بیماری سے کتنے دنوں میں نجات حاصل ہو جائے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اللہ سے دعا کرتے وقت قبولیت کا وقت متعین نہیں کرنا چاہئے۔ بس اللہ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہئے۔ تعویذ بھی ایک طرح کی دعا ہے، تعویذ دیتے وقت بھی کوئی وقت مقرر نہیں کرنا چاہئے۔ عامل کا یہ کہنا کہ ۲۴ گھنٹے میں کام ہو جائے گا، ۱۲ گھنٹے میں کام بن جائے گا یا چٹکی بجاتے ہی کام ہو جائے گا سب بدعقیدگی کی باتیں ہیں اور اس طرح کے پوچ دعدوں کی وجہ سے روحانی عملیات کی لائن بدنام ہو کر رہ گئی ہے۔ اگر عامل سے کوئی یہ پوچھے کہ ہمارا کام کتنے دنوں میں ہو جائے گا تو اس کے جواب میں عامل کو یہ کہنا چاہئے کہ انشاء اللہ بہت جلد نتائج برآمد ہوں گے۔ عامل کا وقت مقرر کرنا قطعاً غلط ہے کیوں کہ کوئی بھی ترکیب ایسی نہیں ہے جس کا سہارا لے کر یہ اندازہ کیا جا سکے کہ ہماری دعا کتنے دنوں میں قبول ہوگی اور ہمارا مطلوبہ کام کتنے دنوں میں کامیابی سے ہمکنار ہوگا جو عاملین اس بات کے دعویدار ہوں کہ کام چوبیس گھنٹوں میں ہو جائے گا اور کامیابی چند گھنٹوں میں مل جائے گی وہ جھوٹ بولتے ہیں اور عوام کو گمراہ کرنے کے سوا اور کوئی خدمت انجام نہیں دیتے۔ اگر آپ کو یقین نہ آئے تو ایسے کسی عامل سے رابطہ کر کے دیکھ لیجئے مایوسی اور محرومی کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں لگے گا۔ اب رہی یہ بات کہ تعویذ کو کس ساعت میں کرنا چاہئے، کیسی روشنائی سے لکھنے میں کامیابی جلد ملتی ہے وغیرہ۔ یہ طے شدہ اصول ہیں، یہ سب ترکیب اور تدبیر کے ضمن میں آتے ہیں لیکن قرین عقیدہ بات تو یہی ہے کہ کام تو اسی وقت بنتا ہے جب اللہ کی مرضی شامل حال ہوتی ہے۔ ایک تعویذ ہی کیا دنیا کا کوئی بھی کام ہو اس کو اس کے طے شدہ اصولوں کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے لیکن اس میں کامیابی سے ہمکنار انسان اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ کا حکم ہو جائے، مثلاً ایک شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ باپ بنے تو باپ بننے کے لئے اس کو شادی کرنی پڑتی ہے پھر بیوی سے مقاربت بھی کرنی پڑتی ہے، ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ عورت اور مرد کے اتصال سے عورت کے حمل قرار پاتا ہے لیکن ایسا بھی تو دنیا میں ہوتا ہے عورت اور مرد ایک دوسرے سے قربت کرتے ہیں اس کے باوجود عورت حاملہ نہیں ہو پاتی کیونکہ اللہ کی مرضی نہیں ہوتی تو دنیا کے کسی بھی کام کا بیڑہ اٹھاتے وقت اس کی جو بھی تدابیر ہوں ان کو بروئے کار لانا ضروری ہے اس کے باوجود بھی کامیابی تو اسی وقت ملتی ہے جب اللہ بھی چاہے ورنہ صحیح تدابیر اختیار کرنے کے باوجود بھی انسان ناکام اور محروم رہتا ہے۔ یہی معاملہ تعویذوں کا بھی ہے، صحیح تدبیر تو یہی ہے کہ تعویذوں کو اس کی صحیح چال سے مرتب کیا جائے، کسی نیک ساعت میں اس کو لکھا جائے، لکھتے وقت اگر زعفران و گلاب کو اہمیت دیں تو بہتر ہے لیکن اس سب اہتمام کے بعد بھی یقین یہی ہونا چاہئے کہ اس تعویذ میں اثر تو تب ہی پیدا ہوگا جب اللہ کا فیصلہ عامل اور معمول کے حق میں ہو جائے۔ جو لوگ روحانی عملیات کے منکر ہیں وہ سورج اور چاند کے وجود کا انکار کرنے کی حرکت کر رہے ہیں۔ روحانی عملیات کی اپنی ایک حقیقت ہے اگر یہ لائن صرف ڈھکوسلے پر مشتمل ہوتی تو ہمارے ہزاروں اکابرین اس لائن سے کیوں وابستہ ہوتے اور عوام کی رہنمائی کے لئے سیکڑوں کتابیں کیوں تصنیف کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ روحانی عملیات کی لائن ہمیشہ ہی سے افراط وتفریط کا شکار رہی ہے کچھ لوگ اس کی موافقت میں شدید نظر آتے ہیں اور کچھ لوگ اس کی مخالفت میں مبالغوں سے کام لیتے ہیں لیکن ہمارے بزرگوں نے اس بارے میں اور معاملوں کی طرح توسط اور اعتدال کی راہ اپنائی ہے اور وہی راہ ہمارے لئے بھی قابل اعتبار ہے۔ عاملین کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے ذہنوں میں کلبلانے والے اعتراضات کا جواب دیں اور انہیں مطمئن کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں لیکن مشکل تو یہ ہے کہ آج کل کے عاملین خود ہی روحانی عملیات کی حقیقتوں اور گہرائیوں سے نابلد ہوتے ہیں اور وہ خود مطمئن نہیں ہوتے، معترضین کو کیونکر مطمئن کریں گے۔ آج کل کے عاملین کا مطمح نظر صرف دولت بٹورنا ہوتا ہے اور اس کے لئے چند تماشے اور چند شعبدے ہی کافی ہوتے ہیں کسی خاص علم اور کسی خاص ریاضت کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

آپ نے معترضین کا یہ اعتراض بھی نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تانترک، نجومی اور کاہن جیسے لوگوں کے پاس جانے سے منع کیا ہے اور بے شک منع کیا ہے اور ہم بھی اپنے مریضوں کو آج یہ تاکید کرتے ہیں کہ جو لوگ عقائد کا ستیاناس کرنے والے ہوں جو مطلقاً غیب کی باتیں بتاتے ہوں یا جو گلے میں ایسے تعویذ اور جنتر ڈلوانے کے خوگر ہوں جن سے شرک اور گمراہی کی بو آتی ہے تو ان کے پاس صاحب ایمان کو ہرگز ہرگز نہیں جانا چاہئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ایک شخص ایمان لانے کے لئے حاضر ہوا تھا اور اس کے گلے میں ایک تعویذ پڑا ہوا تھا۔ آپؐ نے اس کو نکلوا دیا تھا، ظاہر ہے کہ جو شخص ابھی

ایمان لانے کے لئے حاضر ہوا ہے وہ سورۂ فاتحہ یا اسم الٰہی کا نقش گلے میں ڈال کر نہیں آیا ہوگا اس کے گلے میں ان کلمات کا نقش ہوگا جو شرکیہ کلمات ہوتے ہیں اور جن میں اللہ کے سوا شیاطین سے یا دیوی دیوتاؤں سے استمداد کی جاتی ہے اس کو گلے سے نکال دینا ہی ضروری ہے کیونکہ ہمارا اور تمام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ ہی قادر مطلق ہے اور اللہ ہی مختار کل ہے، وہ دینا چاہے تو کسی کی مجال نہیں جو محروم کر سکے اور اگر وہ نہ دینا چاہے تو کس کی طاقت ہے جو کچھ عطا کر سکے۔ اب رہی یہ بات کہ روحانی عملیات ایک لائن ہے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ ظنی ہوتا ہے تو ہم بھی اس کے قائل ہیں لیکن اس دنیا کا ہر علم، علم وحی کے ماسوا ظنی ہی ہے۔ حکیم نبض دیکھ کر جو کچھ بتاتا ہے وہ بھی ظن اور تخمین کے سوا کچھ نہیں۔ ڈاکٹروں کی مشین جو بھی انسانی جسم کے بارے میں وضاحتیں کرتی ہیں وہ بھی علم ظن ہی تو ہے، یقین اور سو فی صد یقین تو وحی کے سوا کسی پر نہیں کیا جا سکتا۔ قیافہ شناسی، نفسیات، طب، نبض شناسی وغیرہ کونسا علم ایسا ہے، جسے علم یقین کہا جا سکے۔ اسی طرح روحانی عملیات کے ذریعہ جو نتائج اخذ کئے جاتے ہیں وہ بھی ظن وتخمین پر مشتمل ہوتے ہیں، لیکن وہ اتنے ہی معتبر ہوتے ہیں جتنے معتبر اس دنیا کے دوسرے علم اور دوسرے ذرائع ہیں، ان کا انکار کرنا محض ضد اور ہٹ دھرمی ہے اور ضد اور ہٹ دھرمی کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔

سرور صاحب آپ نے لکھا ہے کہ اور بھی بہت سے اشکالات اور بہت سے اعتراضات ہیں جن کی جواب دہی آپ کو کرنی پڑتی ہے تو اس سلسلے میں اتنا عرض ہے کہ اس دنیا میں سب سے آسان کام کسی پر اعتراض کرنا ہے، جو لوگ کچھ بھی کرنے کے اہل نہیں ہوتے وہ سب سے زیادہ اعتراض کرتے ہیں اور کچھ لوگ اپنی جہالت اور ناواقفیت کو چھپانے کے لئے اعتراضات کی جگالی شروع کر دیتے ہیں، ایسے لوگوں سے اگر آپ دور دور رہیں اور قرآن حکیم کی اس آیت کو مضبوطی سے تھام لیں کہ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا. یہ صحابہ کرامؓ کی صفت بیان کی گئی ہے کہ جب کبھی ان لوگوں کا سابقہ جاہلوں سے ہوتا ہے تو وہ سلام کر کے گزر جاتے ہیں اور ان سے اُلجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔

روحانی حقائق کو برحق ثابت کرنے کے لئے بے شمار دلائل موجود ہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ دلائل خود کو مطمئن کرنے کے لئے ہوتے ہیں، دلیلوں سے وہ لوگ مطمئن نہیں ہو پاتے، جنہوں نے مخالفت کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے، جو خود کو سنت و توحید کا گاما پہلوان سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہوں، تقویٰ اور پرہیزگاری ایک طرح کا جوہر ہیں، یہ جوہر جس کو بھی نصیب ہو جائے اس کی خوش نصیبی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے لیکن وہم ایک بیماری ہے اور یہ ایسی بیماری ہے جس کا علاج حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا۔ کچھ لوگ بنام تقویٰ اس بیماری کا شکار ہیں اور ان کے علاج کی فکر کرنا بھی ایک طرح کی نادانی ہے کیونکہ جب کوئی انسان خود کو توحید وسنت کا ٹھیکیدار سمجھنے لگتا ہے تو پھر اس کے سامنے حقائق رکھنا اور اس کو دلائل سے مطمئن کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ان کے لئے صرف دعا کی جا سکتی ہے ان سے محبت کرنا فضول ہے اور روحانی عملیات کی توہین کرنے کے مترادف ہے۔

دعا کیجئے کہ طلسماتی دنیا کی تحریک جاری رہے اور طلسماتی دنیا اسی طرح جہالت اور افراط وتفریط کے گھپ اندھیروں میں علم ومعرفت کے اُجالے پھیلاتا رہے تاکہ اللہ کے بندوں کی صحیح رہنمائی ہوتی رہے۔

اثرات کے رنج وغم

سوال از: (نام مخفی)

گزارش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سب بہت اچھا ہے۔ بس اپنے بارے میں آپ سے کچھ مشورہ کرتا ہے، کچھ دنوں سے بینک میں ۳۵۰۰۰ کی رقم جمع کر دی گئی تھی، اس میں میرے شوہر نے ۳۱۰۰۰ کی رقم خرچ کر دی پر وہ یہ بات کرتے ہیں کہ مجھے کچھ پسند نہیں کہ میں کہاں خرچ کئے۔ اُس کے بعد ایک دن وہ ریلوے لائن پر چل رہے تھے، انہیں اس بات کا بھی ہوش نہیں تھا، لوگوں کی چیخ وپکار پر انہیں یہ محسوس ہوا کہ وہ کہاں ہے، ان کے ذہن کا کچھ پتہ ہی نہیں کیا ہو رہا ہے، کیا مسئلہ ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا، اگر گھر میں بھی کوئی بات ان کو سمجھوں تو سمجھ کی کوشش نہیں کرتے، میں اگر کتنا بھی بولوں جواب میں کوئی جواب نہیں کیا مسئلہ ہے، کام کا بھی ہمیشہ کا مسئلہ۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے بڑے بڑے وسوسے آتے ہیں، ہمیشہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گھر کے کسی بھی کونے سے بڑے بڑے سانپ آتے ہوئے محسوس ہوتا ہے، میں اسی چیز سے بہت پریشان رہتی ہوں کوئی عمل شروع تو کر لیتی ہوں پر وہ پورا نہیں ہو پاتا، کوئی عمل اگر چالیس دنوں کا ہے تو عورتوں کے لئے کیا شرط ہے، میرے مسئلے پر غور کریں اور اس کا حل

بتادیں۔ اس کا جواب مئی کے شمارے میں دیدیں، بڑی مہربانی ہوگی، نام مخفی رکھنے کی گزارش ہے۔

جواب

آپ دونوں میاں بیوی آسیبی اثرات کا شکار ہیں، آپ دونوں ہی کو صبح شام آیت الکرسی معوذتین اور سورۂ قریش کا ورد رکھنا چاہئے، انشاء اللہ اس ورد کی برکت سے آہستہ آہستہ آپ اثرات سے چھٹکارا پالیں گے اگر آپ کو سانپ خواب میں نظر آتے ہیں تو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کے رشتے داروں میں آپ کے حاسد اور بدخواہ موجود ہیں جو آپ کے خلاف برابر سازشیں کرنے میں لگے ہوئے ہیں، ان لوگوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہنے کے لئے "یَاسَلَامُ یَاحَفِیْظُ" کی ایک ایک تسبیح صبح شام ضرور پڑھا کریں اور اگر آپ کو سانپ حقیقت میں گھر کے کسی کونے میں رینگنے والے دکھائی دیتے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے گھر میں جنات کے اثرات ہیں، ان اثرات کو دفع کرنے کے لئے روزانہ سورۂ بقرہ کی تلاوت ۴۰ دن تک کریں اور اصحاب کہف کے نام گھر کے چاروں کونوں میں لکھ کر لگادیں۔ اصحاب کہف کے نام اس طریقے سے لکھے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الٰہی بحرمت یملیخا، مکسلمینا، کشفوطط، اذر فطیونس، کشاف فطیونس، تبیونس، یوانس بوس وَکَلْبُهُمْ قِطْمِیر وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اس کے ساتھ ساتھ آپ کو روزانہ ایک تسبیح لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کی بھی پڑھنی چاہئے۔ اس سے آپ کے کام ہمیشہ تکمیل کو پہنچیں گے اور آپ کو وساوس سے بھی نجات حاصل ہوگی۔

آپ کے شوہر کے ہاتھوں سے رقم خرچ ہوئی ہے یہ الگ بات ہے کہ ان کا ذہن اثرات کی وجہ سے اس درجہ مفلوج تھا کہ وہ یہ یاد نہ رکھ سکے کہ رقم کس کو دے رہے ہیں، لیکن یہ رقم ان کے اپنے ہی کسی شناسا کے ہاتھوں میں گئی ہے۔ باقی ان کی زندگی کے دوسرے واقعات ان کے آسیبی اثرات کو ظاہر کرتے ہیں جن سے نجات حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ عورتوں کا چلّہ عام طور پر ۲۱ دن کا ہوتا ہے لیکن اگر کسی چلّے میں چالیس دن کی قید ہو تو درمیانی وقفہ کو چھوڑ کر ۴۰ دن کی میعاد پوری کرلینی چاہئے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کو وسوسوں سے، مخمصوں سے اور آفتوں سے کلی طور پر نجات عطا کرے۔

اثرات بھی امراض بھی

سوال از: شبینہ خان ——————— ممبئی

آپ نے جو تعویذ وغیرہ دیئے تھے ان کو استعمال کرنے ہر وقت موت کا ڈر لگا رہتا تھا، وہ بھی اب اتنا نہیں ہے لیکن مولانا صاحب پورے جسم میں اس قدر درد ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ اللہ نہ کرے ابھی کسی آپریشن سے اٹھی ہوں اور یہ اس کے بعد کی کمزوری ہے، دونوں ٹانگوں میں گردن کی، ہڈی میں ہاتھوں میں کندھوں میں بے حد درد ہے گھر کے کام کرنے میں بہت پریشانی ہوتی ہے، نماز کے بعد تو کافی کمزوری ہوجاتی ہے، ایسا لگتا ہے کہ جیسے میری طاقت نکال کر کہیں رکھ دی ہے اور میں خالی کمزور جسم لے کر پھر رہی ہوں۔

جلانے کے لال تعویذ ختم ہوگئے ہیں، پینے والے بھی دو بچے ہیں، گلے کا تعویذ میں ہمیشہ پہنے رہتی ہوں (وہ کب تک پہننا ہے)

مولانا صاحب آپ کی کوشش سے اور آپ کے علم کی برکت سے میری طبیعت الحمدللہ بہت اچھی ہوگئی ہے بس بچوں کی طرف سے کافی ڈر لگا رہتا ہے۔ مہربانی کر کے میرے بچوں کی حفاظت کے لئے تعویذ لکھ دیں تاکہ ان کے گلے میں پڑے رہیں، مہربانی کر کے میری دینی تربیت فرمادیں۔ میں تو پہلے ہی آپ سے کافی عقیدت رکھتی تھی لیکن اس بار آپ کو دیکھ کر آپ کی شخصیت کی نورانیت سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ روح خوش ہوگئی بس آپ اسی طرح لوگوں کی اپنے علم سے مدد کرتے رہیں آمین۔ کچھ کتابوں کے نام لکھ کر دیں جن سے دین کے علم میں اضافہ ہوسکے (مولانا صاحب کیا یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ جو اثرات تھے وہ اب ہمارا پیچھا چھوڑ چکے ہیں)

مولانا صاحب اپنا E-MAIL آئی ڈی شائع کریں تاکہ آپ کے مریدوں کو آسانی ہو۔ دعاؤں میں اس گناہگار کو بھی یاد رکھئے گا اور میں بھی ہمیشہ دعا کروں گی کہ آپ کے درجات بلند ہوں اور آپ کا سایہ ہم لوگوں پر تادیر قائم رہے، آمین۔ کوئی گستاخی ہوگئی ہو تو میری طرف سے تو معافی کی طلب گار ہوں۔

جواب

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ ہمارے علاج سے آپ کو اثرات اور

امراض سے نجات مل گئی۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو تاعمر تندرست رکھے اور آپ ہر طرح کے اثرات اور امراض سے محفوظ رہیں۔ گلے کا تعویذ ایک سال تک گلے میں رکھیں تو بہتر ہے لیکن تندرستی بحال ہونے پر اگر درمیان میں اُتار دیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ تعویذ اُتارنے کے بعد پانی میں بہادینا چاہئے۔ استعمال شدہ تعویذوں کو گھر میں اِدھر اُدھر ڈالے رکھنا غلط ہے، استعمال شدہ تعویذوں کو کچی زمین میں یا کیاری اور گملے میں دبا سکتی ہیں۔ بچوں کی حفاظت کے لئے بھی آپ کو تعویذ دے چکا ہوں لیکن بچوں کی سلامتی اور حفاظت کے لئے اگر آپ روزانہ "یاسلامُ" ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر بیوی بچوں پر دم کردیا کریں تو بہتر ہے۔

گھر میں فضائل اعمال، بہشتی زیور، اور غنیۃ الطالبین جیسی کتابیں رکھیں، ان کتابوں کے مطالعے سے آپ کی دینی معلومات میں اضافہ بھی ہوگا اور آپ کی باطنی قوتوں پر بھی نکھار آئے گا، بچوں کو صحابہ کرام کے واقعات اور اولیاء اللہ کے اقوال پڑھ کر سنایا کریں، تاکہ انہیں اپنا کردار بنانے اور سنوارنے میں مدد ملے۔ آج کل بچوں کی تربیت کی طرف سے والدین بے پرواہ سے نظر آتے ہیں اسی لئے بچے تعلیم یافتہ تو ہوجاتے ہیں لیکن تربیت سے محروم ہوتے ہیں۔ بچوں اور بڑوں کے سامنے کس طرح رہنا چاہئے، کس طرح بولنا چاہئے، ان باتوں کی تربیت بہت ضروری ہے۔ بے شک تعلیم مدرسوں سے ملتی ہے لیکن ادب بچے اپنے گھر والوں ہی سے سیکھتے ہیں، ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ بھی ہے اور سب سے پہلی تربیت گاہ بھی۔ اس پہلے مدرسے اور اس پہلی تربیت گاہ سے اگر بچہ کچھ بھی نہ سیکھ سکا تو وہ ہمیشہ ہی ادب اور سلیقہ سے محروم ہی رہے گا۔

اللہ نے آپ کو اثرات سے نجات عطا کردی ہے اور آپ کو امراض جسمانی سے متعلق جو تکالیف لاحق ہیں انشاء اللہ عنقریب آپ کو ان سے بھی نجات مل جائے گی۔ آپ پابندی کے ساتھ "یاشافی" پڑھتی رہیں اور اس کی مقدار اپنی مرضی سے متعین کرلیں۔ ہماری دعا ہے کہ آپ آئندہ برے اثرات سے محفوظ رہیں، تاہم ہر مسلمان عورت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نماز کی پابندی رکھے اور ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرنے کا معمول بنائے، رات کو سوتے وقت بھی آیت الکرسی، چاروں قل کی تلاوت کرلینی چاہئے۔

آپ نے ہمارے بارے میں جس عقیدت اور جس حسن ظن کا اظہار کیا ہے اس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں اور اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں کسی قابل بنادے اور خدمت خلق کی مزید توفیق بخشے تاکہ آپ جیسے چاہنے والوں کی عقیدت اور حسن ظن باقی رہے۔

گزارش ہے کہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں اور اس کو اپنے حلقۂ اثر میں پھیلانے کی جدوجہد کریں تاکہ علم ومعرفت کے اُجالے گھر گھر میں پھیل جائیں اور جہالت اور بدعقیدگی کی تاریکیوں سے ہمارا پورا ماحول نجات حاصل کرلے۔

کچھ ہمزاد کے بارے میں

سوال از: دفتر دارالعلوم عزیزیہ ——————— ممبئی

مقصد تحریر اینکہ ہمزاد کے مسئلے کے تعلق سے دو گروہوں میں تصادم ہوگیا، زید اور اصحاب زید کہتے ہیں کہ ہمزاد انسان کی وفات کے ساتھ ساتھ ہی مرجاتا ہے اور عمرو اصحابہ اس کے قائل ہیں کہ ہمزاد مرتا نہیں ہے بلکہ وفات انسان کے بعد اِدھر اُدھر بھٹکتا رہتا ہے۔ ازراہ کرم تحقیق بات سے بحوالہ آگاہ فرماکر ممنون ومشکور فرمائیں۔ یا اگلے ماہ کے طلسماتی دنیا کے شمارے میں اس مضمون پر سیر حاصل بحث کر کے ناچیز کی رہنمائی فرمائیں۔

جواب

ہر شخص کا لاشعور ہی اس کا ہمزاد ہوتا ہے، لاشعور انسان کی ایک مخفی قوت کا نام ہے اور جب یہ مخفی قوت ایک پیکر کی شکل اختیار کرلیتی ہے تو وہ ہمزاد کی صورت میں ڈھل جاتی ہے۔ کچھ خاص ریاضتوں کو بروئے کار لاکر کچھ لوگ اپنے لاشعور کو جب وہ ہمزاد کی شکل وصورت میں ڈھل جاتا ہے باقاعدہ تابع کرلیتے ہیں اور اس سے ایسے کام کراتے ہیں جن کی تکمیل انسان کا شعور کرنے سے قاصر رہتا ہے، شعور ولاشعور کی بحث بہت طویل ہے اس کو ایک مثال کے ذریعہ اس طرح سمجھئے کہ انسان جب سوجاتا ہے تو اس کا شعور بھی سوجاتا ہے لیکن جب انسان حالت نوم میں ہوتا ہے تو اس کا لاشعور پوری طرح بیدار رہتا ہے۔ انسان کا خواب دیکھنا اور خوابوں میں کہیں سے کہیں پہنچ جانا لاشعور کے بیدار ہونے کی علامت ہے۔ اربابِ تجربہ اس بات سے واقف ہیں جب کوئی انسان اپنے نفس کو اور اپنے لاشعور کو اپنا غلام بنالیتا ہے تو پھر وہ اپنے نفس اور اپنے لاشعور کے ذریعہ حیران کن کارکردگی انجام دیتا ہے۔ اکثر اکابرین جو اپنے نفوس پر پوری طرح حادی تھے ان کے عجیب وغریب کارنامے کتابوں کے اندر محفوظ ہیں۔ کئی بزرگوں کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ فجر کی وضو سے

عشاء پڑھ لیا کرتے تھے، اٹھارہ گھنٹوں میں نہ ان کا وضو ٹوٹتا تھا نہ ان کو قضائے حاجت کی ضرورت پیش آتی تھی۔ دراصل انہیں اپنی غذاؤں اور اپنی خوراک پر پورا پورا کنٹرول حاصل تھا وہ اتنا ہی کھاتے تھے جس سے زندہ رہا جا سکے اور جب خوراک برائے نام ہوتی تھی تو نہ کسی طرح حاجت ہوتی تھی نہ ریحائیں پریشان کرتی تھیں، نہ بول و براز کے ڈھکڑے تھے اور نہ ہی نیند آتی تھی، جس طرح بزرگوں نے اپنے نفس کو اپنا غلام بنانے کی مشقیں کی تھیں اسی طرح بعض اکابرین نے اپنے لاشعور کو بھی اپنا مطیع بنا کر رکھا تھا۔ بزرگوں نے اپنے لاشعور کو یعنی ایسے ہمزاد کو اپنے تقوے اور پرہیزگاری کی طاقت سے تابع کیا تھا لیکن بعد کے حضرات نے اپنے لاشعور کو ایک فن اور ایک ترکیب کے ساتھ تابع کرنے کی ریاضتیں ایجاد کیں اور ان کا سہارا لے کر اپنے ہمزاد کو اپنا غلام بنانے میں کامیابیاں حاصل کیں، یہ ایک طویل ترین بحث ہے جو کسی اور موقعہ پر ہم کریں گے فی الحال آپ کے سوال کا جواب دینے کے لئے یہ چند باتیں عرض کرنی پڑی، اب آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی انسان مرجاتا ہے تو اس کا ہمزاد بھی ختم ہو جاتا ہے لیکن اس صورت میں جب مرنے والے شخص نے اپنے ہمزاد کو اپنا غلام نہ بنا تا ہو۔ اگر کسی انسان نے ایک خاص محنت اور ریاضت کے ساتھ ایسے ہمزاد کو غلام بنالیا اور مرنے سے پہلے اس کو آزاد نہیں کیا تو پھر وہ دنیا میں بھٹکتا پھرتا ہے کیونکہ انسان کا شعور تو بہرحال انسان کے ساتھ مرجاتا ہے لیکن انسان کا لاشعور اسی صورت میں ختم ہوتا ہے جب اس کو ریاضتوں کے ذریعہ کوئی وجود دینے کی تحریک نہ چلائی ہو، دوراندیش قسم کے عاملین مرنے سے پہلے اپنے ہمزاد کو آزاد کر دیا کرتے تھے تاکہ اس کی بے راہ روی سے ان کے پس ماندگان کو دکھ نہ اٹھانے پڑیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

مؤکل اور جن کی خواہش

سوال از: مقبول شیخ قادری ——— ممبئی

آپ سے تو بہت سی باتیں کرنا ہے لیکن آپ کے سامنے بات نہیں کر پاتا اور کچھ بھول جاتا ہوں، میرے ابا کا نام سجاد ہے اور ماں کا نام حلیمہ بی ہے اور میرا نام مقبول ہے۔ یہ خدا کا احسان ہے کہ مجھے طلسماتی دنیا ملی، میں نے اس کے ذریعہ کچھ لوگوں کا علاج کیا۔ میں روحانی عملیات کے ذریعہ خدمت خلق کرنا چاہتا ہوں میرے پاس آپ کا وہ تعویذ ہے جو تشخیص کے لئے آپ عامل کو دیتے ہیں لیکن میں جن یا مؤکلات کے ذریعہ علاج کرنا چاہتا ہوں، اگر میں آپ کی کتاب کے ذریعہ آپ سے نہ ملتا تو گمراہ ہو جاتا، اس دنیا میں رہبر آخرت بھی بنانا چاہتا ہوں اور اللہ کے بندوں کی میں خدمت خلق کرنا چاہتا ہوں۔ اس دنیا میں چند ایسے لوگ ہیں جو دوسروں کے لئے جیتے ہیں۔ اللہ کا احسان ہم سب پر ہے کہ آپ جیسے اللہ والے کا ہاتھ ہمارے سروں پر ہے، اے اللہ کے ولی، اللہ کے واسطے میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں، اگر خط لکھنے میں کوئی غلطی ہو تو معاف کرنا آپ کا شاگرد بابا مقبول شیخ قادری اللہ آپ کے ذریعہ خدمت خلق کرنے کی توفیق دے آمین۔

جواب

آپ اللہ کے بندوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں یہ جان کر خوشی ہوئی روحانی خدمات کے لئے سب سے پہلے اپنے اندر روحانیت پیدا کریں، اپنی زبان کی حفاظت بطور خاص کریں، کیونکہ جن عاملوں کی زبان بے لگام ہوتی ہے ان کے وظائف بے اثر رہتے ہیں، اب رہی یہ بات کہ آپ کوئی مؤکل اور جن تابع کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے آپ کو خود ہی محنت کرنی پڑے گی، ایسا نہیں ہوگا کہ مؤکلین کے ریوڑ میں سے کوئی عامل آپ کو کوئی مؤکل پکڑ کر دیدے اور آپ اس کے گلے میں پٹہ ڈال کر اس کو اپنا غلام بنالیں۔ مؤکل تابع کرنا بہت آسان نہیں ہے لیکن اتنا مشکل بھی نہیں ہے کہ آپ تابع نہ کر سکیں، مؤکل تابع کرنے سے پہلے آپ کو اپنے نفس کو تابع کرنا پڑے گا، کم کھانے، کم بولنے، کم سونے کی عادت ڈالیں، جب آپ ان چیزوں پر عبور حاصل کرلیں تب آپ مؤکل تابع کرنے کی شروعات کریں، رہی جن تابع کرنے کی بات تو وہ آپ نہیں کر سکیں گے، اس میں محنت و مشقت درکار ہوتی ہے اس کے آپ اہل نہیں ہیں اور آپ کی تندرستی بھی اس قابل نہیں ہے کہ آپ جن کا حملہ برداشت کر سکیں، اس لئے جن تابع کرنے کا خیال تو اپنے ذہن سے نکال دیں البتہ مؤکل کے لئے ایک خاص وقت کے بعد آپ جدوجہد کر سکتے ہیں۔ ہم یہ بھی عرض کردیں کہ مؤکل اور ہمزاد سے مدد وہی عاملین لیتے ہیں جنہیں خوداعتمادی کی دولت حاصل نہیں ہوتی اگر عامل اپنے علم اپنی صلاحیت اور اپنی نبض شناسی پر بھروسہ کرتا ہے تو اس کو مؤکل وغیرہ کے سامنے دامن پھیلانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ آپ اپنی معلومات میں اضافہ کریں، اپنی روحانی قوت کو بڑھائیں، اپنے تجربات کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھیں اور اللہ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے مریضوں کا علاج کریں۔

☆☆☆☆

قسط نمبر: ٦٩

کرشماتِ جَفرُ

حسن الہاشمی

مقدمات میں کامیابی، ترقی رزق، محبت و تسخیر، فتوحات اور مقبولیت عامہ کے لئے ایک نادر تحفہ

رزق میں خیر و برکت، آمدنی میں اضافے، باہمی تعلقات میں پختگی، لوگوں میں مقبولیت اور فتوحات عامہ کے لئے ایک ایسا طریقہ قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ جو روحانی تجربات کی کسوٹی پر پورا اُترتا ہے۔ اس کے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں، یہ طریقہ پوشیدہ خزانوں کا ایک حصہ ہے جسے افادیت عامہ کے لئے نقل کیا جارہا ہے۔ اس روحانی طریقے کی ۲۸ قسطیں پیش کی جائیں گی، اب تک ۲۵ قسطیں پیش کی جاچکی ہیں، اس ماہ ۲۶ ویں قسط ہدیۂ ناظرین کی جارہی ہے۔ ان تمام قسطوں سے قارئین اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق استفادہ کریں، قارئین اس مضمون کی ہر قسط کو پوری گہرائی کے ساتھ پڑھیں تاکہ استفادہ کرتے وقت کوئی بھول چوک نہ ہو جائے۔ قارئین ٹوٹل کو بھی اچھی طرح چیک کرلیں اگر ہم سے بھی کوئی بھول چوک ہو گئی ہو تو اس کی اصلاح کرلیں اور اس طریقے کے تمام اصولوں کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد برآمد کرے، مثلاً وحید الزماں اور ماں کا نام اختری ہے، وحید الزماں کے اعداد ۱۵۷ اور اختری کے اعداد ۱۲۱۱ ہیں، دونوں کے مجموعی اعداد ۱۳۶۸ ہوئے۔ چونکہ وحید الزماں کا حرف ''و'' ہے۔ اس لئے قرآن حکیم میں حرف واؤ جتنی بار استعمال ہوا ہے اس کی تعداد کو ٦ گنا کرکے اعداد شامل کئے جائیں گے۔

قرآن حکیم میں حرف واؤ کا استعمال ۲۵۵۳۶ ہے۔ اس کی ٦ گنی تعداد ۱۵۳۲۱٦ ہوئی۔

قرآن حکیم میں صرف ایک سورۃ ایسی ہے جس کا نام حرف واؤ سے شروع ہوتا ہے، وہ سورت ہے سورۂ واقعہ، اس کے اعداد ہیں ۱۰۲۹٦۵۔

اسماء حسنیٰ میں تین نام حرف واؤ سے شروع ہوتے ہیں، یا وہاب اعداد ۱۴، یا واحد اعداد ۱۹، یا ودود اعداد ۲۰۔ تینوں اسماء الٰہی کے مجموعی اعداد ۵۳۔ کل اعداد یہ ہوئے۔

نام مع والدہ، اعداد	۱۳٦۸
اعداد مع ضرب ٦	۱۵۳۲۱٦
قرآن سورتوں کے اعداد	۱۰۲۹٦۵
اعداد اسماء الٰہی	۵۳
	۲۵۷٦۰۲

ان میں سے وضع کئے۔ ٦۰۰

باقی کو ۴ سے تقسیم کیا۔ ۴)۲۵۷۰۰۲(٦۴۲۵۰

۲۴
۱۷
۱٦
۱۰
۸
۲۰
۲۰
×۲

حاصل تقسیم کو پہلے خانہ میں رکھ کر ہر خانہ میں ۲۰ کا اضافہ کریں گے، نقش میں چونکہ کسر آرہی ہے اس لئے نویں خانہ میں ۲۰ کے بجائے ۲۱ کا اضافہ کریں گے، نقش اس طرح تیار ہوگا۔

۷۸٦

٦۴۲۵۰	٦۴۵۱۱	٦۴۲۵۱	٦۴۳۹۰
٦۴۲۷۱	٦۴۳۷۰	٦۴۲۷۰	٦۴۴۹۱
٦۴۳۵۰	٦۴۴۱۱	٦۴۵۵۱	٦۴۲۹۰
٦۴۵۳۱	٦۴۳۱۰	٦۴۳۳۰	٦۴۴۳۱

وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

دو نقش تیار کئے جائیں گے، ایک نقش طالب کے پاس رہے گا، ایک طالب کے گھر میں لٹکے گا، دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے، ان دونوں نقوش کو نوچندی اتوار میں لکھیں تو افضل ہے یا پھر عروج ماہ میں کسی بھی ان ساعت شمس یا ساعت مشتری میں لکھیں۔

(باقی آئندہ)

عملیات حروف صوامت

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۴۶

کلمہ طیبہ بھی چونکہ حروف صوامت پر مشتمل ہے اس لئے بزرگوں نے اس کلمے کے مختلف فارمولوں کو بھی حروف صوامت کے ضمن میں شامل کیا ہے اور ارباب تجربہ نے یہ کہا ہے کہ کلمہ طیبہ کے عملیات بھی حروف صوامت کے دوسرے فارمولوں کی طرح انتہائی مفید اور مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

اس کتاب کے قارئین کو فائدہ پہنچانے کے لئے اور اس کے ذخیرۂ عملیات میں اضافہ کرنے کے لئے ہم کچھ اہم فارمولے نقل کریں گے، انشاءاللہ ان فارمولوں سے عام اور خاص قارئین کو زبردست فائدہ پہنچے گا اور ان کے بے شمار مسائل حل ہوں گے۔

کلمہ طیبہ کے دونوں نقش، نقش حرفی بھی اور نقش عددی بھی مختلف مسائل میں مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے، اس کا نقش عددی اگر کوئی شخص دشمن کو تین دن تک پلائے تو اس کا دشمن صلح اور دوستی کی طرف راغب ہوجائے، اگر کوئی شخص دوران جنگ یا دوران مقدمہ ایک بازو پر نقش حرفی اور ایک بازو پر نقش عددی باندھ کر میدان میں یا عدالت میں جائے تو اللہ کے فضل وکرم سے وہ سرخرو ہوکر لوٹے اور دشمن سرنگوں ہو۔

اگر کوئی شخص کاغذ کے ایک طرف نقش حرفی اور کاغذ کے دوسری طرف نقش عددی لکھ کر اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے کسی دکان میں لٹکادے تو دکان میں خوب خیروبرکت ہو اور دکان خوب چلے۔

جو شخص یہ چاہے کہ اس کو خواب میں سرکار دوعالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ چالیس عدد نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر اکتالیس دن تک دریا میں ڈالے، انشاءاللہ اسی دوران یا بہت جلدی زیارت سے مشرف ہوگا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ روزانہ بستر پر خوشبو لگا کر سوئے اور سوتے وقت ایک سو مرتبہ روزانہ درود شریف بھی پڑھنا ہے۔ یہ دونوں نقش حصول روزگار کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوتے ہیں، جس شخص کو روزگار کی تلاش ہو اس کو چاہئے کہ روزانہ ایک عدد نقش حرفی اور ایک عدد نقش عددی لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر ۴۱ دن تک دریا میں ڈالے اس کے بعد دائیں بازو پر نقش حرفی اور بائیں بازو پر نقش عددی لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے باندھ لے، انشاءاللہ بہت جلد روزگار ملے گا۔

مریضوں کے لئے بھی کلمہ طیبہ کے نقش سودمند ثابت ہوتے ہیں، نقش عددی کو مریض کے گلے میں ڈالنا چاہئے اور نقش حرفی کو چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے لکھ کر پانی سے دھوکر پلانا چاہئے کم سے کم ۷ دن تک ۷ نقش، اور زیادہ سے زیادہ ۴۰ دن تک ۴۰ نقش پلانے چاہئیں، انشاءاللہ مرض کیسا بھی ہو اس سے نجات حاصل ہوگی۔

جن گھروں کے اندر نحوست سی محسوس ہو یعنی گھر میں ایک طرح کی بے رونقی سی ہو ان دونوں نقش کو گھر میں لٹکانا چاہئے، نقش حرفی کو دائیں دیوار پر اور نقش عددی کو بائیں دیوار پر کالے کپڑے میں پیک کرکے لٹکانا چاہئے، عین دروازے سے گھر میں داخل ہوتے وقت دیواروں کے دائیں بائیں کا اندازہ کرلیں۔

کم سن بچوں کے لئے اگر وہ ضد کرتے ہوں بات بات پر روتے ہوں، نقش عددی کو کالے کپڑے میں پیک کرکے ان کے گلے میں ڈال دینا چاہئے۔ اس نقش کی برکت سے ان کا رونا دھونا اور ضد کرنا موقوف ہوگا۔

نقش حرفی یہ ہے۔

۷۸۶

لَا	الله	اِلَّا	اللّٰہ
الله	اِلَّا	اللّٰہ	محمّد
اِلَّا	اللّٰہ	محمّد	رسول
اللّٰہ	محمّد	رسول	اللّٰہ

نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۷	۱۶۱	۱۵۸	۱۵۴
۱۵۹	۱۵۳	۱۴۸	۱۶۰
۱۵۲	۱۵۶	۱۶۳	۱۴۹
۱۶۲	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۷

قسط نمبر: ۱۴

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

شوہر کی محبت حاصل کرنے کے لئے

قرآن حکیم کی اس آیت کو بارہ مرتبہ پڑھ کر کسی چینی یا مٹھائی پر دم کرکے عورت اپنے خاوند کو کھلادے۔ انشاءاللہ بیوی کی محبت میں شدت پیدا ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. وَ جَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ.

ایضاً

جو عورت ان کلمات کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گی اس کا شوہر اس سے شدید محبت کرے گا، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. بحق موسیٰ و عیسیٰ و بحق داؤد و بحق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بحق جبرائیل و میکائیل و عزرائیل و اسرافیل علیہم السلام فی قلب فلاں ابن فلاں حباً شدیداً،

تسخیر حکام وافسران کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ حکام اور افسران اس سے خوش رہیں اور اس کی درخواستوں پر فوراً متوجہ ہوں تو اس کو چاہئے کہ ان اسماءِ الٰہی کو ان اوقات میں اپنے معمولات میں شامل رکھے۔

نمازِ فجر کے بعد دوسو مرتبہ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم پڑھے۔

نمازِ ظہر کے بعد دوسو مرتبہ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْم پڑھے۔

نمازِ عصر کے بعد دوسو مرتبہ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم پڑھے۔

نمازِ مغرب کے بعد دوسو مرتبہ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْد پڑھے۔

نمازِ عشاء کے بعد دوسو مرتبہ ھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْر پڑھے۔

تسخیر خلائق کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ جہاں جائے اسکی عزت ہو، اور لوگ اس کے ساتھ محبت اور احترام سے پیش آئیں تو اس کو کلمہ طیبہ کا معمول بنانا چاہئے۔

نمازِ فجر کے بعد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ دس مرتبہ، نمازِ ظہر کے بعد بیس مرتبہ، نمازِ عصر کے بعد تیس مرتبہ، نماز مغرب کے بعد چالیس مرتبہ، نمازِ عشاء کے بعد پچاس مرتبہ اور وتروں کے بعد ساٹھ مرتبہ انشاءاللہ کچھ دنوں کے بعد اس عمل کا اثر ظاہر ہوگا۔

کسی بھی حاجت کی تکمیل کے لئے

یہ عمل حضرت بوقلندر شاہؒ سے منسوب ہے اور ہزاروں عاملوں اور بزرگوں نے اسے اختیار کرکے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس کلو میدہ، چالیس کلو گوشت بغیر ہڈی کا لے کر اس کو پکائیں اور میدے کی روٹیاں بنائیں اور کم سے کم چودہ نمازیوں کی اور زیادہ سے زیادہ

چالیس نمازیوں کی دعوت کریں۔ سالن میں باقی لوازمات بھی استعمال کریں۔ لیکن گوشت کی مقدار چالیس کلو رکھیں۔ کھانا کھلانے کے بعد دو رکعت نماز قضاءِ حاجت کے طور پر اس طرح پڑھیں کہ دونوں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔

نماز کے بعد ان بزرگوں کو ایصال ثواب کریں۔

شاہ شرف بوعلی قلندر شاہ، شاہ شرف یحییٰ منیری، شاہ احمد خاں، شاہ مبارک خاں، شاہ شہباز خاں۔ ایصال ثواب کرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد دس مرتبہ سورۂ فاتحہ، دس مرتبہ سورۂ الم نشرح اور دس مرتبہ آیت الکرسی اور دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں اور اس کا ثواب بھی مذکورہ بزرگوں کو پہنچادیں اور اپنی حاجت کی دعا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد حاجت پوری ہوگی۔

کھانے میں خیر و برکت کے لئے

تھوڑے سے پسے ہوئے نمک پر چالیس مرتبہ پڑھ کر کھانے میں ڈال دیں، انشاء اللہ اس قدر برکت ہوگی کہ بہت کم کھانا سب لوگوں کے لئے کافی ہوجائے گا۔ دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْغَنِیُّ الھادی الرزاق لا الہ الا اللّٰہ الکریم الواسع الوھابُ ذی الطولِ لا الہ الا اللّٰہ الجوّادُ المتفضِّلُ و صلی اللّٰہ علیہ سیدنا محمد و علیٰ آلہٖ و اصحابہ اجمعین.

جنات سے محفوظ رہنے کے لئے

یہ نقش اور طلسم جس کے پاس ہوگا جنات اس کے قریب نہیں آسکتے اور اس کو نقصان پہنچانے پر کبھی قادر نہیں ہوسکتے۔ اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں، یہ ایک طرح کا عہد نامہ ہے جو جنات اور ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

الواس طرطوس برقوس قبوس کھر دس جردس یعدوس سرکوس یلوس ملعونہ ام الصبیان عطروس۔ ح ع ۱۹ع ۱۶ ۸۹ ۱۱ ۱۱ ۷ وط ۹ ع ۱۱ ۱۱ ۷ ۱۸۱ ۱۰ ص ص ص ۱۱ ۱۱ مہ مہ مہ ب ۱۱م ول ما ۱۱سل او ۷ و ۲۲اح ودط واع و ۷ ۱۱ ۱۱ شے ۱۰۰۲ ۱۸ ۷ ۷ا وو ۱۶۱ ۱۰۰ ۱۱۰ وع و ۱۰۱ طط

طھطیل مھطھطیل لطھیطل لھطھطیل لھطھطیل

ف ✡	١١	٢س	ت ✡	١١١١ ط	✡ خ	ل ز
وذ	١١١١و	١١و	٢ش	ت ✡	١١١١	✡ خ
د ✡	وذ	ب ✡	١١ح	٢س	ت ✡	١١١١ظ
١١١ظ	✡	وز	ب ✡	١١١ح	٢ش	✡
ت ✡	١١١١ظ	✡ خ	وز	ب ✡	١١١ح	ت
س ✡	ب ✡	١١١١ظ	✡ خ	وذ	ت ✡	٢ش
١١١خ	ت	✡ ن	١١١١ظ	ح ✡	ود	١١١ح

کسی مقدمہ، مصیبت یا قید سے نجات کے لئے

اگر کسی مقدمہ میں مبتلا ہو یا کسی مصیبت و ذلت کا شکار ہو یا ناحق جیل میں ڈال دیا گیا ہو تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے۔ اس عمل کو صرف تین راتوں تک کرنا ہے۔ انشاء اللہ ہر مصیبت سے نجات ملے گی اور اگر جیل میں ہوگا تو جیل سے بھی رہائی نصیب ہوگی۔ یہ عمل سورۂ یوسف کا ہے۔ جن آیتوں کی نشاندہی کی جارہی ہے ان پر پہلے نشان لگا لینے چاہئیں تاکہ عمل کے دوران کوئی غلطی نہ ہو۔ عمل کی شروعات گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر کرے۔ اس

کے بعد تین مرتبہ یہ آیت پڑھے: لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفٌ رَحِیْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. اس کے بعد سورۂ یوسف کی تلاوت شروع کرے۔

پہلی آیت کو مبین تک گیارہ مرتبہ پڑھیں: جب وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ پر پہنچے تو اس کو گیارہ مرتبہ پڑھے، جب وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ پر پہنچے تو اس آیت کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد جب اس آیت پر پہنچے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْنَا وَ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ تو گیارہ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ کو گیارہ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد جب اس آیت پر پہنچے اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تو اس کو گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد جب اس آیت پر پہنچے فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ تو اس کو گیارہ مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد جب اس آیت پر پہنچے فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ پر پہنچے تو اس کو گیارہ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد جب اس آیت پر پہنچے قَالَ اللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ تو گیارہ مرتبہ پڑھیں اس کے بعد اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد جب اس آیت پر پہنچے وَ اِنَّہٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰہُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ تو اس کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھے، جب اس آیت پر پہنچے وَ فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ تو اس کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد جب اس آیت پر پہنچے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ تو اس کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد جب وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ تک پہنچے تو اس کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھے، پھر اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد جب اس آیت پر پہنچے اِنَّہٗ لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ پر پہنچے تو اس کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد جب یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ پر پہنچے تو اس کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد جب اس آیت پر پہنچے اِنِّیْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ تو اس کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد جب یہاں پہنچے اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ اس کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد سورۂ ختم کرکے گیارہ مرتبہ پڑھے یالطیفُ اُلْطُفْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ بِاَوْلَادِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ پڑھے اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ اس کے بعد اس آیت کو پھر تین مرتبہ پڑھے لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ سے عَظِیْم تک۔ آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر مصائب سے نجات کی اور قید و بند اور جیل سے رہائی کی دعا کرے۔ اس عمل کو لگاتار تین راتوں تک مغرب کے بعد یا عشاء کے بعد کرے۔ اللہ کی رحمت جوش میں آجائے گی اور ہر طرح کی آفت سے نجات بہت جلد مل جائے گی۔

بدخوابی سے نجات کے لئے

اگر کسی کو برے اور ڈراؤنے خواب نظر آتے ہوں تو رات کو بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرکے سوئے، اس دعا کو پڑھ کر دوسرں پر دم کیا جاسکتا ہے۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم یاحکیمُ یا کریمُ یا حافظُ یاحفیظُ یاناصر یانصیرُ یارقیبُ یاوکیلُ یااللہ یااللہ یااللہ بحق کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ.

کیمیاگر بننے کے لئے

کچھ لوگوں کو شوق ہوتا ہے کہ انہیں کیمیا بنانی آجائے تاکہ وہ دولت مند بن جائیں اور خود بھی عیش کریں اور دوسروں کی بھی دل کھول کر مدد کرسکیں۔ ایسے لوگوں کے لئے بزرگوں کا یہ عطیہ روحانی عملیات کی کتابوں میں درج ہے۔ مفتاح الارواح کے قارئین کے لئے یہ عطیہ پیش کیا جاتا ہے۔ ایمان و یقین کے ساتھ اس عمل کو انجام دیں۔ انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔ اس عمل پر قابو پانے کے بعد مسلسل چالیس روزے رکھنے ہوں گے اور اس دوران ہر قسم کے گوشت، انڈے اور مچھلی سے مکمل پرہیز رہے گا۔ افطار بالکل معمولی روزی سے کرے۔ عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سات سات مرتبہ ان سورتوں کی تلاوت کرے، سورہ شمس، سورۂ واللیل، سورۂ ضحی، سورۂ الم نشرح اور سات مرتبہ یہ آیت پڑھے: قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ

اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ. اس کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَ تَسْخِیْرُكَ لِكُلِّ شَیْءٍ یَا اَحَدُ یَاصَمَدُ یَا وِتْرُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَنْ تَعَلَّیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَسْخَرْ لِیْ الْعِلْمَ الَّذِیْ سَتَرْتَهٗ عَلٰی كَثِیْرٍ مِنْ خَلْقِكَ وَ اَكْرَمْتُ بِهٖ كَثِیْرًا مِنْ عِبَادِكَ یَا كَافِیْ یَا غَنِیُّ یَامُغْنِیْ یَا فَتَاحُ یَا هَادِیُ وَ اَغْنِیْ بِهٖ عَمَّنْ سِوَاكَ اِنَّكَ مَالِكَ الْمُلْكِ وَ بِیَدِكَ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ختم کردے۔ انشاء اللہ چالیس روز پورے ہونے پر یا درمیان میں کوئی فرشتہ حاضر ہوگا جو کیمیا کا علم سکھادے گا۔ اس کے بعد خوش نصیبی کی راہیں کھل جائیں گی، اس عمل کی ہر شخص کو اجازت ہے لیکن عمل سے پہلے اپنی روزی کو حلال کرلیں اور چالیس دن کے روزے متواتر رکھنے کی ٹھان لیں اور دورانِ عمل مذکورہ پرہیز کا اہتمام رکھیں۔

دفینے کا سراغ

سرخ رنگ کے ریشمی کپڑے پر کالی روشنائی سے یہ نقش لکھ کر سفید رنگ کے مرغ کی گردن میں باندھ کر اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، نقش کے چاروں طرف قرآن حکیم کی آیت بھی لکھ دے، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ جا کر کھڑا ہوجائے گا جس جگہ خزانہ موجود ہوگا۔ مرغ وہاں جا کر تین بار اذان بھی دے گا اور پنجوں سے کریدے گا بھی، جس وقت مرغ کو چھوڑ دیں اس وقت آہستہ آہستہ دعا بھی پڑھتے رہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الآ لیعبد اللّٰہ الذی

ش	ی	ن
ی	ن	ش
ن	ش	ی

دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا شَاكِرُ یَاشَكُوْرُ یَاشَهِیْدُ یَاشَدِیْدُ بِمَا اَوْدَعْوَتَهٗ حرف الشین من الاسرار المخزونِ والانوار المكنونَةِ اَنْ تَسْخَرْ لِیْ مَلَآئِكَةَ الْكِرَامَ خُدَّامِ هذا الحروفِ انكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیر۔

دشمن کی زبان بندی کے لئے

اگر کوئی دشمن الزام تراشی کرتا ہو اور کسی طرح اپنی حرکتوں سے باز نہ آتا ہو تو ہرن کی جھلی پر یہ تعویذ لکھ کر اپنی ٹوپی میں رکھ کر اور تعویذ کے نیچے دشمن کا نام مع والدہ لکھ لے۔ انشاء اللہ دشمن ایک حرف ناروا زبان سے نہیں نکالے گا۔

پہلے طلسم یہ ہے: وح۷۸۸اااط اعد۶۸اااالاء اا اا ااااعدا ا ۸۸ ھ لاع اااان کان۲۱ح اا

پھر یہ کلمات لکھیں: اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غَالِبُوْنَ وَ عَلَی اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ. اقبل یا فلان ابن فلان (یہاں دشمن کا نام لکھیں) قبل الخطیب علی الجند السطلان علی العسكرِ عقدت لبیان مِنْ مُخاصِمه و لسان كُلّ ناطقٍ لَایَتَكَلَّمُوْنَ فی حاصل كتابی هذا الّا بخیرٍ اَوْ صُمٌّ صُمٌّ صُمٌّ بُكْمٌ بُكْمٌ عُمْیٌ عُمْیٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ. جَعَلْتُ حامِلَ

كتابی هذا مؤیِّدٌ غفورٌ علٰی كُلِّ اَحَدٍ كَمَا نَصَرَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ محمدٌ صلی اللّٰه علیه وسلم بِالْمَلٰئِكَةِ و جبرئیلُ عن یمینه و میكائیلِ عن شماله و اسرافیلُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ و اسماءُ اللّٰهُ مُحِیْطَهٗ بِهٖ شاهت الوجوه وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ مَاهَتْ باهَتْ تَاهَتْ تحت الطلاما محلاً ۱۔ لَا اَقْبِلْ تَاجِیاً منصوراً مؤداً بالواحِدِ الْاَحَدِ الفردِ الصمدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.

دفع رجعت کے لئے

اگر کوئی شخص رجعت کا شکار ہوگیا ہو یعنی اس کا عمل الٹ گیا ہو اور اس وجہ سے اس کا دماغ تقریباً خراب ہوگیا ہو یا اس کو اپنے تمام کاموں میں ناکامی اور مایوسی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہو تو اس کے لئے مندرجہ درود انتہائی موثر ثابت ہوگا۔ اگر وہ اپنے ہوش میں نہیں ہے تو کوئی دوسرا شخص یہ درود ۱۳۵ مرتبہ اس پر دم کرسکتا ہے۔ لیکن اگر وہ ہوش میں ہو تو اس کو خود ہی یہ عمل کرنا چاہئے ۱۳۵ مرتبہ عشاء کے بعد یہ درود شریف پڑھنا چاہئے اور اپنے سینے پر دم کرنا چاہئے اور اس عمل کو چالیس راتوں تک جاری رکھنا چاہئے۔ انشاء اللہ رجعت سے نجات ملے گی۔ درود یہ ہے: بسم اللّٰه الرحمن الرحیم. اللهم صلِّ علیٰ مُحمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْمخلوقَاتِ اللّٰهُم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اشجار الموجودات اللهم صلِّ علی محمدٍ بِعَدَدِ حروف اللوحی واللّامات اللهم صلّ علیٰ محاذ بِعَدَدِ سَوَاكِنِ الارْضین والسمٰوٰت اللهم صل علیٰ محمدٌ بِعَدَدِ ما خَلَق بِالْمَدیات والنِّهَایات من المعدومات والموجوداتِ من اوّل اذلهٖ وَ اَوْسَطِ حَشْرِهٖ وَ اخِرِ بَقَائِهٖ برحمتك یا ارحم الراحمین.

استقرار حمل کے لئے

اگر کسی عورت کے حمل قرار نہ پاتا ہو تو اس نقش کو ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد سرخ روشنی سے لکھ کر سرخ کپڑے میں پیک کرکے عورت کے گلے میں ڈال دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاحافظ ۲۷۲۸	یامصور ۲۷۴۱	یاحی ۲۷۳۸	یاقیوم ۲۷۳۵
یاقیوم ۲۷۳۹	یاحی ۲۷۳۴	یامصور ۲۷۲۹	یاحافظ ۲۷۴۰
یامصور ۲۷۳۳	یاحافظ ۲۷۳۶	یاقیوم ۲۷۴۳	یاحی ۲۷۳۰
یاحی ۲۷۴۲	یاقیوم ۲۷۳۱	یاحافظ ۲۷۳۲	یامصور ۲۷۳۷

اور دس نقش عورت کو پلائے جائیں گلاب و زعفران سے نقش لکھے جائیں اور ایک نقش کا پانی بوتل میں ڈال کر اس کا پانی تین دن تک دن میں دو بار صبح و شام پلایا جائے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۱۲	۱۳۰۵	۱۳۱۰
۱۳۰۷	۱۳۰۹	۱۳۱۱
۱۳۰۸	۱۳۱۳	۱۳۰۶

☆☆☆

زوداثر نقش

بے شک قرآن کریم فرقان حمید ہی سفر زندگی میں اس راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا، صحیح، ہموار اور مستحکم ہے اس میں ہر مرض کا علاج بھی ہے اور ہر ایک غم کا مداوا بھی بلکہ ہر مشکل کا حل بھی موجود ہے۔ اس میں وہ سب کچھ ملے گا جس کی آپ کو تلاش اور جستجو ہے اور آرزو کرتے ہیں۔ یوں تو قرآن کریم کا ہر ایک لفظ قابل احترام ہے اور اہم بھی اس لئے ہم نے ''سورۂ شوریٰ'' جو کہ قرآن کریم میں سپارہ نمبر: ۲۵ میں واقع ہے، ترتیب کے اعتبار سے ۴۲ ویں سورہ ہے۔ ہم نے ''سورۂ شوریٰ'' کی آیات کے مجموعے اعداد سے چند ''نقوش'' ترتیب دیئے ہیں اور ان کو تیار کرنے تحریر اور استعمال میں لانے کی ہر پڑھنے والے کو عام اجازت ہے۔ ہمارا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی اور لوگوں کی بھلائی کے سوا کچھ نہیں، بس اتنا کیجئے کہ جو اوقات تحریر کئے گئے ان کا خیال کیجئے اور تمام نقوش زعفران اور عرق گلاب کے محلول سے تحریر کریں اور مکمل یقین اعتقاد کے ساتھ تحریر کریں کام میں لائیں تو یقیناً ناکامی نہیں ہوگی اور جس مقصد کے لئے لکھا گیا ہوگا اللہ کے فضل سے کامیاب اور کامران ہوں گے۔

بے روزگاری سے نجات

بے روزگار خواتین و حضرات اپنے مقصد کے لئے اس نقش کو کسی بھی سوموار، پیر کے روز پہلی ساعت یعنی سورج طلوع ہونے کے پہلے گھنٹے میں تیار کریں اور پاس رکھیں، نقش آتشی چال سے مرتب ہوگا۔

۷۸۶

۱۰۳۰	۱۰۲۳	۱۰۲۸
۱۰۲۵	۱۰۲۷	۱۰۲۹
۱۰۲۶	۱۰۳۱	۱۰۲۴

چال

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۶
۴	۹	۲

جو لوگ تنگ دست ہوں اس نقش کو منگل کی ۲۲ ویں ساعت میں یعنی بدھ کے دن سورج طلوع ہونے سے تقریباً دو گھنٹے قبل تحریر کریں، پاس رکھیں پھر کرشمہ قدرت دیکھیں، چال جاری ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۳	۳۲۸	۳۱۷	۳۱۸
۳۲۱	۳۱۴	۳۲۷	۳۲۴
۳۲۶	۳۲۵	۳۲۰	۳۱۵
۳۱۶	۳۱۹	۳۲۲	۳۲۹

چال

۷۸۶

۱۰	۱۵	۴	۵
۸	۱	۱۴	۱۱
۱۳	۱۲	۴	۲
۳	۶	۹	۱۶

ایسے بے اولاد خواتین حضرات جو اولاد کی نعمت کی تمنا رکھتے ہیں انہیں چاہئے کہ میاں بیوی نقش تحریر کرنے والے دن یعنی منگل کی ۲۲ ویں ساعت بدھ کی صبح سحر سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل غیر استعمال شدہ پلیٹ پر تحریر کر کے رکھ لیں اور پانی سے دھونے کے بعد مغرب کے بعد پئیں یا پلائیں اور پھر مصروف ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ قدرت خدا کا نظارہ دیکھیں۔ نقش چال کے مطابق تحریر کریں، نقش لکھنے والے دن روزہ رکھیں اور نقش کے دھوئے پانی سے افطار کریں۔

۷۸۶

۱۷۴۱	۱۷۴۷	۱۷۴۶
۱۷۴۹	۱۷۴۵	۱۷۴۰
۱۷۴۴	۱۷۴۲	۱۷۴۸

چال

٧٨٦

٦	٧	٢
١	٥	٩
٨	٣	٤

عمل برائے زبان بندی

اگر محلہ یا دفتر میں آپ کے خلاف بہت سے حاسد یا چغل خور ہوں اور آپ ان کے شر سے ہمہ وقت پریشان رہتے ہوں اور اس امر کے خواہش مند ہوں کہ ان کے شر سے آپ محفوظ رہیں۔ قمر در عقرب یا گرہن میں سفید کاغذ پر سیاہ روشنائی سے حروف صوامت (اج در س ص ط ع ک ل م و ھ) لوح مخمس میں تیار کر کے خانہ تاریک میں کسی سنگ گراں کے نیچے رکھ دیں، آپ کے ان تمام مخالفین کی آپ کے حق میں زبان بند ہو جائے گی اور وہ آپ کے خلاف نہ تو منصوبہ سازی کر سکیں گے اور نہ ہی تحریری طور پر آپ کی مخالفت کریں گے، اس طرح آپ ان کے شر سے محفوظ ہو جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔ رفتار نقش

٧٨٦

١	٢٥	١٩	١٣	٧
١٤	٨	٢	٢١	٢٠
٢٢	١٦	١٥	٩	٣
١٠	٤	٢٣	١٧	١١
١٨	١٢	٦	٥	٢٤

نقش

ا	و	ص	ھ	ط
اا	ع	ح	ع	ط
ک	د	ھ	ک	د
ل	ر	ل	ر	م
س	و	ص	س	م

کان کا درد

سورۂ فلک تین مرتبہ پڑھ کر پانی یا دودھ میں دم کر کے پلائیں، شفا ہوگی۔

دیگر : اگر کان میں ہرج یا کم سنتا ہو تو بادام کے تیل یا کسی اور چیز کے تیل پر اول و آخر ٣٠٣ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ٥ مرتبہ یَا سَمِیْعُ پڑھ کر دم کر کے کان میں ڈالا کریں۔

جادو سے محفوظ رہنے کے لئے

سات مختلف کنوؤں کا پانی لیں یا بارش کا پانی لیں، اگر آب زمزم مل جائے تو نورٌ علیٰ نور ہے، جب پانی کا انتظام ہو جائے تو مندرجہ ذیل وظیفہ پانی پر پڑھ کر دم کریں، گیارہ دن تک اس وظیفہ کو کریں اور ہر روز صبح نہار منہ مریض کو پلائیں، انشاء اللہ تعالیٰ مریض کو ہر قسم کی بیماری سحر و آسیب سے نجات حاصل ہوگی، یہ وظیفہ بارہا کا آزمودہ ہے۔

وظیفہ یہ ہے: اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار، آیت الکرسی ٤١ بار، سورۃ الکافرون گیارہ بار، سورۂ اخلاص گیارہ بار، سورۂ الفلق گیارہ بار، سورۂ الناس گیارہ بار، سورۂ الفاتحہ ٤١ بار۔ یہ تمام وظائف پڑھ کر پانی پر دم کریں۔

☆☆☆☆

روشن مستقبل کے لئے نام کا انتخاب

سید تنویر حیدر نقوی
(ایم اے، راولپنڈی)

ہمارا یہ کوشش ہوگی کہ روایتی انداز سے ہٹ کر تمہیدی منازل کو مختصر ترین کرتے ہوئے قارئین کے علم میں ایک ایسا اضافہ کیا جائے جس پر عمل کرتے ہوئے آپ اپنے نونہالوں کو مستقبل کے عملی مصائب و آلام سے نجات دلانے کے لئے اذان و اقامت کے بعد ایک گوہر نایاب عطا کرنے کا باعث بن جائیں جس کے ثمرات سے مستقبل میں جہاں بچہ آرام و آسائش کی ممکنہ راہ پر گامزن ہوگا وہاں فطرتاً والدین کو بھی راحت و سکون ضرور میسر آئے گا۔

زندگی کیا ہے؟ عناصر میں ظہور و ترتیب
موت کیا ہے؟ انہیں اجزاء کا پریشان ہونا

موضوع کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے نجوم، جفر، رمل، اعداد کے خصوصی لمبے چوڑے تضاداتی امور سے بچتے ہوئے صرف سادہ ایسا کلیہ پیش کرنے کی کوشش ہے کہ جس کو صاحبان علم بھی اکثر نظر انداز کر جاتے ہیں۔ ان کی نگاہ صرف "نام کے حرف اول تک مرکوز رہتی ہے جبکہ عملی زندگی میں حروف کے اور اعداد کے باطنی تضادات ایک پرسکون زندگی کو جہنم کی دہکتی بھٹی بنانے کا موجب بن جاتے ہیں اور ان تضادات کے اثرات سے انسان بے چینی و بے کلی میں تڑپ تڑپ کرنا کامیوں اور ناامیدیوں کا سامنا کرتا رہتا ہے اور اس کا حل ممکن نظر نہیں آتا۔ اگر مندرجہ ذیل امور پر معمولی توجہ دیدی جائے تو روز اول ہی سے مخالف قوتوں کو زیر کر کے حتی الامکان پرسکون زندگی کا سامان میسر کیا جا سکتا ہے۔ ان امور کی نشان دہی درج ذیل ہے۔

نومولود کی پیدائش پر والدین کا اول فرض ہے کہ بچہ کی درست وقت پیدائش، دن، مہینہ اور سال فوری طور پر ذاتی ڈائری میں نوٹ کر لیں۔ پھر مندرجہ ذیل امور پر عمل کر کے نام کا تعین کر لیں۔

١- وقت کو نظر انداز کرتے ہوئے دن، مہینہ، سال کا مفرد عدد حاصل کیا جائے۔

٢- اس مفرد عدد کے حاصل کرنے کے بعد "ذیل ابجد قمری جدول ہم رتبہ" میں یہ دیکھیں کہ اس مفرد عدد کا ابجد میں حرف کیا بنتا ہے۔ اس سے (سرنامہ نام) کے حروف کا انتخاب کریں۔

ابجد قمری جدول ہم رتبہ

اعداد مفرد	١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩
ہم رتبہ	ای ق غ	ب ک ر	ج ل ش	د م ت	ه ن ث	و س خ	ز ع ذ	ح ف ض	ط ص ظ

٣- سرنامہ نام کے حرف کے تعین کے بعد جدول عنصری یعنی آگ، ہوا، پانی، مٹی میں یہ دیکھیں کہ یہ لفظ کس "عنصر" سے تعلق رکھتا ہے۔ نام میں اسی اوّل دوست عنصر کے حروف گویا ایک عنصر کے ٧ حروف ہیں، اس طرح ١٤ حروف میں سے نام میں زیادہ سے زیادہ حروف لیں۔ نیز خصوصیت حروف سے نام کے کلیدی حصے جتنے بھی ہوں لازمی انہی ١٤ حروف سے ہوں۔

جدول عنصری

									سمتیں
درجہ اوّل دوست	حروف آتشی (آگ)	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ	مشرق
	حروف بادی (ہوا)	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض	شمال
درجہ اوّل دوست	حروف آبی (پانی)	ج	ز	س	ک	ق	ث	ظ	جنوب
	حروف خاکی (مٹی)	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ	مغرب

☆ آتش و باد میں موافقت ہے۔ ☆ خاک و آب میں دوستی ہے۔

☆ آتش و آب میں مخالفت ہے۔ ☆ باد و خاک میں دشمنی ہے۔

٤- خالص نام کے جتنے بھی حروف ہوں ان کی تعداد بھی مفرد تاریخ پیدائش سے مطابقت رکھتی ہو یا کم سے کم تعداد "دوست اعداد" میں سے ہو۔

دوست اعداد کی لسٹ درج ذیل ہے۔

مفرد اعداد کے دوست عدد

مفرد اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
دوست عدد	۲ ۳ ۵	۱ ۴	۱ ۲ ۵	۱ ۶ ۸ ۹	۱ ۲ ۳	۷ ۴ ۸ ۹	۶ ۴ ۸ ۹	۷ ۶ ۴ ۹	۷ ۲ ۸

۵- نام کے انتخاب کے بعد ''سرنہ نام'' کے حروف کو عنصری لسٹ میں دیکھیں کہ کس سمت سے تعلق رکھتی ہے۔ عملی زندگی میں گمام اہم ترین امور میں کامیابی کے لئے اس سمت یا دست عنصر کی سمت میں کاوشیں، ممالک، شہر، ترقیاں، سکون وراحت عطا کریں گی۔ نیز بچوں کی شادیوں کی کامیابی اور ناکامی کا تجزیہ بھی اس سے کیا جاسکتا ہے۔

اب ایک عملی مثال کے ذریعے مزید وضاحت کرتا ہوں تاکہ ہر شخص آسانی سے عمل کرسکے۔

(۱) بالفرض ایک بچہ ۱۵/۷/۲۰۰۳ء کو پیدا ہوا ۹=۳+۲+۷+۵+۱ ''نو'' کا مفرد حاصل ہوا۔

۲- دوسرے مرحلے میں جدول ہم رتبہ میں عدد ۹ کے حروف دیکھے تو حروف ط، ص، ظ حاصل ہوئے۔ بس ''سرنامہ نام'' کا اول حرف ان تین حروف سے کوئی سا لے لیں۔ مثلاً طاہر ایک نام تجویز کیا گیا۔

۳- تیسرے مرحلے میں جدول عنصری میں دیکھا کہ ''سرنامہ نام'' آتشی، بادی، آبی، خاکی کس عنصر سے تعلق رکھتا ہے یعنی طاہر نام کا حرف 'ط' آتشی صفت یعنی آگ، روشنی سے نسبت رکھتا ہے۔ بس اب ایسی کوشش کریں کہ ''ط'' سے ایسا نام جس میں اکثریت آتشی حروف کی ہو یا دوست عنصر بادی حروف کی ہو جیسے طاہر میں ط، الف، ہ ایک ہی عنصر کے ہیں استعمال ہیں۔

۴- پھر نام کے مکمل کرنے کے لئے جتنے بھی حصے بنتے ہیں ان سب کا سرنامہ یعنی پہلا حرف لازمی انہی ۱۴ حروف سے ہو۔ مثلاً طاہر اقبال میں حروف ط اور الف دونوں آتشی تاثیر رکھتے ہیں

۵- خالص نام کے جتنے بھی حروف ہوں ان کی تعداد بھی مفرد عدد ۹ ہو تو بہترین ہے۔ ورنہ اتنے اعداد حروف ہوں جن کی ۹ سے دوستی ہے جیسے طاہر اقبال کے حروف بھی ۹ ہی ہیں۔ اس کے دوست اعداد ۲، ۷، ۸ بھی ہیں۔ مفرد میں طاہر مہدی میں کل حروف ۸ بنتے ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہیں۔ پس طاہر قبال نامی شخص کے نام میں صرف مجموعی ق کا ایک لفظ مخالف ہے جبکہ طاہر مہدی میں کل کے کل اعداد و حروف ترقی وخوش حالی کی نشاندہی کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا مثال میں ۱۵/۷/۲۰۰۳ء کو پیدا ہونے والے مولود کا مفرد عدد ۹، نام سید طاہر اقبال زیدی یا سید طاہر مہدی نقوی کی عملی زندگی میں مشرق اور شمال کی سمتوں کو اہمیت حاصل ہے۔ پس ان ناموں والے افراد کو بیرون ملک مشرق شمال کے ممالک معاون و مددگار ہوں گے نیز رہائش، کاروبار، نوکری، کارخانہ یا نجی ملکیت و دوست بنانے میں انہی سمتوں ۹، ۸، ۷، ۲ اعداد کے حامل ادارے یا لوگ یا آتشی و بادی تاثیر کے ۱۴ حروف والے افراد انتہائی مفید ترین ثابت ہوں گے۔

ناموافق کی ایک مثال زاہدہ اختر ہیں۔ پہلا حرف ''ز'' آبی ہے، دوسرا ''الف'' آتشی ہے۔ دونوں مخالف دشمن ہیں۔ کل حروف نام ۹ ہیں۔ آتشی وبادی ۵ اور مخالف خاکی + آبی گروپ کے ۴ سخت ترین زندگی بسر کررہی ہیں۔

ہر ماہ کی پیدائش سے نگینوں کا تعلق

ماہ	نگینہ	ماہ	نگینہ
جنوری	یاقوت، لعل، عقیق سرخ	جولائی	یاقوت، عقیق یمنی
فروری	نیلم، لاجورد، حجر القمر	اگست	مونگا، یاقوت
مارچ	فیروزہ	ستمبر	نیلم، یاقوت
اپریل	ہیرا، نیلم، یاقوت	اکتوبر	اوپل، در نجف، زبرجد
مئی	زمرد، عقیق، یمنی	نومبر	پکھراج، زبرجد
جون	موتی، زمرد	دسمبر	لاجورد، یاقوت

ستاروں کے ایام ہفتہ سے تعلق

ہفتہ : کا تعلق زحل سے ہے۔ برائے عمل تفریق وجدائی۔

اتوار : کا تعلق شمس سے ہے۔ برائے محبت وبدوح۔

پیر : کا تعلق قمر سے ہے۔ برائے زبان بندی وابطال سحر۔

منگل : مریخ سے منسوب ہے۔ برائے دفع دشمن وسحر وجادو۔

بدھ : کا تعلق عطارد سے ہے۔ عقد اللسان اور دشمن کو آوردہ کرنے کے لئے۔

جمعرات : مشتری سے تعلق ہے۔ طلاب ومطلوب میں محبت پیدا کرنے کے لئے۔

جمعہ : کا تعلق زہرہ سے ہے۔ عزت، رغبت دلانے، بستہ امور کو کھولنے اور توسل امام عصر کے لئے۔

اعضائے جسمانی کی داستان

گردن : دراز گردن دلیل نیک نیتی ونیک بختی کی ہے، اگر اس کے برعکس ہو تو مزاج نہایت جبر اور بختی ہو جس کی گردن صراحی دار ہوتی ہے تمام رعیت اس کی فرماں بردار ہوتی ہے، جس کی گردن مثل گائے کے ہو وہ امیر ہو، لشکر ہو، گردن مثل شیر کے علامت حکوم کی اور گردن مثل ماہی دلیل عسرت کی ہے، گردن کوتاہ مکر وخیانت اور گردن لمبی اور باریک دلیل نامردی اور حماقت کی ہے، گردن متوسط دلیل صدق وصفا وتدبیر کی ہے، گردن پر ایک خط ہو تو وہ درازی عمر وہنر کا پتہ دیتا ہے۔ اگر گردن پر تین خط ہوں تو نشان دولت مندی کا ہے۔

حلق : حلق پر گوشت ہونا دولت مندی کی نشانی ہے۔ حلق کم گوشت لمبا ہونا علامت خوش لحانی کی ہے۔

شانہ : جس کے شانے لاغر ہوں وہ بہادر ہوگا، جس کے شانے چوڑے ہوں وہ احمق ہوگا، جس کے شانے متوسط ہوں وہ اچھا ہوگا۔

بغل و بازو : بازو دراز، بغل پر گوشت، نشان نیک بختی وزیادتی روزی، بازو چھوٹے اور بغل خشک علامت بددیانتی کی ہے۔

سینہ : سینہ چوڑا اور پر گوشت نشان نیکی، سینہ تنگ وتہی علامت نحوست وبدبختی، میانہ کشادہ پر بال دلیل حصول علم وعرفاں ہے، سینہ بلند اور چوڑا بلند اقبال ہونے کا نشان ہے۔ سینہ پشت ہونا دلیل افلاس ومحتاجی ہے۔

ناف : عمیق اور پر گوشت ہونا اقبال کی نشانی اور موجب زیادہ کا سوال ہے، ناف عمیق اور کم وشت دلیل افلاس ہے، ناف کلاں اور گول بہت بہتر مانی گئی ہے، اس کے خلاف بری ہے۔

پستان : سینہ پر ہردو پستان بڑے دلیل دولت مالداری اور ایک پستان کلاں اور یک خورد نشان بدبختی ہے۔

شکم : پیٹ بڑا دلیل حماقت، متوسط دلیل عقلمندی، جس کے دو خط ہوں وہ عورتوں سے بہت رغبت رکھے اور جس کے تین خط ہوں وہ عقیل اور ذی علم ہوگا، جس کے پیٹ پر کوئی خط نہ ہو وہ صاحب اقبال ہوگا۔

پشت : پیٹھ چوڑی دلیل قوت، غضب وتکبر اور پیٹھ خم دار دلیل بداخلاقی، پیٹھ لمبی نشان نحوست، پیٹھ متوسط دلیل نیکی کی ہے۔

کمر : کمر باریک مثل چیتے کے علامت سرداری ودولت کی ہے، کمر موٹی زیادتی اولاد کی علامت ہے، کمر مثل گھوڑے کے ہونا باعث محنت و مشقت اور پریشانی کی نشانی ہے۔

دست : ہاتھ مثل شاخ درخت کے ہونا دلیل پہلوانی ہے۔ ہاتھ لمبے ہونا حماقت کی نشانی ہے، جس کے ہاتھ متوسط ہوتے ہیں وہ نہایت عقیل ہوتا ہے، جس کے ہاتھ چھوٹے ہوتے ہیں وہ بخیل اور کنجوس ہوتا ہے۔

ران : ران مانند ہرن دلیل مملکت وزیادتی مال ہے، ران پر گوشت ہونا موجب زیادتی عیش اولاد ومال ہے اور ران مثل سور کے سبب پریشانی و موجب حیرانی ہے، جس شخص کی ران اور پنڈلی پر بال بکثرت ہوں اس کو پیادہ چلنے کی مشقت رہے اور تنگ دست ہو۔

ساق : ٹخنے کا بڑا ہونا دلیل کمال صداقت ہے، چھوٹا ہونا ٹخنے کا علامت بدگوئی رنج والم ہے۔

پنڈلی : پنڈلی لمبی دلیل غرور وبغض، ایڑی کوتاہ دلیل شجاعت و مردانگی ہے۔

چھوٹی اور ملائم نشانی دولت مندی، ایڑی بڑی علامت مفلسی، ایڑی پر گوشت وچوڑی علامت وزدی ہے۔

پشت پا : بلند وکم ہونا علامت نیک بختی ومبارکی ہے۔ پشت پا تنگ ہونا دلیل تباہی وخواری کی ہے، پشت پا لمبی وفربہ دلیل اقبال ہے۔

انگشت پا : گندہ لج اور چھوٹی نشانی افلاس وجانکاہی ہے، جس کی انگوٹھے کے بعد عالی انگلی انگوٹھے سے بڑی ہو اس کی دوسری شادی ہو، جس آدمی کے پیر کی انگلیاں لمبی ہوں وہ تیز فہم ہوگا، اگر چھوٹی ہوں دلیل کم فہمی کی ہوگی، انگلیاں کف پا کے برابر اپنے قرینے پر ملتی ہوئی نشان نیکی و خوبی کا ہے۔ انگلیاں متفرق ہونا یعنی ان کو ہلانے پر درمیان میں سوراخ رہیں تو پریشانی کی علامت ہے۔ جس کی انگلیاں بہت چوڑی اور لمبی ہوں وہ سیاحت بہت کرے یعنی ملکوں ملکوں کا سفر کرے۔

ناخن پا : زرد سیاہ عیب وسرخ وصاف دلیل ہنر کی ہے۔

کف پا : اگر تلوے پر خطوط نہ ہوں تو اس کو عمر بھر سواری نصیب نہ ہو، کف پا سرخ ونرم نشان عقل ودولت کا ہے۔

انگشتان دست : ہاتھوں کی لمبی انگلیاں طویل عمر کو ظاہر کرتی ہیں اور باریک ونرم نیک بختی کی نشانی ہیں، ہاتھ کی انگلیاں ملانے سے ان میں چوڑے چھید دکھائی دیں تو یہ نشانی نحوست کی ہے، ایسا آدمی حد درجہ کا

فضول خرچ ہوگا اور اگر سوراخ ظاہر نہ ہوں تو یہ دولت مندی کی دلیل ہے، انگلیوں کے ناخن سرخ رنگ دلیل علم و عقل اور سیاہ رنگ پریشانی کی علامت ہے۔

قد : قد کوتاہ قلیل فتنہ کی دلیل ہے، اگر میانہ قد ہے تو عقل مندی کی علامت ہے، قد طولانی حماقت کی نشانی ہے۔

بدن : متوسط بدن دلیل قوت و فہم و خوبی مزاج ہے، بدن سخت دلیل قوت بدن ہے اور نرم باریک پوست نشان مبارکی ہے۔

رنگ : جسم کا رنگ سرخ رنگ دلیل زود رنجی و جلدی کام کرنا رنگ سبز دلیل پر باطنی، رنگ سفید و سرخ دلیل اخلاق ہے۔ رنگ سرخ مائل سیاہی دلیل بد اخلاقی اور رنگ گندمی دلیل خوش اخلاقی و زیادتی فراست ہے۔

رفتار : رفتار مثل ہاتھی و کبک کے دلیل حکمرانی ہے، رفتار مثل زاغ و بوم کے افلاس کی نشانی ہے، رفتار مثل شتر گاؤ و میش و خوک اور خر علامت کم ہنری اور سراسر بری ہے۔ جو شخص چلنے میں ٹیڑھا ہو جائے اس سے بدی ہوگی، رفتار آہستہ و تیزی روی بری ہے، رفتار متوسط نیکی کی علامت ہے۔

آواز : آواز بھاری دلیل افزونی قوت ہے، آواز بہت مہین دلیل کم طاقتی ہے، آواز شکستہ مثل شتر علامت محتاجی اور دلیل بدمزاجی کی ہے، آواز بڑی و بلند دلیل شجاعت، آواز باریک و نرم دلیل اخلاق، آہستہ یا آہستگی و نرمی سے کرنا دلیل عقل و دانائی ہے، جلدی بات کہنے میں بدخلقی ظاہر ہوتی ہے۔

علم قیافہ کا خلاصہ

جو ارباب علم نے اخذ کیا ہے یعنی جس شخص میں حسب ذیل پانچ چیزیں ہوں گی وہ خلیق اور نیک صورت ہوگا۔

(۱) پیشانی بڑی، صاف، ہموار اور چکنی (خطوط وغیرہ نہ ہوں)

(۲) آنکھیں رسیلی، نمناک اور جھلک مارتی ہوئی، بڑی بڑی اور خوبصورت۔

(۳) چہرہ بشاش کہ دیکھنے سے معلوم ہو کہ بہت خوشی ہے۔ رنج اس کے پاس تک نہیں آئے اور راضی برضائے الٰہی رہتا ہے۔

(۴) آواز دلکش یعنی جس سے بات کرے دل خوش ہو جائے۔

(۵) جسم کی حرکت پاؤں سے چلنے میں یا ہاتھ پاؤں وغیرہ ملانے میں آہستگی اور متانت کے ساتھ ہو۔

اگر اس کے خلاف مندرجہ ذیل یہ چھ صفات ہوں گے، وہ بدخلق ہوگا، باوجود صاحب علم و دولت ہونے کے بھی عزت و توقیر نہ پائے گا۔

ا- جسم دبلا پتلا اور بے ڈول۔

ب- پیشانی مکدر غبار آلود اور شکن دار

ج- آنکھیں نیچے کو جھکی ہوئی اور غصہ بھری ہوئی۔

د- زبان چرچرکہ جلد جلد چلے۔

ر- چلنا جلدی جلدی، پاس پاس قدم رکھ کر اور چال ناہموار کہ ایک پاؤں کہیں اور دوسرا کہیں پڑے۔

س- چلنے میں خود بخود باتیں کرنا، بڑبڑانا یا ہونٹ ہلائے جانا۔

نماز شکرانہ پروردگار

یہ نماز دو رکعت ہے، کسی بھی وقت پڑھی جا سکتی ہے۔

طریقہ

پہلی رکعت میں سورۂ الحمد ایک بار، سورۂ توحید ایک بار، رکوع و سجود میں چند بار (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شُكْرًا شُكْرًا وَ حَمْدًا حَمْدًا) دوسری رکعت میں سورۂ الحمد ایک بار، سورۂ کافرون ایک بار، رکوع و سجود میں یہ دعا چند بار (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَ اَعْطَانِیْ مَسْئَلَتِیْ وَ قَضٰی حَاجَتِیْ)

فضیلت: اس نماز کے پڑھنے سے خدا نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے۔

جوڑوں کا درد

جوڑوں کے درد سے نجات کے لئے صبح و شام ساتھ بار سورۂ یٰسین پڑھ کر پئیں اور روغن بلسان پر دم کرکے مالش کریں اور نقش شریف گلے میں ڈالیں۔ جوڑوں کا درد ختم ہو جائے گا۔

نوٹ : نقش سورۂ یٰسین دیا جا رہا ہے۔ چال کے مطابق تیار کرکے فیض حاصل کریں۔

۷۸۶

10 / ۸۸۳۵۴	15 / ۵۵۳۵۹	4 / ۵۵۳۴۸	5 / ۵۵۳۴۹
8 / ۵۵۳۵۲	1 / ۵۵۳۴۵	14 / ۵۵۳۵۸	11 / ۵۵۳۵۵
13 / ۵۵۳۵۷	12 / ۵۵۳۵۶	7 / ۵۵۳۵۱	2 / ۵۵۳۴۶
3 / ۵۵۳۴۷	6 / ۵۵۳۵۰	9 / ۵۵۳۵۳	16 / ۵۵۳۶۰

اسلام میں شکر کی اہمیت

رحیلہ صادق

تعلیمات اسلامی میں شکر خداوندی کے بغیر نہ تو ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور نہ اسلام کی اصل روح کا حصول ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرا شکر ادا کرو اور کفر نہ کرو۔'' (سورۃ البقرہ: ۱۵۲)

انسان کو اللہ تعالیٰ کا ان بے شمار نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہئے جن سے کائنات بھری پڑی ہے، کائنات پر غور و خوض سے وہ ان نعمتوں کو محسوس کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بار بار ان کا ذکر کرکے انسان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے۔

''وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوش خبری لئے ہوئے بھیجتا ہے، پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھا لیتی ہے تو انہیں کسی مردہ سرزمین کی طرف حرکت دیتا ہے اور وہاں مینہ برسا کر (اسی مری ہوئی زمین سے) طرح طرح کے پھل نکالتا ہے، دیکھو کس طرح ہم مردوں کو حالت موت سے نکالتے ہیں، شاید کہ تم اس مشاہدے سے سبق لو، جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اپنے رب کے حکم سے خوب پھل پھول لاتی ہے اور جو خراب ہوتی ہے اس سے ناقص پیداوار کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ اس طرح ہم اپنی نشانیوں کو بار بار پیش کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو شکر گزار ہونے والے ہیں۔ (سورۃ الاعراف: ۵۶، ۵۷)

ان نعمتوں کا ادراک وہی شخص کر سکتا ہے جو ان پر غور و فکر کرتا ہے، فضل الٰہی کی انتہا دیکھئے، سمجھنے اور ان سے متمتع ہونے کے لئے کان، دل اور آنکھیں بھی عطا کی ہیں۔

''اللہ نے تم کو ماؤں کے پیٹوں سے نکالا اس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اس نے تمہیں کان دیئے، آنکھیں دیں، سوچنے والے دل دیئے، اس لئے کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔'' (سورۃ النحل: ۷۸)

یعنی ان تمام نعمتوں کے ساتھ ساتھ سمجھ بوجھ دی تاکہ حجت تمام ہو جائے اور کل یہ حضرت انسان قیامت کو یہ جواز نہ پیش کر سکے کہ مجھے تو پتہ ہی نہ چلا کہ تیرا اس قدر فضل مجھ پر سایہ فگن تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے سمجھا دیا کہ ''وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا جس سے تم خود بھی سیراب کرتے اور تمہارے جانوروں کے لئے بھی چارہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اس پانی کے ذریعہ سے کھیتیاں اُگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور طرح طرح کے دوسرے پھل پیدا کرتا ہے، اس میں بڑی نشانی ہے، ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اس نے تمہاری بھلائی کے لئے رات اور دن کو سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے اور سب تارے بھی اس کے حکم سے مسخر ہیں، اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں اور یہ جو بہت سی رنگ برنگ کی چیزیں اس نے تمہارے لئے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں، ان میں بھی ضرور نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو سبق حاصل کرتے ہیں، وہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس سے تر و تازہ گوشت لے کر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جو تم پہنا کرتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے، یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔ (سورۃ النحل: ۱۴، ۱۰)

اس عطائے خداوندی کا مقصد یہ ہے کہ انسان اللہ کا شکر گزار بندہ بن جائے اور جب وہ ان نعمتوں کی طرف دیکھتا ہے تو بے اختیار اس کی زبان سے اللہ کی تعریف اور حمد و ثنا ہی پھوٹتی ہے، بقول شیخ سعدیؒ۔

''انسان ایک دفعہ سانس لیتا ہے تو اس سے وہ شکر واجب ہو جاتے ہیں، ایک اس بات کا شکر کہ تازہ ہوا جسم میں داخل ہوئی اور دوسرے اس احسان کا شکر کہ غلیظ ہوا جسم سے خارج ہوئی، اگر یہ تھوڑی دیر کے لئے جسم میں بند ہو جاتی تو انسان کا جینا محال ہو جاتا۔''

قرآن پاک میں فرمایا کہ ''تم اپنے رب کی کونسی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' اللہ نے ایک ایک عنایت کو گنوا کر شکر ادا کرنے کا بار بار تقاضا کیا ہے، اس لئے کہ ہمارے اس نظریئے کی تردید ہو کہ خدا کے فضل و کرم کے سوا ہم خود بھی ان نعمتوں کے مستحق ہیں۔ حالانکہ ان کے لئے نہ

کوئی ہمارا خاندانی استحقاق تھا، نہ علمی اور عملی استحقاق جو کچھ ملا اس کے فضل وکرم سے ملے گا، اسی کی عطا اور بخشش ہوگی۔ انسان اَن گنت احسانات خداوندی دیکھ کر یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مجھ پر اللہ کا احسان نہیں بلکہ یہ فطرت کی عام بخشش ہے، جس کے شکریہ کی ضرورت نہیں، مگر یہی وہ بیج ہے جس سے کفر والحاد کی شاخیں پھوٹتی ہیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنی ایک ایک عنایات کو گنوایا اور اسی پر شکر کی تلقین کی ہے اور اس کا فائدہ خود انسان کی ذات کو ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمادیا۔''اور یاد رکھو کہ تمہارے رب نے خبردار کردیا تھا کہ اگر شکر گزار بنوگے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا، مزید یہ کہ اللہ کو انسان کے شر کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ اپنی ذات میں محمود ہے۔

کس قدر ظلم ہے کہ انسان کفران نعمت کرے، محسن کا احسان کسی اور کی طرف منسوب کرنا بھی ناشکری ہے اور یہ ناشکری انسان کو شرک کی طرف لے جاتی ہے:

''ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جزء بنا ڈالا، حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلا احسان فراموش ہے۔''

(سورۂ الزخرف:۱۵)

شرک سے بچنے کے لئے اس وقت تک شکر کا حق ادا نہیں ہوسکتا جب تک کہ شکر کی عمارت پانچ بنیادوں پر استوار نہ ہو۔

(۱) محسن کے لئے فروتنی اور انکساری (۲) محسن سے محبت کرنا (۳) نعمت کا اعتراف کرنا (۴) نعمت کی بنا پر محسن کی تعریف کرنا (۵) اس نعمت کو محسن کی مرضی کے مطابق استعمال کرنا۔

جب ہم کسی انسان کا شکریہ ادا کررہے ہوتے ہیں تو اسی قسم کے جذبات لئے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ کسی بھی نعمت کے حصول کا ظاہری سبب ہوتا ہے۔ بلاشبہ اس کا شکریہ ادا کرنے کی بھی فضیلت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔''جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرسکتا، جب انسان کا شکر ادا کرنا اتنا ضروری ہے تو پھر اس منعمِ حقیقی کے شکر ادا کرنے کے بارے میں اندازہ کریں کہ یہ کس قدر اہم ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔''قیامت کے دن بلند آواز سے پکارا جائے گا کہ حمادون اٹھ کھڑے ہوں، ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوگی ان کے لئے ایک جھنڈا گاڑ دیا جائے گا، پس وہ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمادون کون ہوں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ہر حالت میں خدا کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں۔''

مولانا مودودیؒ نے شکر گزار بندے کی تعریف یوں بیان کی ہے۔

''وہ شخص جسے تقدیرِ الٰہی خواہ کتنا ہی اونچا اٹھالے جائے وہ اسے اپنا کمال نہیں بلکہ اللہ کا احسان ہی سمجھتا رہے اور وہ خواہ کتنا ہی نیچے گرادیا جائے اس کی نگاہ محرومیوں کی بجائے ان نعمتوں پر ہی مرکوز رہے جو برے سے برے حالات میں بھی آدمی کو حاصل رہتی ہیں اور خوش حالی وبدحالی دونوں حالتوں میں اس کی زبان اور اس کے دل سے اپنے رب کا شکر ہی ادا ہوتا رہے۔''

خوشحالی میں شکر ادا کرنا اس لحاظ سے آسان ہوتا ہے کہ اسے نعمتیں وافر مقدار میں محسوس ہوتی ہیں مگر بدحالی میں انسان دوسروں کی طرف دیکھ دیکھ کر کڑھتا رہتا ہے، اس کا نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آسان حل دے دیا ہے کہ ایسے حالات میں تم اپنے کمتر کی طرف دیکھو، جب وہ اللہ کے مختلف احسانات کی طرف دیکھتا ہے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو اور اس کی ناشکری کرے۔

مصیبت میں بھی اس کا شکر ہی ادا کرنا چاہئے کیونکہ نعمت تو اللہ کا احسان ہوتا ہے اور مصیبت ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہوتی ہے، مگر وہ سخت ناشکرا ہے کہ مصیبت میں تو اللہ کو پکارتا ہے مگر مصیبت دور ہونے پر اکڑتا ہے اور اسے اپنی کوششوں کا ثمر سمجھنے لگتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی مشکل دور ہوتی تو سجدہ شکر ادا کرتے اور جب کوئی خوشخبری ملتی تب بھی سجدہ شکر ادا کرتے تھے، نہ صرف یہ بلکہ کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد اور دوسری نعمتوں پر ہر حال میں شکر ادا کرتے تھے اور فرمایا۔

''اللہ بندے پر راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھاتا ہے، اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے اور پانی کا گھونٹ پیتا ہے تو اس پر بھی الحمدللہ کہتا ہے۔'' مسلمان کا شیوہ ہے کہ جب وہ ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرنے کی عادت رکھتا ہے تو پھر اسے بڑی مصیبت بھی پہنچے تو وہ کہتا ہے، اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

احسانات خداوندی کے احساس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ اللہ کی کی بندگی کی جائے جو کہ تخلیق آدم کا مقصد بھی ہے گویا شکر کے ذریعہ بندہ اپنا مقصد حیات پالیتا ہے، شکر نہ صرف انسان کو بندگی خدا کی طرف لے جاتا

ہے بلکہ اس معبود کی پہچان عطا کرتا جو وحدہٗ لاشریک ہے اور برتر واعلیٰ ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اس نے زمین میں پہاڑوں کی میخیں گاڑدیں تاکہ زمین تمکو لے کر ڈھلک نہ جائے، اس نے دریا جاری کئے اور قدرتی راستے بنائے تاکہ تم ہدایت پاؤ، اس نے زمین میں راستہ بنانے والی علامتیں رکھ دیں اور تاروں سے بھی لوگ ہدایت پاتے ہیں، پھر کیا جو پیدا کرتا ہے اور جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے دونوں یکساں ہیں کیا تم ہوش میں نہیں آتے۔''

(سورۂ النحل:۱۵،۱۷)

شکر کے ذریعہ بندہ خدا، خدا کو پالیتا ہے اور مقصد حیات کی تکمیل کرلیتا ہے، اس لئے شیطان کی کاری ضرب اس احساس پر ہوتی ہے او وہ بندے کو احساس دلاتا ہے کہ اس پر جو فضل وکرم ہے وہ تو اس بندے کا اپنا کمایا ہوا ہے۔

شیطان جذبۂ شکر کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑا رہتا ہے کیونکہ جس دن وہ اللہ کے دربار سے راندۂ درگاہ ہوا اس دن اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ ثابت کرے گا کہ جس انسان کو تو نے فضیلت کی عبا پہنائی ہے وہ تو سخت ناشکرا ہے اور اپنے اسی دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے وہ انسان کو طرح طرح سے پھسلاتا ہے اور اسے ناشکری، بغاوت وتکبر اور سرکشی کی طرف لے جاتا ہے، جیسے قارون اور فرعون وغیرہ، یہ ایسے لوگ تھے جو یہ سمجھنے لگے تھے کہ وہ عام انسانوں سے بلند تر ہیں اور انہیں جو کچھ ملا وہ ان کا خاندانی حق تھا یا ذاتی علم وہنر کا نتیجہ تھا۔ یہی غرور ہے جو ترقی کرکے بخل اور ظلم کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔

شکر کی اہمیت کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ اللہ نے اپنے برگزیدہ بندوں یعنی نبیوں کو بھی شکر کی تلقین کی ہے، جیسے حضرت یوسفؑ سے فرمایا۔

''اے آل داؤد! شکر گزاری کا ہر عمل کرو۔''(سورۂ سبا:۱۳)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان میں فرمایا:''ابراہیم! اللہ کے احسانوں اور نعمتوں کا شکر گزار تھا۔''(سورۂ النحل:۲۶)

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس بنا پر مدح فرمائی کہ آپ اللہ کے انعامات کے شاکر تھے، اس سے معلوم ہوا کہ شکر ایمان کی جڑ دین کی اصل اور اطاعت الٰہی کی بنیاد ہے، یہی وہ جذبہ ہے جس کی بنا پر بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی قدر ومنزلت کے قولی وعملی اظہار کا احساس اُبھرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اس سلسلے میں ہمیشہ اور ہر معاملے کی طرح ہمارے لئے مشعل راہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی شکر خداوندی کی زندہ نمونہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ وقت ذکر وشکر میں مشغول رہتے اور اس مقصد کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرتے، حتیٰ کہ صحابہ کرام کو حیرت ہوتی تھی۔

قسط نمبر: ۱۴

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

حضرت یوسف علیہ السلام

یہ بات آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند تھے، ایک کا نام حضرت اسماعیل تھا اور حضرت ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے اور ایک کا نام حضرت اسحاقؑ تھا اور یہ حضرت سارہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام کے دو فرزند پیدا ہوئے، ایک کا نام عیسو اور دوسرے کا نام یعقوبؑ تھا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی پہلی بیوی سے ۱۰ بیٹے پیدا ہوئے اور دوسری بیوی سے دو بیٹے پیدا ہوئے ان میں سے ایک کا نام یوسفؑ اور دوسرے کا نام بنیامین تھا، اس طرح حضرت یعقوبؑ کے کل ۱۲ بیٹے تھے جن میں سب سے چھوٹے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی اولاد میں سب سے زیادہ حضرت یوسفؑ کو چاہتے تھے، حضرت یوسف علیہ السلام بہت خوبصورت اور حسین و جمیل تھے، جو بھی انہیں دیکھتا تھا بس دیکھتا ہی رہ جاتا تھا، ان کے حسن اور خوبصورتی کے چرچے پوری برادری میں تھے۔

حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے بے حد لگاؤ تھا، وہ اپنے اس چہیتے بیٹے کے نخرے اٹھاتے تھے اور بطور خاص ان کی حفاظت کیا کرتے تھے جب ان کے دوسرے بیٹوں نے یہ دیکھا کہ ہمارے باپ کا رجحان حضرت یوسفؑ کی طرف حد سے زیادہ بڑھ چکا ہے اور یوسفؑ کو دیکھے بغیر انہیں قرار نہیں آتا تو ان کے دلوں میں رشک و رقابت کا جذبہ پیدا ہوا اور انہوں نے یہ بات ٹھان لی کہ کسی بھی طرح یوسف کو باپ سے الگ کیا جائے، چنانچہ تمام بھائی مل جل کر یہ اسکیم بنانے میں لگے رہے کہ حضرت یوسفؑ کو کسی بھی طرح باپ سے جدا کر دیا جائے تاکہ ان کے باپ کی توجہ صرف ان کی طرف مبذول ہو جائے، اسی زمانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا، انہوں نے خواب میں دیکھا کہ چاند اور سورج اور گیارہ ستارے انہیں سجدہ کر رہے ہیں، حضرت یوسفؑ نے یہ خواب اپنے والد کو بتایا تو باپ نے انہیں تاکید کی کہ وہ اس خواب کا تذکرہ اپنے بھائیوں سے نہ کریں، کیونکہ تمہارے بھائی تم سے حسد کرتے ہیں اور تمہاری طرف سے بغض و عناد میں مبتلا ہیں۔ یہ خواب بہت اچھا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی اعلیٰ مقام عطا کرنے والے ہیں، تمہارے بھائی جب اس خواب کو سنیں گے تو ان کی جلن اور کپٹ اور بھی بڑھ جائے گی اور وہ تمہارے خلاف کوئی منصوبہ بنانے میں لگ جائیں گے۔

اِدھر بھائیوں نے ایک دن یہ منصوبہ بنالیا کہ یوسف کو جان سے مار دیا جائے تاکہ اس کے بعد باپ کی محبت کے صرف ہم ہی حقدار بن جائیں، بھائیوں میں سے کسی ایک بھائی نے یہ تجویز پیش کی کہ کچھ بھی ہو یوسف ہمارا بھائی ہے اس کو جان سے مارنا ٹھیک نہیں ہے البتہ ہم یوسف کو کسی کنوئیں میں پھینک دیں گے تاکہ کوئی راہ گزر جب اِدھر سے گزرے گا وہ یوسف کو لے جائے گا، اس طرح یوسف ہم سے جدا بھی ہو جائے گا اور اس کی جان بھی سلامت رہے گی، یہ تجویز سب کو پسند آئی اور سب بھائیوں نے یہ عزم کرلیا کہ کسی بھی بہانہ سے یوسفؑ کو کہیں لے جائیں گے اور اس کو کسی کنوئیں میں ڈال دیں گے، چنانچہ سب مل کر اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور انہوں نے یہ عرض کیا۔

ابا جان ہم سب کسی تفریح کے میدان میں تفریح کے لئے جارہے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ ہمارا چھوٹا بھائی یوسف بھی ہمارے ساتھ رہے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اس کی خاص طور پر حفاظت کریں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آپ یوسف کو اپنی جان سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا۔ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم کھیل کود میں مصروف ہو جاؤ گے اور یوسف سے غافل ہو جاؤ گے اور

کہیں ایسا نہ ہو کہ اس وقت کوئی بھیڑیا آئے اور یوسف کو اٹھا کر لے جائے۔

بیٹوں نے کہا، آپ جانتے ہیں کہ ہم سب شجاع اور بہادر ہیں اور وحشی جانوروں کا کئی بار شکار کر چکے ہیں، ہمارے ہوتے ہوئے اگر ہمارے بھائی کو کوئی جانور اٹھا کر لے گیا تو یہ ہمارے لئے ڈوب مرنے کی بات ہوگی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کی باتوں میں آگئے اور انہوں نے یوسف کو ساتھ لے جانے کی اجازت دیدی۔

ابھی یہ لوگ اپنے شہر سے باہر بھی نہیں نکلے تھے کہ ان کے چہروں پر سازش اور غلط منصوبہ بندی کے آثار ظاہر ہونے لگے اور انہوں نے اشاروں ہی اشاروں میں ایک دوسرے سے یہ کہہ دیا کہ بہت جلد ہمیں اپنے ارادے کی تکمیل کر لینا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا باپ یوسف کی حفاظت کے لئے کوئی دوسرا انتظام کر دے۔

چنانچہ شہر سے کچھ دور پہنچ کر ہی انہوں نے یوسف علیہ السلام کی قمیص اُتار کر کنعان کے کنوئیں میں انہیں پھینک دیا، اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام بہت روئے، انہوں نے بلک بلک کر فریاد بھی کی لیکن سنگ دل بھائیوں نے ان کی ایک نہیں سنی اور انہیں کنوئیں میں دھکیل دیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈال کر نادان بھائی اس خوش فہمی میں مبتلا ہو گئے تو اب جب یوسف دنیا میں نہیں رہا تو ہمارا باپ صرف ہم سے محبت کرے گا اور کچھ دن رو دھو کر وہ یوسف کو بھول جائے گا، وہ سب کے سب خوش تھے اور تقدیر ان کی اس بے عقلی پر ماتم کر رہی تھی اور ان کی اس حماقت کا مذاق بھی اُڑا رہی تھی، دن میں بھائیوں نے جنگل میں خوب خرمستیاں کیں، جب اندھیرا چھا گیا تو یوسفؑ کے بھائی اپنے چہروں پر اُداسی بکھیرتے ہوئے اپنے باپ کے پاس پہنچے اور انہوں نے ایک حرکت یہ بھی کی کہ حضرت یوسفؑ کی قمیص کو کسی جانور کے خون سے رنگ لیا، باپ کی خدمت میں پہنچ کر انہوں نے عرض کیا۔ اے ابا جان آپ کو جس بات کا اندیشہ تھا وہ بات ہو کر رہی، ہم سب کھیل کود میں مشغول ہو گئے اور ہم یوسف سے غافل ہوئے، اسی وقت ایک بھیڑیا آیا اور اس نے یوسفؑ کو پھاڑ ڈالا اور یوسف کو نگل لیا اور یہ جھوٹی کہانی سنا کر انہوں نے خون میں رنگی ہوئی قمیص کو اپنے باپ کے سامنے رکھ دیا، اس کے ساتھ انہوں نے رونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب اتنے بدنصیب ہیں کہ آپ ہماری باتوں کا یقین نہیں کرتے، ہم نے یوسف کی حفاظت دل و جان سے کی تھی لیکن تقدیر میں یہ غم لکھا ہوا تھا، اس لئے یہ غم ہم سب کو دیکھنا پڑا، مگر ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ آپ ہماری اس سچ بات کا یقین نہیں کریں گے اور ہمیں جھوٹا اور مکار سمجھیں گے، حالانکہ ہم بھی آپ کی اولاد ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے یوسفؑ کی قمیص کو دیکھا لیکن انہیں یہ شرح صدر نہیں ہوا کہ یہ خون ان کے بیٹے کا خون ہے وہ بھانپ گئے کہ ان کے حاسد بیٹوں نے یوسف علیہ السلام کو خود ہی کوئی نقصان پہنچایا ہے، اس وقت دلگیر آواز میں انہوں نے اپنے بیٹوں سے یہ بھی کہا کہ تمہارے سرکش نفس نے تم سے ایک غلط کام کرادیا ہے، تم نے یقیناً میرے چہیتے بیٹے پر ظلم و ستم ڈھائے ہیں لیکن میں تمہیں کوئی سزا نہیں دینا چاہتا میں صبر کرتا ہوں اور اپنے غم اور درد کی شکایت اپنے اس رب سے کرتا ہوں جو یقیناً میری مدد کرے گا اور مجھے اس کا بہتر صلہ عطا کرے گا۔

اُدھر حضرت یوسفؑ کی حفاظت اللہ نے کی اور انہوں نے پانی میں غرق ہونے سے محفوظ رکھا۔

موّرخین نے لکھا ہے کہ اس وقت یوسف کو اپنے ڈوبنے کا غم نہیں تھا انہیں تکلیف اس بات کی تھی کہ ان کے باپ ان کی جدائی میں تڑپ رہے ہوں گے اور ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ رہا ہوگا کیونکہ یوسف اس بات سے واقف تھے کہ اگر ایک لمحے کے لئے بھی وہ اپنے والد کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے تھے تو والد تڑپ اٹھتے تھے اور بے قرار اور مضطرب ہو جاتے تھے۔

اسی دوران ایک قافلہ جو مصر جارہا تھا وہ اس سرزمین پر پہنچا اور قافلے والوں نے کنواں دیکھ کر وہاں پڑاؤ ڈال دیا، تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص نے آکر کنوئیں سے پانی نکالنا چاہا، اس وقت حضرت یوسفؑ ڈول میں لٹک گئے، اس شخص نے ڈول کو بہت وزن دار محسوس کیا وہ سمجھا کہ کوئی اہم چیز ڈول کے ساتھ کھنچی آرہی ہے۔ ڈول کو اوپر کھینچ کر اس شخص کو بہت حیرت ہوئی اور اس نے یوسف علیہ السلام کو غور سے دیکھا، یوسفؑ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح دمک رہا تھا، اس نے چیخ چیخ کر قافلے والوں کو اطلاع دی کہ دیکھو یہ خوبصورت اور حسین و جمیل لڑکا کنوئیں سے برآمد ہوا ہے اور دیکھ کر یہ کس قدر حسین و جمیل ہے یہ تو کسی اور دنیا کی مخلوق لگتا ہے۔

قافلے والوں نے قریب آکر یوسف کو دیکھا انہیں حیرت ہو رہی تھی کہ اتنے خوبصورت لڑکے کو کنوئیں میں یہاں کس نے پھینک دیا تھا، انہوں نے یہ منصوبہ بنالیا کہ شہر جاکر اس کو غلام بنا کر فروخت کردیں گے اور خوبصورتی کی وجہ سے اس کے اچھے دام ہمیں مل جائیں گے۔

قافلے والے خود غرض اور کاروباری قسم کے لالچی انسان تھے انہوں نے یوسف سے کچھ بھی دریافت نہیں کیا اور نہ یوسف کو اس کے گھر پہنچانے کی بات کی، انہوں نے یہ سوچا کہ اتنے خوبصورت لڑکے کو ہم اچھی قیمت میں بیچ ڈالیں گے اور اس پیسے سے موج مستی کریں گے، جب یہ قافلہ مصر پہنچا، یوسف کے حسن کا چرچا پورے بازار میں ہونے لگا قافلے والوں نے یوسف کو نیلام کرنے کا اعلان کیا، شدہ شدہ یہ خبر عزیز مصر تک بھی پہنچ گئی، عزیز مصر نے یوسفؑ کے حسن سے متاثر ہو کر انہیں قافلے والوں سے خرید لیا اور یوسف کو غلام بنا کر اپنے دربار میں رکھ لیا۔ یوسف علیہ السلام خوبصورت تو تھے ہی وہ خوب سیرت بھی تھے، انہوں نے اپنے اخلاق، اپنے کردار، اپنے حسن کلام سے تمام غلاموں اور خادموں کو اپنا گرویدہ بنالیا، ایک دن عزیز مصر نے اپنی بیوی سے کہا کہ کنعان سے جو غلام آیا ہے اس کی صورت اور سیرت سے سب متاثر ہیں اور سب اس سے محبت کرتے ہیں، تم اس لڑکے کو اپنے خادموں میں شامل کرلو، اس کی صورت اور سیرت سے تم بھی ضرور متاثر ہوں گی، اگر تمہاری مرضی ہوئی تو آگے چل کر ہم اس کو اپنی اولاد میں شامل کرلیں گے۔

☆☆☆☆☆

تعبیر خواب بذریعہ اعداد

اعداد سے تعبیر حاصل کرنے کا قاعدہ درج ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی خواب دیکھے تو نیت تعبیر کرکے کوئی سے ۹ ایک ہندسے ایک سطر میں لکھے، پھر ان کا استنطاق کرلے یعنی سب کو جمع کرلے پھر ۳ عدد قانون کے اور ملائے، جو حاصل ہوا اس کی تعبیر ذیل سے دیکھیے۔

مثلاً ایک شخص نے ۶۳۱۷۸۴۲۳۵ ہندسے لکھے، ان کی جمع ۳۹ ہوئی، ۳ عدد ملائے ۴۲ ہوئے، تعبیر یہ ہوئی کہ اسے دنیاوی فوائد حاصل ہوں گے۔ ایک خواب کی تعبیر صرف ایک دفعہ لی جاسکتی ہے۔

(۴) بیوی کے ساتھ رفاقت ہوگی (۵) جس جگہ شادی کا ارادہ ہے وہاں نہ ہوگی (۶) کسی دور افتادہ عزیز سے ملاقات نہ ہوگی (۷) عنقریب ذاتی مکان تیار کرے گا (۸) کوئی تعبیر نہیں (۹) کسی عزیز کی عمر دراز ہو (۱۰) بیوی سے روحانی تکلیف پہنچے (۱۱) مال میراث جلد ملے گا (۱۲) غم کا سامنا ہوگا (۱۳) عنقریب مالی فائدہ حاصل ہوگا (۱۴) جلد سفر کرنا پڑے گا (۱۵) مبتلائے مصیبت ہو (۱۶) خواب درست نہیں (۱۷) اپنے مقصد میں کامیابی ہوگی (۱۸) پردیسی خیریت سے ہے (۱۹) مذہبی خیالات میں تغیر ہوگا (۲۰) خوشخبری ملے گی (۲۱) مالی پریشانیاں رفع ہوں گی (۲۲) بیوی سے تکلیف ہو (۲۳) عیش وآرام حاصل ہوگا (۲۴) کسی غیر عورت کے فریب میں پھنسے (۲۵) مالی پریشانیاں رفع ہوں گی (۲۶) ملازمت یا کاروبار معرض خطرے میں ہے (۲۷) ترقی ملے گی (۲۸) اگر بیوی حاملہ ہے تو بیٹا ہوگا (۲۹) معمولی پریشانیاں عارضی طور پر ستائیں گی (۳۰) عنقریب خوشی حاصل ہوگی (۳۱) دشمنوں سے نقصان کا اندیشہ ہے (۳۲) مراتب ملے گا (۳۳) خوش خبری ملے (۳۴) رزق میں برکت ہو (۳۵) عورت کے مکر سے احتیاط کرے (۳۶) تعبیر کوئی بری نہیں (۳۷) خانگی پریشانیاں رونما ہوگی (۳۸) بیوی سے لڑائی ہوگی (۳۹) خدا کا فضل ہوگا خواب اچھا ہے (۴۰) کاروبار میں ترقی ہوگی (۴۱) اعزاز ومراتب میں ترقی ہوگی (۴۲) دنیوی فوائد حاصل ہوں گے (۴۳) موروثی جائیداد ملے گی (۴۴) توقعات میں ناکامی ہوگی (۴۵) رنج وغم کا سامنا ہوگا (۴۶) کاروبار میں ترقی ہوگی (۴۷) خوف وخطر کا سامنا ہوگا (۴۸) کسی دوست کے ذریعہ مالی فائدہ ہوگا (۴۹) عنقریب خوش خبری ملے گی (۵۰) کوئی عزیز بیمار ہو (۵۱) بدعورت سے واسطہ پڑے (۵۲) اولاد کے لئے خطرہ ہے (۵۳) رفیق زندگی سے مراد دلی برآئے (۵۴) جمع شدہ مال تلف ہو (۵۵) کاروبار میں ترقی ہوگی (۵۶) مفلس بے دولت ملے، دولت مند بے نقصان مال ہوگا (۵۷) حاکم وقت سے نفع ہو (۵۸) غم ورنج کی علامت ہے (۵۹) مشکلات قدرتی طور پر رفع ہوں گی (۶۰) کوئی خوش خبری ملے گی (۶۱) امید برآئے گی (۶۲) ذاتی مکان تعمیر ہوگا (۶۳) عمر دارز ہوگی (۶۴) دولت دنیا حاصل ہو (۶۵) مصیبتوں سے نجات ہو (۶۶) حکام سے فائدہ ہو (۶۷) کسی شخص سے تکلیف ہو (۶۸) کسی شخص سے دشمنی بڑھے (۶۹) کسی شخص سے فائدہ ہو (۷۰) ملازمت معرض خطرے میں ہے (۷۱) کوئی عزیز فوت ہوگا (۷۲) کسی شخص سے فائدہ ہوگا (۷۳) مرتبہ میں ترقی ہو (۷۴) سفر میں نفع ہوگا (۷۵) رنج ومشقت کے بعد مال ملے گا (۷۶) پریشانیاں دور ہوجائیں گی (۷۷) غم وانکار سے رہائی ہوگی (۷۸) سفر کا ارادہ نہ کرنا (۷۹) کسی معاملے میں بہتان لگے (۸۰) حکام کا قرب نصیب ہو (۸۱) عزت ومراتب میں ترقی ہو (۸۲) کسی دولت مند سے فائدہ پہنچے (۸۳) دشمن پر فتح حاصل ہو (۸۴) خوف وخطر کی دلیل، دشمنوں سے پرہیز رکھو۔

اسلام الف سے یے تک

مختار بدری

قسط نمبر:۱۰

ایمان

خبر کی بات کو سچ جاننا، خبر دینے والے کو صادق سمجھنا، یہ لفظ امن سے ماخوذ ہے۔ یعنی ایمان لانے کا مطلب یہ ہوگا کہ اسے تکذیب ومخالفت سے امن دے دیا گیا، مختصر یہ کہ فضیلت، یقین محکم، اعلیٰ تر پاکیزہ جذبات اور بھرپور ذوق عمل کے ایک محور پر جمع ہوجانے کا نام ایمان ہے، ایمان یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کو عالم غیب وشہادت اپنا مالک اور مشکل کشا تسلیم کرنا، اس کی ذات وصفات میں کسی کو ہمسر نہ بنانا اور اس کو ہر نقص اور ہر عیب سے پاک ماننا اور یہ بھی کہنا کہ اللہ کا کوئی شریک اور سہیم نہیں، وہ کسی کے جسم میں حلول کرتا ہے اور نہ کسی ذات کے ساتھ متحد ہوتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃ.

جو لوگ ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے رہے، یہی خلق خدا میں سب سے بہتر لوگ ہیں۔ (۹۸:۷)

دین کا سب سے پہلا مطالبہ ایمان لانے کا ہے اور ایمان کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں ہے۔ ایمان کے بغیر تقویٰ کا اور نیکوکاری کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ ارباب تحقیق کا خیال ہے کہ ایمان میں اصل بھی ہے اور اس کی فرع بھی، اصل ایمان تصدیق قلبی ہے اور اس کی فرع اوامر ونواہی کی بجا آوری ہے، غرض کہ حقیقت ایمان یہ ہے کہ بندہ دل سے توحید کا اعتقاد رکھے، آنکھوں کو ممنوعات سے بچائے۔ حق تعالیٰ کی نشانیوں سے عبرت حاصل کرے، کانوں سے کلام الٰہی سنے، زبان سے ہمیشہ سچ بولے اور بدن کو گناہ کی آلودگیوں سے پاک رکھے، ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے لئے محبت کی اور اللہ کے لئے دشمنی کی، اللہ کے لے دیا اور اللہ کے لئے منع کیا اس نے اپنے ایمان کو مکمل کیا۔ (ابوداؤد)

امام راغب اصفہانیؒ رقم طراز ہیں کہ ایمان سے کبھی شریعت محمدیہ کی ظاہر صورت قبول کرنا مراد ہوتا ہے۔ وما یومن اکثرھم باللہ الاوھم مشرکون (اور ان میں سے اکثر مومن ایسے ہیں جو شرک بھی کرتے ہیں) سے مراد یہ ہے کہ اکثر نفس کے تابع ہوجاتے ہیں۔ ایمان تین باتوں کا مجموعہ ہے، دل کی تحقیق، زبان کا اقرار اور ان کے مطابق اعمال کا ہونا۔ تصدیق بالقلب، اقرار باللسان وعمل بالارکان۔ دل سے تصدیق کرنا، زبان سے اقرار کرنا اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہونا، قرآن مجید نے مومنوں کی یوں تعریف کی ہے۔

اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ.

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے، روزہ رکھنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک کاموں کا حکم کرنے والے، بری باتوں سے منع کرنے والے، خدا کی حدوں کی حفاظت کرنے والے (یہی مومن ہیں اور (اے نبی) مومنوں کو (بہشت کی) خوشخبری سنادو۔ (۹:۱۱۲)

ایمان کے یہ تین اجزاء بہت اہم ہیں۔ ایمان باللہ، ایمان بالرسالت، اور ایمان بالآخرت۔

ایمان باللہ کے معنی یہ ہیں کہ صرف اللہ کو وحدہٗ لاشریک جان کر اس پر صدق دل سے ایمان لانا، ایمان باللہ کی روح یہی تصور ہے کہ میرا خدا ہر وقت، ہر جگہ میرے ساتھ ہے اور میری حرکت اس سے چھپی نہیں رہ سکتی اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْر.

وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور جو کام بھی تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہے۔ (۵۷:۴)

ارشاد باری تعالیٰ ہے جس نے اپنے قلب کو پاک کرلیا وہ فلاح کو پہنچا۔ ایمان باللہ کی استقامت اور استواری راہ کی تمام صعوبتوں اور مشکلات کو آسان تر بنا دیتی ہے۔

اسلام میں توحید کے ساتھ ایمان بالرسالت لازمی ہے کیونکہ رسولؐ کے ساتھ اعتماد ووفا نہ ہو تو ہم خدا کو پا ہی نہیں سکتے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری ساری امت جنت میں جائے گی، مگر وہ شخص جس نے انکار کیا جنت میں نہ جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا انکار کون کرتا ہے، فرمایا جس نے میری نافرمانی کی بے شک اس نے انکار کیا۔

اسلام میں ایمان بالآخرت کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ اسی دن کے جزا وسزا کے تعلق سے انسان خدائے واحد کی عبادت اور اس کے رسول کی اطاعت پر آمادہ ہوتا ہے اور اپنے نفس پر کڑی نظر رکھتا ہے اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔

ایمان مجمل

ایمان مجمل یہ ہے کہ ایمان اور عقائد کے سلسلے کی تمام چیزوں کو مختصر اور مجمل طور پر بغیر کسی تفصیل کے ماننا اور تسلیم کرنا (۲) اللہ اور اس کے تمام اسماء اور ساری صفات پر ایمان لانا اس کے تمام احکام کو قبول کرنا۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ.

میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے ایمان لایا اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔

ایمان مفصل

ایمان مفصل یہ ہے کہ اللہ کی ایک ایک صفت کو الگ الگ تسلیم کرنا، جن فرشتوں کے نام اور کام بتائے گئے ہیں، اسی تفصیل کے ساتھ انہیں ماننا اور تسلیم کرنا اور جن کتابوں کے نام اور جن انبیاء پر وہ نازل ہوئیں ان کے بارے میں قرآن نے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بتایا ہے ان سب کو ماننا اور تسلیم کرنا، رسولوں کے نام اور ان کی بنیادی دعوت اور ان کا طریقہ کار اور تاریخ وغیرہ جو قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے انہیں ماننا اور تسلیم کرنا، مفصل یہ ہے کہ آخرت کے متعلق جو کچھ تفصیلات قرآن اور سنت میں بیان ہوئی ہیں ان کو ماننا اور تسلیم کرنا۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْت.

ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی جانب سے ہوتی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر اور حساب وکتاب کے لئے اٹھائے جانے پر ایمان لایا۔

(اسلامی تعلیمات)

ایوب

بنی اسرائیل کے ایک جلیل القدر پیغمبر جن کا صبر وشکر ضرب المثل کی حیثیت رکھتا ہے۔ پورا نام ایوب بن عوص بن ززاح بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام تھا۔ بے حد آسودہ حال تھے، کھیت، لونڈی، غلام، اولاد صالح، غرض دنیا کی تمام نعمتیں میسر تھیں، خدا نے آزمانا چاہا تو کھیت جل گئے، جانور مرگئے، اولاد ختم ہوگئی، دوستوں نے ساتھ چھوڑ دیا صرف بیوی نے حق رفاقت ادا کیا، آپ سخت بیمار ہوگئے اور سارا جسم زخموں سے چھلنی ہوگیا، بیوی کی زبان سے یاد ماضی کا ایسا جملہ نکل گیا جس سے ناشکری ہوتی تھی۔ آپ کو یہ بات بڑی ناگوار گزری تو آپ نے قسم کھائی کہ تندرست ہوکر اسے سو لکڑی ماریں گے، آزمائش کا دور ختم ہوا تو بحکم خداوندی آپ نے زمین پر پاؤں مارا، ٹھنڈے پانی کا ایک چشمہ اُبل پڑا جو غذا اور دوا دونوں کے کام آیا، چند ہی دنوں میں آپ صحت یاب ہوگئے اور ساری آسائشیں دوبارہ مل گئیں، بیوی کو سزا سے بچانے کے لئے یہ حکم ہوا کہ وہ جھاڑو کا ایک مٹھا مار کر اپنی قسم پوری کریں۔

وظیفہ آیت الکرسی

جادو کے علاج کے لئے آیت الکرسی کا وظیفہ بہت مجرب ہے۔ درود شریف تین مرتبہ، سورۂ فاتحہ تین مرتبہ، آیت الکرسی تین مرتبہ، سورۂ اخلاص تین مرتبہ، سورۂ فلق تین مرتبہ، سورۂ الناس تین مرتبہ، درود شریف تین مرتبہ پڑھیں۔ فجر، ظہر اور عشاء کی نمازوں کے بعد پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں یا ہاتھوں پر دم کرکے پورے جسم پر پھیریں۔ یہ دم مریض پر بھی کیا جاسکتا ہے۔ بعض مشائخ عظام اس میں سورۂ کافرون کا اضافہ بھی فرماتے ہیں۔

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: اُناؤ (یوپی)

نام: سید محمد لسان الدین

عرفیت: محمد دانش

نام والدہ: کشور جہاں

تاریخ پیدائش: ۲۷ راگست ۱۹۸۱ء

تعلیمی قابلیت: بی کام

آپ کا اصلی نام ۱۴ حروف پر مشتمل ہے، جن میں سے ۱۱ حروف صوامت میں اور ۳ حروف نقطے والے ہیں، اس طرح آپ کے نام میں حروف صوامت کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے اصلی نام کا مفرد عدد ایک ہے۔

آپ کی عرفیت ۸ حروف پر مشتمل ہے، جن میں سے ٦ حروف صوامت ہیں اور ۲ حرف نقطے والے ہیں۔ عرفیت سے بھی حروف صوامت کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کی عرفیت کا مفرد عدد ٦ ہے۔

آپ کے نام میں ۵ حروف آتشی ہیں، ۳ حروف بادی ہیں، ایک حرف آبی ہے اور ۵ حروف خاکی ہیں، اس حساب سے آپ کے نام میں چاروں عناصر کے حروف موجود ہیں اور غلبہ کسی بھی عنصر کو حاصل نہیں ہے، البتہ اعداد کے حساب سے حروف بادی کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے جو علم الاعداد میں ایک مستحکم ترین عدد ہے، یہ عدد انسان کو استحکام اور استقلال کی دولتوں سے سرفراز رکھتا ہے، ایک عدد کے لوگ کام کرنے کی دھن میں لگے رہتے ہیں اور لگن ان کی ذات کا ایک حصہ ہوتی ہے، یہ لوگ جس کام پر لگ جاتے ہیں اس کو تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں، یہ پکے وفادار ہوتے ہیں اور دوران وفا سنجیدگی اور متانت سے بہرہ ور رہتے ہیں، چھچھورپن، کم ظرفی اور تمسخر ان کی زندگی میں کوئی معنی نہیں رکھتا، اگرچہ یہ لوگ ظریف الطبع ہوتے ہیں، ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں، لیکن یہ اس ہنسی مذاق سے دور رہتے ہیں جو دوسروں کے لئے دل شکنی کا باعث بنے، آپ کا عدد چونکہ ایک ہے اس لئے آپ کے اندر وہ تمام خصوصیات ہوں گی جو ایک عدد والوں کا طرۂ امتیاز ہوتی ہیں، آپ اپنے کام کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں اور کام کرنے کی دھن آپ کو ہمیشہ کارکردگی میں مصروف رکھتی ہے، آپ فطرتاً غیرت مند اور خوددار قسم کے انسان ہیں اور اپنا سر اونچا رکھ کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں، آپ صاحب فہم بھی ہیں، اللہ نے آپ کو عقل وخرد کی دولت سے سرفراز کیا ہے، آپ پیچیدہ گتھیوں کو بھی سلجھانے میں ماہر ہیں، آپ لوگوں کو اپنی شخصیت سے بہت جلد متأثر کر لیتے ہیں اور لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں، آپ اپنی زندگی میں بہت سے اہم کارنامے انجام دیں گے۔ آپ کو محبت سے بھی دلچسپی ہے، آپ محبت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ آپ دیانت اور امانت میں بے مثال رہیں گے، لیکن آپ چونکہ شاہ خرچ ہیں اس لئے اس بات کا اندیشہ رہے گا کہ آپ مقروض بھی ہو جائیں، فضول خرچی آپ کو رسوائی سے بھی دوچار کر سکتی ہے، اگرچہ آپ صاف ستھرے خیالات کے انسان ہیں، لیکن آپ کی فطرت میں ایک طرح کی انانیت اور ایک طرح کا غرور بھی موجود ہے، جو کبھی کبھی آپ کو منفی خیالات کی طرف دھکیلنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اس وقت آپ کی شخصیت پامال ہو کر رہ جاتی ہے، آپ اپنوں سے محبت کرتے ہیں، لیکن آپ سب سے الگ تھلگ زندگی گزارنے کے عادی ہیں۔

آپ کا کلی عدد ۹ ہے، یہ عدد آپ کی زندگی میں اہم کارنامے انجام دے گا، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی۔ ۴ عدد والے لوگ بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے۔ ۲، ۳، ۵، اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے رہیں گے یہ نہ دشمن ہوں گے نہ دوست۔ یہ اعداد حالات کے ساتھ اپنا کردار نبھائیں گے۔ ٦، اور ۷ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان اعداد کے لوگوں سے دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر رہے گا، ایک مشکل یہ بھی ہے کہ آپ کے نام کے مفرد عدد اور آپ کی عرفیت کے مفرد عدد میں ٹکراؤ ہے۔ ٦ عدد آپ کی عرفیت کا عدد ہے اور ٦ عدد ہی آپ کا دشمن عدد ہے، اس لئے اس عدد کی وجہ سے کبھی کبھی آپ مشکلات کا شکار رہیں گے اور آپ کے بنتے بنتے کام بگڑ جائیں گے، کئی ناموں کی یہی پریشانی ہوتی ہے، اگر ان کے اعداد آپس میں متصادم ہوں تو پھر حامل مذکور الجھنوں اور مشکلوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

آپ کا مرکب عدد ۳۷ ہے جو کامیابی اور کامرانی کا عدد ہے، یہ عدد

حامل عدد کو کامیابیوں اور خوش حالیوں سے وابستہ کرتا ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ کی زندگی میں انشاء اللہ اچھے انقلاب آئیں گے، یہ عدد دوستی اور مفاہمت پر بھی دلالت کرتا ہے، یعنی اس عدد کی وجہ سے آپ کا مزاج دوستوں والا رہے گا اور آپ رفاقت ومفاہمت کی طرف ہمیشہ مائل رہیں گے۔

آپ کی عرفیت کا مرکب عدد ۱۵ ہے، اگر یہ عدد بھی دوستی، کامیابی، خوش حالی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اپنے حامل کو راحتوں سے وابستہ کرنے میں اہم رول ادا کرتا ہے، لیکن اس عدد کی ایک خامی یہ ہے کہ دوسروں پر خرچ کرنے سے گریز کرتا ہے اور اس بات کا خواہش مند رہتا ہے کہ دوسرے لوگ اس پر خرچ کریں، یہ ایک طرح کی خود غرضی ہے، جسے سماج میں اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا، دوسرے یہ کہ یہ عدد ضد اور ہٹ دھرمی کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے، جسے عرف عام میں معیوب سمجھا جاتا ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں، یکم، ۱۰، ۱۹، ۲۸ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ زبردست کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں، ٦، ۱۲، ۱۷ ہیں۔ ان تاریخوں میں اہم کاموں سے احتراز کریں کیونکہ ان تاریخوں میں کام کرنے سے اس بات کا اندیشہ رہے گا کہ آپ کو ناکامیوں کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، آپ کے لئے بدھ کا دن بہت اہمیت کا حامل ہے، بدھ کو ہمیشہ اہمیت دیں اور پیر کے دن اہم کام کرنے سے گریز کریں، پکھراج، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور اللہ کے فضل وکرم سے آپ خوش حالیوں سے دوچار ہوں گے، ان میں جس پتھر کو خریدنے کی استطاعت ہو اس کو خرید کر ۴ گرام چاندی میں جڑوا کر اپنے دائیں ہاتھ کی کسی انگلی میں پہن لیں۔

اکتوبر، دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، کیونکہ ان مہینوں میں کوئی بھی ایسی بیماری آپ پر حملہ آور ہو سکتی ہے جو آپ کی تندرستی کے حق میں تباہ کن ثابت ہو، اگر ان مہینوں میں کوئی چھوٹی اور معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو فوراً اس کا علاج کرا لیں کیونکہ یہی بیماری بڑی بیماری بھی بن سکتی ہے۔

زندگی کے کسی بھی دور میں خدانخواستہ آپ معدہ کی کسی بیماری کا السر کا، پھیپھڑوں کے امراض کا، جوڑوں اور شانوں کے درد کا امراض کمر کا پتے اور گردے کی کسی بیماری کا شکار ہو سکتے ہیں، اپنی صحت کی طرف دھیان سمجھ داری بھی ہے اور ایک طرح کی نیکی بھی، کیونکہ جان اللہ کی امانت ہے اور اس جان کو جوکھوں میں ڈال دینا، اس امانت میں خیانت کرنے کے مترادف ہے، جو لوگ اپنی تندرستی کا خیال نہیں کرتے وہ اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہیں۔ آپ کا اسم اعظم "یا مجیب" عشاء کی نماز کے بعد ۵۵ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ آپ کے نام میں حروف صوامت ۱۱ ہیں، جن کے مجموعی اعداد ۱۹۷ ہیں اگر ان میں اسم کے اعداد ٦٦ بھی شامل کر لیں تو کل اعداد ۲٦۳ بن جاتے ہیں، ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا۔ اس نقش کو کالے کپڑوں میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

۷۸٦

٦۵	٦۸	۷۲	۵۸
۷۱	۵۹	٦۴	٦۹
٦۰	۷۴	٦٦	٦۳
٦۷	٦۲	٦۱	۷۳

آپ کے لئے مبارک حروف ب اور غ ہے، ان چیزوں سے شروع ہونے والی اشیاء بھی آپ کو راس آئیں گی۔ ت، ث، پ، ٹ بھی ب کے قبیلے کے حروف ہیں، اسی طرح ع بھی غ کے قبیلے کا حرف ہے، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء اور شخصیتیں آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔

آپ دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں، یہ ایک اچھی صفت ہے، لیکن دوسروں پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ نہیں کرنا چاہئے، آپ کے اندر خود اعتمادی موجود ہے، یہ بھی ایک اچھی صفت ہے لیکن حد سے زیادہ بڑھی ہوئی خود اعتمادی انسان کو غرور اور تکبر تک پہنچا دیتی ہے، اس لئے خود اعتمادی میں بھی ایک طرح کا اعتدال ضروری ہے۔ آپ محبت کے خوگر ہیں، محبت کا خوگر ہونا بھی فی زمانہ ایک وصف ہے، لیکن محبت اگر حد سے زیادہ ہاتھ پاؤں پھیلا لے تو انسان دوسرے فرائض سے غافل ہو جاتا ہے اس لئے محبت کے معاملے میں بھی اعتدال ضروری ہے، آپ میں خودنمائی کا عیب بھی موجود ہے، آپ یہ چاہتے ہیں کہ محفلوں اور مجلسوں میں آپ نمایاں رہیں، یہ بری بات نہیں ہے لیکن اس میں بھی آپ کو راہ اعتدال پر

رہنا چاہئے، تاکہ آپ کی شخصیت کا حسن داغدار نہ ہو جائے، فضول خرچی اور شاہ خرچی اچھی صفت نہیں ہے، کیونکہ فضول خرچ لوگ اکثر و بیشتر مقروض رہتے ہیں اور بدنام بھی ہو جاتے ہیں، فیاضی، سخاوت، اچھی صفتیں ہیں، لیکن جب انسان سخاوت اور فیاضی کی راہوں میں بے لگام ہو جاتا ہے تو پھر بے راہ روی کا شکار بھی ہو جاتا ہے، بے شک بخل ایک ناپسندیدہ عیب ہے لیکن فضول خرچی بھی ایک بری عادت ہے آپ کو چاہئے کہ اپنی آمدنی سے زیادہ پیسہ خرچ نہ کریں تاکہ آپ کسی بھی دور میں تنگ دستی کا شکار نہ ہوں، آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۹		
۸۸		۲
۷		۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے اندر قوت گویائی زبردست موجود ہے، آپ کے اندر دوست بنانے کا جذبہ بھی ہے اور آپ دوسروں پر جلد اثر انداز بھی ہو جاتے ہیں۔ ۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنے دوستوں کی مجلس میں اپنا مدعا بے خوف و جھجک بیان کر دیتے ہیں اور اپنے خیالات اور خواہشات چھپانے کی غلطی نہیں کرتے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۳ موجود نہیں ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کا ایک خوف موجود ہے اور اس خوف سے اگر آپ نے نجات حاصل نہیں کی تو آپ زندگی کے کسی بھی دور میں احساس کمتری کا شکار ہو سکتے ہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں درمیان کی سطر بالکل خالی ہے، جو اچھی علامت نہیں ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ یکسانیت سے جلد ہی اُکتا جاتے ہیں اور بسا اوقات آپ کاہلی کا شکار بھی ہو جاتے ہیں گھریلو زندگی کی اہم ذمہ داریوں سے بھی آپ کو کسی بھی وقت اکتاہٹ ہو سکتی ہے۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے خیالات فلسفیانہ ہیں اور آپ کے خیالات سے عام طور پر لوگ بیزار رہیں گے کیونکہ ان میں گہرائی ہوگی اور اس گہرائی کو سمجھ لینا ہر ایک کے لئے آسان نہیں ہوگا۔

۸ دو بار آیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ دوسروں کو پرکھنے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں، گویا کہ آپ چہرے پڑھنے کے فن سے واقف ہیں۔

۹ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کا شعور پختہ ہے اور آپ محبت پرست بھی ہیں۔ دوستی اور محبت آپ کی کمزوری ہے اور دوستی اور محبت کے معاملے میں آپ فریب بھی کھا سکتے ہیں، اگر آپ کی درمیانی سطر بھی مکمل ہوتی تو آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ ایک مضبوط ترین چارٹ ہوتا۔ بہر حال آپ اپنی خامیوں کو دور کرنے کی یا انہیں کم سے کم کرنے کی کوشش کریں اور اپنی خوبیوں میں ہمیشہ اضافہ کرتے رہیں تاکہ آپ کی شخصیت کا جادو دوسروں پر اثر انداز ہوتا رہے۔ چہرے مہرے کے اعتبار سے آپ ایک پرکشش نوجوان ہیں، لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی ضد موجود ہے، آپ جس بات کو زبان سے نکال دیتے ہیں اسے منوا کر چھوڑتے ہیں اور بہت آسانی سے دوسروں کی بات نہیں مان لیتے، آپ کی آنکھوں سے ایک طرح کی اُداسی جھلکتی ہے جو اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ آپ اپنے دل میں کسی غم کو دبائے بیٹھے ہیں، آپ کے دستخط سادگی کو تو ظاہر کرتے ہیں لیکن ان سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ گھر میں آپ کی سوچ سب سے الگ تھلگ ہے، آپ کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ آپ کے دو نام ہیں اصل نام سید محمد احسان الدین ہے اور یہ تمام آپ کی شخصیت کو پوری طرح واضح کرتا ہے، دوسرا نام محمد دانش ہے، جو آپ کی عرفیت ہے لیکن اسی عرفیت سے آپ کو پکارا جاتا ہے، ان دونوں ناموں کا مفرد عدد ایک دوسرے کا مخالف ہے اس لئے اس بات کا اندیشہ ہے کہ زندگی میں اُتار چڑھاؤ بہت آئیں گے اور کبھی کبھی اُلجھنیں خود رو گھاس کی طرح پیدا ہوں گی، اگر آپ آہستہ آہستہ اپنے اصل نام ہی کو اپنی پہچان بنائیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

یہ علمی خاکہ جو ہم نے آپ کے بارے میں پیش کیا ہے اس کو علمی اندازہ سمجھیں اگر اس خاکہ کی پکڑ درست ہو تو ان خامیوں سے بچنے کی کوشش کریں جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے اور ان خوبیوں میں مزید نکھار پیدا کریں جو آپ کی ذات کا جزء ہیں۔ وہ لوگ عقل مند ہوتے ہیں جو آئینہ دیکھ کر اپنے چہرے کے خدوخال درست کر لیتے ہیں اور وہ لوگ قطعاً نادان ہوتے ہیں جو اپنے چہرے کی شکنیں دیکھ کر آئینے پر تاؤ کھانے لگتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ آنے والے کل میں بہتر سے بہتر بننے کی کوشش کریں گے اور ان تمام باتوں پر دھیان دیں گے جن کی ہم نے اس مضمون میں رہنمائی کی ہے۔

☆☆☆☆

گیارہ عورتوں کی داستان

حضرت عائشہؓ کی دلجوئی کے لئے حضرت محمد ﷺ ان سے قصے کہانیاں بھی سن لیا کرتے تھے۔ ایک بار حضرت عائشہؓ نے گیارہ عورتوں کا واقعہ سنایا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ گیارہ خواتین اکٹھی بیٹھی تھیں، ان میں یہ طے پایا کہ اپنے اپنے شوہروں کا تذکرہ کھلے دل سے کریں گی اور ان کی عادات و اطوار سے متعلق کوئی بات نہیں چھپائیں گی تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ وہ کس قسم کے شوہروں کے ساتھ زندگی گزار رہی ہیں۔

پہلی خاتون نے کہا : میرا شوہر لاغر، اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جو دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر پڑا ہو، نہ پہاڑ پر چڑھنا آسان ہے، نہ گوشت ہی اتنا عمدہ اور لذیذ ہے کہ اس کے لئے کوئی تگ و دو کی جائے۔ (یعنی بد اخلاق ہونے کے ساتھ ساتھ متکبر بھی ہے۔)

دوسری بولی : میں اپنے شوہر کا حال بیان نہیں کر سکتی، مجھے ڈر ہے کہ میں اس کو چھوڑ نہیں سکوں گی، اگر اس کا ذکر کروں گی تو سارا کچھا چٹھا کہہ ڈالوں گی۔ شوہر میں عیب بہت ہیں۔ اگر عیب کھول دوں اور اس کو پتہ چلے گا تو مجھے طلاق دے ڈالے گا، اس لئے میں خاموش ہی رہوں تو بہتر ہے۔

تیسری نے کہا : میرا شوہر لمبا تڑنگا ہے، اس کی عقل اس کے نخنوں میں ہے، بولتی ہوں تو طلاق ہی بول دیتا ہے، خاموش رہتی ہوں تو مجھے گھٹ گھٹ کر جینا پڑتا ہے، نہ وہ مجھے چھوڑتا ہے، نہ میرے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے، یوں سمجھو وہ مجھے تلوار کی دھار پر چلاتا ہے۔

چوتھی نے کہا : میرا شوہر تہامہ کی رات کی مانند ہے، صاف شفاف اور معتدل، نہ ٹھنڈا نہ گرم، نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی اکتاہٹ۔

پانچویں نے کہا : میرا شوہر گھر آئے تو تیندوے کی طرح لمبی تان کر سو جاتا ہے، کسی کی عیب جوئی نہیں کرتا، چشم پوشی سے کام لیتا ہے، گھر سے باہر ہو تو شیر کی طرح بہادر، کھلے دل کا ہے، اخراجات کے بارے میں کبھی نہیں پوچھتا۔

چھٹی خاتون نے کہا : میرا شوہر کھانے بیٹھ جائے تو سب کچھ ہڑپ کر جاتا ہے، پینے لگے تو ایک بوند نہیں چھوڑتا، بستر پر آتا ہے تو سر سے پاؤں تک لحاف اور چادر تان لیتا ہے اور اس وقت میری طرف نظر التفات نہیں کرتا۔

ساتویں نے کہا : میرا شوہر بدھو اور احمق ہے، دنیا کی ہر برائی اس میں موجود ہے، تم اس سے بات کرو گی تو تمہیں گالی دے گا، کوئی مذاق مجھ سے کر بیٹھو گی تو اینٹ اٹھا کر سر پر مارے گا، ذرا سی بے تکلفی کا اظہار کرو گی تو تمہاری بھی ہڈی پسلی توڑ دے گا۔

آٹھویں نے کہا : میرے شوہر کو چھوؤ تو خرگوش کی طرح نرم ہے۔ سونگھو تو کسی خوشبودار بوٹی کی طرح ہے، میں اس کی نرمی کی وجہ سے اس پر غالب ہوں اور وہ بہادر اور جرأت کی وجہ سے وہ لوگوں پر غالب ہے۔

نویں خاتون نے کہا : میرا شوہر تلوار کی طرح لمبا ہے، دراز قد، اس کے صحن میں راکھ کے ڈھیر لگے رہتے ہیں، کثیر مہمان آتے ہیں اور کثیر لکڑیاں کھانا پکانے کے لئے جلائی جاتی ہیں، وہ دوستوں کے بہت قریب ہے، وہ دوستوں کا خیال رکھتا ہے، مہمانوں کی موجودگی میں وہ کم کھاتا ہے تاکہ مہمان خوب سیر ہو کر کھا سکیں اور کھانا کم نہ پڑ جائے۔ اگر دشمن کا خوف ہو تو وہ ساری رات جاگ کر خود پہرہ دیتا ہے۔

دسویں نے کہا : میرے شوہر کا نام مالک ہے، تم کیا جانو کہ مالک کون ہے، مالک میں بے شمار خوبیاں ہیں، مالک سب کے لئے اچھا ہے، اس کے پاس بے شمار اونٹ ہیں، اونٹوں کو وہ مہمانوں کی میزبانی کے لئے ذبح کرتا رہتا ہے۔

گیارہویں نے کہا : کہ میں امّ زرع ہوں، میرا شوہر ابوزرع ہے، تم کیا جانو کہ ابوزرع کون ہے؟ اس نے مجھے ڈھیر سارے زیورات بنوا کر دیئے، اس نے مجھ سے اتنی محبت کی کہ میرے دونوں بازو چربی سے بھر گئے، اس کے ساتھ رہ کر میں خوب کھا پی کر فربہ ہو گئی، وہ میری اتنی تعریفیں کرتا ہے کہ میں خوشی سے پھولے نہیں سماتی۔ میں ایک غریب گھرانہ کی بچی تھی، میرے گھر میں گزارا کرنے کے لئے چند بکریاں تھیں، ابوزرع کے گھر آ کر مجھے بے شمار دولت ملی ابوزرع کا پیار ملا، ابوزرع کے گھر میں بے شمار جانور ہیں، بکریاں ہیں، دنبے ہیں، اونٹ ہیں، گھر ہے اور بہت بڑا مکان ہے۔ میری سسرال کے لوگ بھی بہت اچھے ہیں، وہ میری قدر کرتے ہیں اور مجھ پر کبھی لعن طعن نہیں کرتے اور ابوزرع میرے جذبات کا اس طرح خیال رکھتا ہے کہ وہ مجھے کبھی رنجیدہ نہیں ہونے دیتا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ میں بھی تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے ابوزرع۔ حضرت عائشہؓ نے کہا حضور! آپ تو میرے لئے ابوزرع سے کہیں زیادہ اچھے ہیں۔

☆☆☆

دعا

ایک پریشان حال نوجوان ملازمت کے امیدوار کی حیثیت سے درخواست لے کر ایک بڑے افسر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ افسر نے ازراہ مہربانی کہا: "تمہاری قابلیت اور صلاحیت کا صرف اتنا امتحان لیا جائے گا کہ اپنی درخواست صحیح صحیح پڑھ کر سنادو۔"

نوجوان نے فوراً درخواست سنبھالی اور افسر کی طرف پیٹھ کرکے پڑھنا شروع کردی پھر اسی بدتمیزی پر بس نہیں کیا بلکہ درخواست پڑھتے پڑھتے کبھی دائیں طرف منہ کرکے قہقہہ لگایا اور کبھی بائیں طرف گھوم کر منہ چڑایا، چار مرتبہ چھت کو گھورا، دو بار سر کھجایا، ایک بار جھک کر جوتے کے تسمے درست کئے، درخواست پڑھ چکا تو خوش ہوا تو افسر کی طرف گھوما کہ ملازمت کا پروانہ حاصل کرے۔

بتائیے کیا ایسے نوجوان کو ملازمت مل سکتی ہے؟ یقیناً یہی کہا جائے گا کہ ملازمت ملنا تو درکنار اس نوجوان کو سزا ملنی چاہئے کہ اس نے اتنے اچھے، اتنے ہمدرد افسر کی مہربانی اور فیاضی کا غلط مطلب کیوں لیا؟

نوجوان کی بات چھوڑیئے ایک لمحے کے لئے یہ سوچئے کہ ہماری دعائیں کس قسم کی ہوتی ہیں؟ دعا کے لئے ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں، زبان پر دعا ہے کہ اے اللہ! ہمارا فلاں کام ہوجائے مگر ذہن تمام دنیا جہان کی سیر کرتا پھر رہا ہے، افسر کے پاس درخواست لے جانے والے نوجوان اور ہماری دعاؤں میں سر مو فرق نہیں، پھر بھی قربان جایئے اس پاک بے نیاز کے کہ قادر مطلق ہوتے ہوئے ہمیں اپنی درگاہ سے نہیں نکالتا، کوئی سزا نہیں دیتا بلکہ اکثر و بیشتر ہماری دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ ہمیں دعا مانگنے کا ڈھنگ نہیں آتا، ہم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہاتھ اٹھائے، جلدی جلدی دعا کی اور منہ پر ہاتھ پھیر لئے، بس گلوخلاصی ہوگئی، اب دعا قبول ہوجانا چاہئے، لیکن جب دعا قبول نہیں ہوتی ہے تو شکوے شروع ہوجاتے ہیں کہا جاتا ہے کہ ہماری دعائیں تو قبول ہی نہیں ہوتیں، یہ فرض کرلیا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ ہم راندۂ درگاہ ہیں، میں نے اکثر بچیوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم گنہگار ہیں، ہماری دعاؤں میں اثر کہاں؟

یہ سب مفروضے ہیں اللہ سب کا ہے، سب کو کھانے پینے پہننے کے لئے انواع واقسام کی نعمتیں عطا فرماتا ہے، دھوپ نکلتی ہے تو نیک و بد میں امتیاز نہیں کرتی، بارش ہوتی ہے تو اچھے برے سبھی اس سے فیض حاصل کرتے ہیں، حد یہ ہے اس نے ابلیس تک کو مایوس نہیں کیا۔ قرآن مجید پڑھئے، ابلیس کو حکم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرے، غرور وتکبر کے باعث وہ سجدہ کرنے سے انکار کردیتا ہے، گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا جاتا ہے، سارے اعزازات چھین لئے جاتے ہیں پھر بھی وہ جانتا ہے کہ اگر اس نے دعا مانگی تو بارگاہ ایزدی میں قبول کی جائے گی، چنانچہ وہ بنی نوع انسان کو بہکانے، بھٹکانے کی دعا مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کی دعا کو رد نہیں فرماتے۔

معاذ اللہ! کیا ہم ابلیس سے بھی گئے گزرے ہیں؟

نہیں! ہرگز نہیں!! ہماری دعائیں بھی قبول ہوسکتی ہیں، شرط محض اتنی ہے کہ ہمیں دعا مانگنے کا طریقہ آتا ہو۔

پہلے تو یہ سمجھئے کہ دعا ہے کہ کیا؟ دعا اظہار عبودیت کا ایک ایسا ذریعہ ہے جسے عبادت کا مغز کہا گیا ہے اور عبادت بھی ایسی جو زوال کے وقت بھی کی جاسکتی ہے طلوع وغروب آفتاب کے وقت بھی اس کے لئے کوئی وقت ناموزوں نہیں، کوئی ساعت مکروہ نہیں، یہ بھی ضروری نہیں کہ ہاتھ اٹھا کر ہی دعا مانی جائے پاکی، ناپاکی کی شرط نہیں، اپنی پستی، اپنی بے چارگی، اپنی بے مائیگی کے اظہار اور اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی کے اقرار کو دعا کہتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ قدر کی کوئی چیز نہیں" حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ دعا نفع دیتی ہے اس بلا سے جو نازل ہوچکی ہے اور اس بلا سے بھی جو نازل نہیں ہوتی یعنی جو مصیبت واقع ہوگئی ہے اس کا خاتمہ ہوجاتا ہے اور جو واقع نہیں ہوئی وہ ٹل جاتی ہے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "دعا کرو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں کہ (۱) تم قبولیت کا یقین رکھتے ہو اور جان لو کہ (۲) اللہ تعالیٰ غافل قلب سے دعا

قبول نہیں فرماتے گویا قبول دعا کی بڑی شرط یہ ہے کہ دل سے دعا کی جائے اور قبولیت کا یقین ہو۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نظر قلب پر ہے اور قلب کی بے التفاتی کی مثال اوپر دی جاچکی ہے کہ افسر کو درخواست دی جائے اور اس کی طرف پیٹھ کرکے دوسری طرف متوجہ ہوجائیں، ظاہر ہے اس بے رخی کا کیا اثر ہوگا اور سب سے بڑی بلا یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کا یقین نہ ہو، یہ سمجھ لیا جائے کہ ہماری دعا کیا خاک قبول ہوگی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ افسر کے ہاں نوکری کی درخواست میں تو خوب اچھے اچھے الفاظ ہوں، لیکن درخواست کے آخر میں یہ بھی تحریر ہو کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ میری درخواست قبول نہیں کریں گے، بتائیے ایسی مہمل درخواست کا کیا مطلب ہوگا؟ اسی طرح اگر دل میں قبولیت کا یقین نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو دلوں کی کیفیات پر مطلع دعا قبول کرنے کی توقع عبث ہے۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ اللہ سے کچھ مانگو تو کم سے کم اس طرح تو مانگو جیسے اولاد اپنے ماں باپ سے کسی چیز کے لئے ضد کرتی ہے، مطلب یہ ہے کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے، تھوڑی تھوڑی دیر بعد اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ہی بات کی رٹ لگاتے رہو، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی یہ بات بہت پسند ہے کہ وہ بار بار اپنی بے چارگی کا اظہار کریں، دعا میں جتنی تڑپ ہوگی اتنی ہی جلدی اُسے شرف قبولیت حاصل ہوگا۔

کہتے ہیں کہ ایک دعا ایسی ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی اور وہ ہے درود شریف، اللہ تعالیٰ جل شانہ درود شریف ضرور قبول فرماتا ہے، چنانچہ بزرگوں نے کہا ہے کہ اپنی دعا کو درود شریف کے غلاف میں لپیٹ دیا کرو (مطلب یہ ہے کہ دعا مانگنے سے پہلے کم سے کم تین بار اور دعا مانگنے کے بعد تین بار درود شریف پڑھ لیا کرو)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ کہ جوتے کا تسمہ مانگنا ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگو، درحقیقت یہی اصل بندگی ہے، اصل عاجزی ہے کہ اے اللہ! تیری تائید ونصرت کے بغیر ہم اس قابل نہیں کہ دنیا کی معمولی سے معمولی چیز بھی حاصل کرسکیں۔

دنیاوی اغراض ومقاصد کے لئے جو اوراد ووظائف پڑھے جاتے ہیں، دیکھا جائے تو دیگر مصالح کے علاوہ ان کی ایک بڑی حقیقت یہ ہے کہ (۱) چونکہ درود یا وظیفہ کسی بزرگ کا بتایا ہوا یا کسی عزیز کا آزمودہ ہوتا ہے اس لئے اس کی قبولیت میں کوئی شبہ نہیں ہوتا (۲) ورد یا وظیفے میں بار بار ایک ہی دعا کی تکرار کی جاتی ہے یا بار بار اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا ہے (۳) بار بار اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے اپنی بے چارگی اور بے بسی کا احساس ہوتا ہے (۴) ورد یا وظیفے کو ہمیشہ اول وآخر درود شریف کے غلاف میں لپیٹا جاتا ہے (۵) ایک طویل عرصے تک اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ہی بات کی رٹ لگائی جاتی ہے

ان شرائط کے ساتھ کوئی بھی دعا مانگی جائے ظاہر ہے وہ ضرور قبول ہوگی۔ مجھے ایک بزرگ کی بات یاد ہے فرمایا کرتے تھے جو دعا بھی مانگنا ہو کسی مقررہ وقت کم سے کم نصف گھنٹے تک روزانہ مانگا کرو اور کم سے کم تین چلوں تک مانگا کرو، ان کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے سے عموماً دوسرے ہی چلے میں دعا قبول ہوجاتی تھی، ایسا بہت ہی کم ہوا کہ تیسرے چلے کی نوبت آتی ہو۔

میں نے کچھ ایسی بچیاں بھی دیکھیں ہیں جو ابتلاء وآزمائش کے وقت دعا مانگتے ہوئے شرماتی ہیں کہ ہم نے راحت وآرام کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کا شکرادا نہیں کیا اب کس منہ سے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکرانے کو لازمی بنالینا چاہئے۔ قرآن وحادیث شاہد ہیں کہ جن نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا جاتا ہے ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ بزرگوں نے ایمان پر خاتمہ ہونے کی ایک آسان سی ترکیب یہ بتائی ہے کہ ہم روزانہ ایمان حاصل پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ فرمائیں گے اور اس طرح انشاء اللہ ایمان کی حالت میں خاتمہ بالخیر ہوگا۔

بچیوں کی یہ پشیمانی اپنی جگہ ٹھیک بلکہ مستحسن ہے کہ انہوں نے راحت وآرام کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کا شکرادا نہیں کیا لیکن اس ضمن میں دعا مانگنے سے جو شرم مانع ہوتی ہے وہ شرم نہیں بلکہ ابلیس لعین کا پھیلایا ہوا جال ہے، جس طرح چھوٹا سا بچہ ہنسی خوشی ہنستا کھیلتا پھرتا ہے لیکن چوٹ لگتے ہی سیدھا اپنی ماں کے پاس دوڑتا ہے، اس طرح ہمیں بھی ابتلاء وآزمائش میں اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑنا چاہئے نہ دوڑنا ایک قسم کی خود پسندی اور غرور ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے، جس کسی کو کوئی مصیبت پہنچے وہ یہ دعا کرے۔ "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْلِیْ خَیْرًا مِنْھَا" ترجمہ: اے اللہ مجھے اس مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کا نعم البدل عطا فرما۔ دیکھ لیجئے! ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ مصیبت اور امتحان کے وقت اللہ تعالیٰ ہی کے حضور سر جھکائیں یہ سمجھنا کہ ہم "مطلب" کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکائیں گے تو وہ نعوذ باللہ ناراض ہو جائے گا، غلطی ہی نہیں بلکہ بہت بڑا جرم ہے۔ کیا کوئی ایسی ماں ہے جو اپنے بچے کو پریشان دیکھ کر یہ کہتی ہو کہ اپنے مطلب سے میرے پاس آگیا؟ وہ تو دوڑ کر اسے گلے سے لگا لیتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کے سامنے ماں باپ کو محبت کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں ہے، اللہ تعالیٰ سب سے پہلے حاجت روائی فرمائیں گے، یہ بات میں یونہی نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ حدیث شریف ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں جو معصوم اور بے گناہ ہیں تذکرہ کرتا ہوں اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اُدھر متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر چلتا ہوں۔"

اس حدیث شریف کے مطابق اللہ تعالیٰ کا ہمارے گمان کے موافق معاملہ ہوتا ہے، یعنی ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے لطف وکرم کی امید رکھنا چاہئے، اس کی رحمت سے ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہئے، یقیناً ہم لوگ گنہ گار ہیں اور سراپا گناہ اور اپنی حرکتوں اور گناہوں کی سزا اور بدلے کا یقین ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے لطف وکرم سے بالکل ہی معاف فرمادے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امید وخوف جس بندے کے دل میں ایسی حالت میں ہوں کہ رحمت کی امید ہو اور گناہوں کا خوف ہو تو جو امید ہے وہ اللہ تعالیٰ عطا فرمادیتا ہے اور جو خوف ہے اس سے امن عطا فرمادیتا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ مومن اپنے گناہ کو ایسا سمجھتا ہے گویا پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور وہ پہاڑ اس پر گرنے والا ہے اور فاجر شخص اپنے گناہ کو ایسا سمجھتا ہے گویا ایک مکھی بیٹھی تھی، اُڑادی، مقصود یہ ہے کہ گناہ کا خوف اس کے مناسب ہونا چاہئے اور رحمت کی امید اس کے مناسب۔

دوسری احادیث میں آیا ہے کہ بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک یہ نہ کہنے لگے کہ میری تو دعا قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح صحت، تونگری، شادی بیاہ وغیرہ سب امور کا حال ہے، اللہ تعالیٰ کی پاک بارگاہ میں عرض معروض کی جائے تو جلد وہ حالت دور ہو جائے گی۔

اب یہ بھی سمجھ لیجئے کہ دعا قبول ہونے کا کیا مطلب ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب مسلمان دعا کرتا ہے بشرطیکہ قطع رحمی یا کسی گناہ کی دعا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے یہاں سے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور ملتی ہے۔

(۱) خود وہی چیز مل جاتی ہے جس کی دعا کی تھی (۲) اس کے بدلے میں کوئی برائی کوئی بڑی مصیبت اس پر سے ہٹا دی جاتی ہے (۳) آخرت میں اسی قدر ثواب اس کے حصے میں لکھ دیا جاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے کو بلا کر ارشاد فرمائے گا: "اے میرے بندے! میں نے تجھے دعا کرنے کا حکم دیا تھا اور اس کے قبول کرنے کا وعدہ کیا تھا تو نے مجھ سے دعا مانگی تھی؟

وہ عرض کرے گا مانگی تھی۔

ارشاد ہوگا "تو نے کوئی ایسی دعا نہیں کی جس کو میں نے قبول نہ کیا ہو تو نے فلاں تکلیف اُٹھانے کے بارے میں دعا کی تھی، میں نے اس کو دنیا میں ہٹا دیا تھا اور فلاں غم کے دفع ہونے کی دعا کی تھی مگر اس کا اثر تجھے معلوم نہیں ہوا میں نے اس کے بدلے میں اتنا اجر وثواب تیرے لئے متعین کردیا ہے"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کو ایک ایک دعا یاد کرائی جائے گی اور اس کا دنیا میں پورا یا آخرت میں اس کے عوض بتایا جائے گا، آخرت کے اجر وثواب کی کثرت دیکھ کر وہ بندہ تمنا کرے گا کہ کاش دنیا میں اس کی کوئی بھی دعا قبول نہ ہوئی ہوتی کہ یہاں اس کا اس قدر اجر عظیم ملتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے مصالح پر نظر فرماتا ہے اگر بندے کے لئے اس چیز کا جس کی دعا مانگی گئی ہو عطا فرمانا مصلحت ہوتا ہے تو مرحمت فرمادیتا ہے ورنہ نہیں، یہ بھی اللہ کا بڑا احسان ہے کہ ہم لوگ بسا اوقات اپنی نافہمی سے ایسی چیز مانگتے ہیں جو ہمارے لئے مناسب نہیں ہوتی اس کے علاوہ ایک اہم بات یہ ہے کہ اکثر عورتیں خاص طور پر اس مرض میں مبتلا ہیں کہ بسا اوقات غصے اور رنج میں بددعائیں کرنے لگتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے دربار عالی میں بعض ایسے خاص اوقات ہوتے ہیں کہ جو مانگو مل جاتا ہے، بعد میں کسی کو خیال بھی نہیں آتا کہ یہ مصیبت خود ہی ہم نے اپنی بددعاؤں سے حاصل کی ہے۔ ☆☆

حصولِ اولاد اور حفاظت حمل کے لئے چند قرآنی نسخے

غلام باقر عابد پیرا

قرآن مجید سے حصولِ اولاد، دورانِ حمل جملہ بیماریوں سے تحفظ و بچے کی پیدائش میں آسانی کے مجرب وظائف وتعویذات پیش کر رہا ہوں، جنہیں کامل یقین ویکسوئی قلب سے عمل میں لانے سے ہر دلی مراد پوری ہوتی ہے جس طرح خداوند کریم نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا.

اور نازل کر رہے ہیں ہم قرآن میں وہ کچھ جو شفا ہے اور رحمت ہے مومنوں کے لئے اور نہیں اضافہ کرتا یہ ظالموں کے لئے سوائے خسارے کے۔ (بنی اسرائیل-۲۸) اس لئے قرآن مجید میں جملہ بیماریوں کا علاج وشفاء ہے۔ درج ذیل آیاتِ قرآنی کا استعمال کرکے فائدہ حاصل کریں۔

حصول اولاد کے لئے

۱-جس کو اولاد سے مایوسی ہو اس کو چاہئے کہ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ اس دعا کو پڑھا کرے۔ اللہ پاک محمدؐ اور آل محمدؐ کے صدقے صاحب اولاد کرے گا۔ اور فرزند نیک صالح پیدا ہوگا، یہ دعا حضرت زکریا علیہ السلام کی ہے، آیت مبارکہ یہ ہے: رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ.

۲-حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی اس دعا کو زعفران سے کاغذ پر لکھے، حیض سے فارغ ہونے کے بعد عورت کی کمر میں باندھے موم جامہ کرکے تاکہ گندگی سے اثر نہ جاوے، عورت ضرور حاملہ ہووے، جو درخت پھل نہ لاوے اس پر باندھے انشاء اللہ پھل لگے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ھو ھو ھو ھو ھو ھو اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ حی حی حی حی حی حی حی قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

۳-اگر بانجھ عورت یہ تعویذ گلے میں ڈالے تو بفضل خدا بانجھ پن دور ہوگا اور حاملہ ہوگی۔

۷۸۶

۱	۱۲	۵
۱۰	۶	۲
۷	یاحی	۱۱

۴-درویشوں اور بزرگوں کے فرمان کے مطابق اگر بانجھ عورت سات روزے رکھے اور روزانہ یَامُصَوِّرُ ۳۲ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور پھر اسی پانی سے روزہ افطار کرے۔ انشاء اللہ عورت حاملہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرزند صالح عطا فرمائے گا۔

۵-عروجِ ماہ میں نوچندی جمعرات کو اول وآخر درود شریف تین تین بار پڑھ کر ۱۱۱ مرتبہ سورۂ الحمد شریف مع بسم اللہ وآمین کے پڑھ کر پانی پر دم کریں اور تھوڑا تھوڑا پانی دونوں میاں بیوی پی لیا کریں۔ اس طرح سات جمعراتیں عمل کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حمل رہے گا۔

۶-تعویذ لکھ کر عورت کے داہنے بازو پر باندھیں، حمل ہوگا، اگر اعتبار نہ ہو تو پہلے اس کو اس طرح آزمالے کہ یہ تعویذ مرغی کے بازو میں باندھ دیوے، وہ انڈے دینے لگے گی۔

ماحوم ادع انداھوا ۳سح ھو جعفر

۷-حضرت شیخ المشائخ بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کوئی عورت چاہے کہ مجھے حمل رہے اور بچہ پیدا ہو تو کچھ شرینی منگا کر نذر کرے، پھر یہ تعویذ سات کاغذ پر لکھے اور سات دن حیض سے فارغ ہونے کے بعد روز ایک تعویذ گھول کر پیا کرے۔ انشاء اللہ لڑکا پیدا ہووے اور نہ تو قیامت کے دن دامن گیر ہووے۔ نقش یہ ہے۔

س جمع	س جمع	س جمع	س جمع	س جمع	س جمع	س جمع

☆☆☆

طب وصحت

ایک نیا سلسلہ

حکیم امام الدین ذکائی

دست اسہال
(DIARRHOEA)

غیر معمولی طور سے پتلا پاخانہ بغیر مروڑ کے بار بار آنا دست، اسہال مرض کہلاتا ہے، دست بذات خود کوئی مرض نہیں ہے، لیکن دوسرے امراض کی علامت محض ہے، دست گرمی اور بارش میں زیادہ آتے ہیں۔

وجوہات

بھاری خوردنی اشیاء، بھوک سے زیادہ کھانا، گندہ زہریلا کھانا، دست آور دوائیوں کا استعمال، برف وغیرہ کھانا، پیٹ کے کیڑے، تیز مسالے رات کو دیر تک جاگنا اور قبض وغیرہ کے اثر سے دست لگ جاتے ہیں۔ قدرت نہیں چاہتی کہ کوئی خاص چیز پیٹ یا آنتوں میں رہے، اس لئے بھی دست لگ جاتے ہیں، کچے یا بہت پکے پھل کھانا، اچانک خوف، دکھ یا صدمہ، ذہنی اذیت، اچانک موسم تبدیل ہونے پر نظام انہضام میں خرابی، آنتوں میں بہت کم یا زیادہ پت رس سے دست آتے ہیں، آنتوں پر بلغم کی پتلی جھلی ہوتی ہے، جس سے لگاتار ایک طرح کا رس رستا ہے۔ اسی رس سے کھانا ہضم ہوتا ہے، کھانا ہضم نہ ہونے اور بدہضمی سے بھی دست آنے لگتے ہیں، کھانا ہضم ہوتے وقت اسی رستے ہوئے رس وہی وہی جھلی پھر جذب کرلیتی ہے، لیکن کسی وجہ سے جھلی کی رس جذب کرنے کی قوت ختم ہوجاتی ہے، تو دست آنے لگتے ہیں، اناج کے ہیجان سے آنتیں بہت پانی چھوڑتی ہیں، جیسے سرخ مرچ کے استعمال سے پانی بہت آتا ہے۔ ایسی کئی وجہ سے آنتوں سے افراز ہوتا ہے، جس سے دست زیادہ آتے ہیں، علاج کے دوران مریض کو ان وجوہات سے بچنا چاہئے، دستوں کی وجہ سے پیٹ میں معدہ کی دیواروں کی سوزش (Gastritis) یا آنتوں کی سوزش (Enteritis) یا دونوں معدہ کی دیواروں اور آنتوں کیا سوزش (Gastroenlerology)

دست کی بیماری (اسہال) سے کیسے بچیں؟

جب پانی جیسا پتلا پاخانہ آتا ہے، تو اسے دست آنا، یا اسہال کا مرض کہا جاتا ہے، دست کا رنگ یا وجہ کچھ بھی ہوسکتی ہے، لیکن ایک بار دست ہونا ایک اہم خطرے کا اشارہ دیتا ہے، یہ ایک جان لیوا مرض ہے، جو کسی بھی خاص کر کمزور اور چھوٹے بچوں کو ہوسکتا ہے، اس مرض سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کریں۔

(۱) جب تک ہوسکے بچے کو ماں کا دودھ پلائیں۔

(۲) بچے کو دودھ پلانے کے لئے بوتل کی بجائے پیالہ اور چمچ ہی کام میں لائیں۔

(۳) پینے کا پانی ڈھانپ کر رکھیں، پانی لینے کے لئے ہتھے دار لوٹے کا استعمال کریں۔

(۴) صاف نل سے ہی پانی بھریں۔

(۵) کھانے کی چیزیں ڈھانپ کر رکھیں، اور مکھیوں سے بچائیں۔

(۶) باسی کھانا نہ کھائیں، گلے اور سڑے پھل اور مکھیاں بیٹھی چیزوں کا استعمال نہ کریں۔

(۷) کھانا بنانے اور کھانے سے پہلے اچھی طرح ہاتھ دھوئیں۔

(۸) رہنے کی جگہ سے دور بیت الخلا بنائیں۔

دست کی بیماری (اسہال) ہونے پر کیا کریں؟

دست ہوتے ہی اس کا گھریلو علاج کردینا چاہئے۔ دست کی وجہ سے جسم میں پانی اور نمک کی کمی کو دور کرنے کے او، آر، ایس (نمکول) کا

استعمال فوراً کرنا چاہئے، یہ نمکول آسانی سے تیار کرسکتے ہیں۔ اس کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) ایک گلاس یا (۲۰۰ ملی لیٹر) پینے کا صاف پانی لیں۔

(۲) اب پانی ایک صاف برتن میں ڈالیں۔

(۳) اس میں صاف ہاتھ سے ایک چٹکی باریک نمک ڈالیں۔

(۴) اب صاف چمچ سے پانی کو ہلائیں، تاکہ نمک پانی میں پوری حل ہوجائے۔

(۵) اس گھول کو چکھ کر یہ معلوم کریں کہ ذائقہ آنسوؤں سے زیادہ نمکین نہ ہو۔

(۶) اب ایک چائے والا چمچ چینی سے بھر کر پانی میں ڈال دیں۔

(۷) چمچ سے محلول ہلاکر چینی اچھی طرح سے گھول لیں، چینی نہ ہو تو گڑ بھی کام میں لاسکتے ہیں۔

(۸) اب ہر پتلے دست کے بعد آدھے سے ایک گلاس تک یہ مریض کو تھوڑا تھوڑا کرکے پلائیں۔

او، آر، ایس بنے بنائے پیکٹوں میں بھی ملتا ہے، اس پیکٹ کو ایک لیٹر صاف پانی میں حل کرنا ہوتا ہے۔

اسہال کی بیماری کے دوران مریض کی خوراک پر خاص توجہ دینی چاہئے، بچے کو ماں کا دودھ پلانا چاہئے۔ اس کے علاوہ مطلوبہ مقدار میں دوسری رقیق چیزیں، جیسے لیموں کا پانی، چاول، کانجی وغیرہ دیں، کھچڑی، مسلا کیلا، دہی وغیرہ نرم چیزیں کھلائیں جائیں۔

اگر پتلے دست دودنوں میں بند نہ ہوں اور بچہ کمزور ہوتا چلا جائے تو اسے ڈاکٹر کو دکھانا چاہئے۔

غذا کے ذریعہ علاج

بدہضمی وغیرہ سے دست آتے ہوں تو مریض کو کھانا نہیں کھانا چاہئے، دہی کی لسی پینا مفید ہے، یہاں مذکورہ چیزوں کا زیادہ استعمال کریں، اس سے کھانے کی تکمیل بھی ہوگی اور مرض بھی ٹھیک ہوجائے گا۔

دست ہونے پر عام دہی کی لسی، لسی میں دو چمچ اسبغول کا چھلکا ملاکر دیں، پھلوں میں انار کا رس، دہی، کھچڑی دینا مفید ہے۔

لیموں : دودھ میں لیموں نچوڑ کر پینے سے دستوں میں فائدہ ہوتا ہے، دست میں مروڑ ہوں تو لیموں کا استعمال کریں، ایک لیموں کا رس ایک کپ پانی میں ملاکر پلائیں، اسی طرح ایک دن میں پانچ بار کریں، اس سے دست بند ہوجاتے ہیں۔

آم : میٹھے آم کا رس آدھا کپ، دہی 25 گرام اور ادرک کا رس ایک چمچ سب ملاکر پئیں، اس سے پرانے دست، دستوں میں بدہضمی کے ذرات نکلنا اور بواسیر ٹھیک ہوتی ہے۔

آنولہ : خشک آنولہ، سیاہ نمک ہموزن لے کر اور پیس کے پانی کے ساتھ آدھ چمچ پھانک لینے سے دست بند ہوجاتے ہیں۔

جامن : کیسے بھی تیز دست ہوں، جامن کے درخت کے ڈھائی پتے، جو نہ زیادہ موٹے ہوں اور نہ زیادہ ملائم، لے کر پیس لیں، پھر اس میں تھوڑا سا سوندھا نمک ملاکر اس کی گولیاں بنالیں، ایک گولی صبح، ایک گولی شام کو لینے سے دست فوراً بند ہوجاتے ہیں۔

انار : ایک انار پر چاروں طرف مٹی کا لیپ کریں اور بھون لیں، بھوننے کے بعد دانے نکال کر رس نکالیں اور اس میں شہد ملاکر پئیں، ہر طرح کے دست ٹھیک ہوجائیں گے۔

15 گرام انار کے خشک چھلکے اور دو لونگ دونوں کو پیس کر ایک گلاس پانی میں اُبالیں، آدھا پانی رہنے پر چھان کر اس کے تین حصے کرکے ایک دن میں ہر تین تین گھنٹے کے بعد تین بار پئیں، پیچش میں فائدہ ہوگا، اگر ''آنوں'' (ایک طرح کا چلنا، لیسدار پاخانہ، جو کھانا کھانے کے بعد پیدا ہوتا ہے) کی شکایت بنی رہتی ہو تو اس کے لئے یہ باقاعدہ استعمال کرنا مفید ہے۔

لوکی : لوکی کا رائتہ دستوں کے لئے مفید ہے۔

پودینہ : دستوں میں آدھا کپ پودینے کا رس ہر دو گھنٹے بعد پلائیں۔

چاول : چاول بنانے کے بعد اس کا اُبلا ہوا پانی جسے مانڈ کہتے ہیں، پھینک دیتے ہیں، یہ مانڈ دستوں میں مفید ہے، بچے کو آدھا کپ بڑے کو ایک کپ فی گھنٹہ پلانے سے دست بند ہوجاتے ہیں، چھوٹے بچوں کو قلیل مقدار میں پلاسکتے ہیں، اس مانڈ میں نمک ذائقہ کے مطابق ملانے سے یہ ذائقہ دار اور زود ہضم ہوجاتا ہے، زیادہ دیر رکھنے سے بدبو دینے لگتا ہے، مانڈ کو چھ گھنٹے سے زیادہ نہ پڑا رہنے دیں، مانڈ بنانے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ سو گرام چاول آٹے کی طرح پیس لیں اور اسے ایک لیٹر پانی میں اُبالیں، اچھی طرح اُبالنے کے بعد اسے چھان کر

ذائقے کے مطابق نمک ملالیں، اسے مندرجہ بالا طریقے سے پئیں، دستوں میں مفید پائیں گے، دستوں میں چاول بہترین غذا ہے، چاول دہی میں ملاکر کھائیں۔

خشخاش: دو چمچ خشخاش میں پانی ڈال کر پیس کر چوتھائی کپ دہی میں ملاکر روزانہ دو گھنٹے کے فرق سے کھانے سے پیچش، مروڑ اور دست ٹھیک ہوجاتے ہیں، خشخاش کی کھیر بناکر کھانے سے فائدہ ہوگا۔

دھنیا: سبز دھنیا، سیاہ نمک، سیاہ مرچ ملاکر چٹنی بناکر چاٹنے سے فائدہ ملتا ہے، یہ زود ہضم ہوتی ہے۔ پسے ہوئے دھنئے کو سینک کر پیس کر اس کا ایک چمچ پانی کے ساتھ لینے سے (پھنکی کی صورت میں) دست بند ہوجاتے ہیں، دستوں میں آنوں، مروڑ ہو تو دھنئے کے کاڑھے میں مصری ملاکر پلادیں، کھانے کے بعد دست ہوں تو پسے ہوئے دھنئے میں ذائقے کے مطابق نمک ملاکر کھانا کھانے کے بعد ایک چمچ ٹھنڈے پانی سے باقاعدہ دو بار پھنکی لیں۔

پانی: دستوں کے باعث ہزاروں بچے ہر سال مرجاتے ہیں، اس کی وجہ ہے، جسم میں پانی کی کمی ہونا، جیسے ہی بچے کو تین چار پتلے دست آئیں، اسے گھر میں تیار کرکے محلول دینا شروع کردیں، بچہ جتنا زیادہ پانی پیے گا اتنا ہی جلدی ٹھیک ہوگا، عام کھانا دیں، چھوٹا بچہ ماں کا دودھ بھی پیتا رہے، محلول بنانے کے طریقے مندرجہ ذیل ہے۔

صاف پانی ایک لیٹر، چینی آٹھ گرام، نمک پانچ گرام۔

اگر پانی صاف نہ ہو تو اُبال کر ٹھنڈا کرلیں، اس میں نمک اور چینی ملادیں، محلول تیار ہے، چھوٹے بچے کو چمچ سے اور بڑے بچے کو گلاس سے تھوڑی تھوڑی دیر بعد پلائیں، دو چار دن میں بچہ ٹھیک ہوجائے گا، یاد رکھیں ذرا سی سمجھداری آپ کے بچے کی جان بچاسکتی ہے۔

پیپل: پیپل درخت کے پتے دستوں کو بند کرتے ہیں، اس کے پانچ پتوں کو چبائیں، یا ایک گلاس پانی میں ان کا اُبلا ہوا پانی پئیں۔

بیل: بیل کا گودا نکال کر پانی میں مسل کر چینی ملاکر شربت بناکر ایک ایک کپ تین بار روزانہ پئیں۔

کیلا: کیلا قبض کرتا ہے، دو کیلے آدھ پاؤ دہی کے ساتھ کچھ دن کھانے سے دست پیچش، بدہضمی ٹھیک ہوجاتی ہے۔

آلو بخارا: یہ فضلے کو روکتا ہے، لیکن قبض نہیں کرتا۔

امرود: امرود کی نرم پتیاں اُبال کر پینے سے پرانے دست ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

پپیتا: کچا پپیتا اُبال کر کھانے سے پرانے دست ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

گاجر: اس سے پرانے دست اور بدہضمی کے دست ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

پیاز: پیاز کو پیس کر ناف پر لیپ کرنے سے دست بند ہوجاتے ہیں۔ 30 گرام پیاز کے رس میں ایک رائی کے برابر افیون ملاکر پئیں، فوراً دست، مروڑ بند ہوجائیں گے۔

مسور کی دال اور چاول: یہ دست اور پیچش کے مریضوں کے لئے بہترین غذا ہے۔

گیہوں: سونف کو باریک پیس لیں، اسے پانی میں ملائیں، اس سونف کے پانی میں گیہوں کا آٹا ملاکر روٹی بناکر کھانے سے دست اور پیچش میں فائدہ ہوتا ہے۔

سونف: اگر مروڑ سے تھوڑا تھوڑا پاخانہ آتا ہو تو 3 گرام کچی اور 3 گرام بھنی ہوئی سونف ملاکر پیس کر مصری ملاکر استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے، چھوٹے بچوں کے پتلے دست، پیچش میں 6 گرام سونف، 85 گرام پانی میں اُبالیں، جب پانی آدھا رہ جائے تو اس میں ایک گرام سیاہ نمک ڈال دیں، بچوں کو 12 گرام پانی دن میں تین بار دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

جائفل: سونٹھ اور جائفل کو پانی میں گھسا کر دن میں تین بار روزانہ پلانے سے دست بند ہوجاتے ہیں۔

دال چینی: 2 گرام پسی ہوئی دال چینی کو پانی کے ساتھ پھانکنے سے دست بند ہوجاتے ہیں۔

تلسی: تلسی کے پتوں کا کاڑھا پینے سے دستوں میں فائدہ ہوتا ہے، 10 گرام تلسی کے پتوں کا رس پینا مروڑ اور بدہضمی میں مفید ہے۔

اسبغول: ایک چائے کا چمچ اسبغول گرم دودھ میں ملاکر رات کو استعمال کریں، صبح دہی میں بھگو کر پھلاکر اس میں نمک، سونٹھ، زیرہ ملاکر پلائیں، کچھ دن لگاتار پلانے سے دستوں میں مفید ہے۔

پھٹکری: پھٹکری 20 گرام اور افیون 3 گرام پیس کر ملالیں، صبح شام اس کو دال کے دانے کے برابر لے کر تھوڑے سے پانی کے ساتھ مریض کو پلائیں، اس سے دستوں میں فائدہ ملتا ہے۔

زیرہ: پتلے دست ہونے پر زیرے کو سینک کر آدھا چمچ شہد میں ملاکر چار بار روزانہ دیں۔ کھانے کے بعد بھنا ہوا زیرہ چھاچھ میں ملاکر اور سیاہ نمک ملاکر پئیں، دست آنا بند ہوجائیں گے۔

ادرک: آدھا کپ اُبلا ہوا پانی لیں، اس میں ایک چمچ ادرک کا رس ملائیں، جتنا گرم پیا جاسکے، اتنا گرم پئیں، اس طرح ایک گھنٹے میں ایک خوراک لیتے رہنے سے پانی کی طرح آرہے پتلے دست آنا بند ہوجائیں گے۔

چینی: پانی اُبال کر ٹھنڈا کرکے ایک گلاس بھرلیں، اس میں تھوڑا سا نمک، ذائقے کے مطابق چینی ملاکر گھول لیں، اسے بار بار پلائیں، مریض کو کچھ نہ کچھ پلاتے رہیں اور روزانہ کھانے کو کہیں، اس سے جسم میں کمزوری نہیں آئے گی۔

نیم: ایک گرام نیم کے بیج (نمولی) کی گری میں تھوڑی سی چینی ملاکر پیس کر پانی سے پھانک لیں، کھانے میں صرف چاول ہی لیں۔

اخروٹ: دستوں میں مروڑ ہوں، تو اخروٹ کو پانی میں پیس کر ناف پر لیپ کریں، اس سے مروڑ والے دست دور ہوجائیں گے۔

دھنیا: دھنئے میں سیاہ نمک ملاکر کھانے کے بعد لینے سے دست نہیں آئیں گے، صرف دھنیا پیس کر پھانکنے سے دست بند ہوجائیں گے۔

نارنگی: بچے کے دستوں میں نارنگی کا رس دودھ میں ملاکر پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

سیب: بچوں کو دودھ ہضم نہیں ہوتا، دودھ پیتے ہی قے اور دست آتے ہوں تو ان کا دودھ بند کرکے تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد سیب کا رس پلانے سے قے اور دستوں میں آرام ملتا ہے، پرانے دستوں میں بھی سیب کا رس مفید ہے، مروڑ لگ کر ہونے والے بڑے لوگوں کے دستوں میں بھی سیب کا رس مفید ہے، سیب خون کے دستوں کو بند کرتا ہے، دستوں میں سیب بغیر چھلکے والا کھانا چاہئے، دستوں میں سیب کا مربہ بھی مفید ہے۔

تلسی: تلسی اور پان کا رس برابر مقدار میں گرم کرکے پلانے سے بچوں کے دست صاف آتے ہیں، پیٹ کا اپھارہ بھی ٹھیک ہوجاتا ہے۔

☆☆☆☆

نومسلموں کی کہانی

نومسلموں کی زبانی

عابد حامدی، بھولا ناتھ
(باندہ، اتر پردیش)

''اسلام میں وحدانیت کے بعد میرے لئے سب سے متاثر کن نماز میں مساوات اور کھانے پینے میں مسلمانوں کا اجتماعی طور طریقہ ہے، جو مجھے بے حد پسند آیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں کوئی مت بھید نہیں ہونا چاہئے۔ نمازیں سب ایک ساتھ پڑھتے ہیں اور کھانا بھی سب ایک ساتھ کھاتے ہیں، لیکن اس کے علاوہ عام مسلمانوں میں اسلام سے کافی دوری پائی جاتی ہے، ان کا رویہ، ان کا سلوک اور ان کے معاملات میں غیر اسلامی عناصر کی اچھی خاصی آمیزش ہے، جس کی وجہ سے ایک غیر مسلم کے اسلام کی طرف بڑھتے قدم رک جاتے ہیں، بلکہ بسا اوقات نومسلم کے مرتد ہو جانے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے، اس لئے میری مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اسلام کا نمونہ بننے کی کوشش کریں لہٰذا کہ اسلام کا پیغام تیزی سے عام ہو اور اسلام قبول کرنے والے اسلام کو بے دھڑک قبول کریں۔''

میرا خاندانی نام بھولا ناتھ ہے، میرے والد کا نام کیدار ناتھ تھا۔

میں ۱۹۵۰ء میں پلہری گاؤں ضلع باندہ (یوپی) میں پیدا ہوا۔ میرے والد کا آبائی پیشہ جوتا سازی تھا، میں نے انٹر میڈیٹ اور .T.C بمیر و ضلع باندہ سے کیا، دوران تعلیم جن دنوں میں ہوسٹل میں رہتا تھا، میرا ایک روم پارٹنر تبارک حسین نامی ایک مسلمان طالب علم تھا، لیکن اس کا کردار اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتا تھا، تبارک حسین سے ملنے ہردولی گاؤں کے جماعت اسلامی کے ایک رکن جناب اشرف حسین صاحب آتے جاتے تھے، ان کی یہ ملاقاتیں دعوتی نوعیت کی ہوتی تھیں، مجھے بھی ان ہی کے ذریعہ اسلامی عقائد خصوصاً توحید رسالت و آخرت کے بارے میں جانکاری ملی۔ میری اشرف حسین صاحب سے ان موضوعات پر خوب خوب بحثیں ہوئیں، شرک کو تو میں پہلے ہی ناپسند کرتا تھا اور بت پرستی سے مجھے کوئی دلچسپی نہ تھی، بلکہ توحید تو میرے دل کی آواز تھی۔ تبادلۂ خیال کے نتیجے میں اسلام کے عقائد اور تعلیمات سے کافی متاثر ہوا، اسی دوران اشرف حسین صاحب کے سمجھانے بجھانے سے تبارک حسین نے بھی اپنا رویہ تبدیل کر لیا اور پھر جس سے میرا مزاج بالکل میل نہیں کھاتا تھا، وہ اور میں دونوں آپس میں گھی شکر ہو گئے۔

اسی دوران علاقے میں ایک سنسنی خیز واقعہ پیش آیا، جس سے مجھے اسلامی طرف پیش قدمی کے سلسلے میں فیصلہ کرنے میں آسانی ہوئی، علاقے کا بڑھئی برادری کا ایک ہندو نوجوان ممبئی سے ایک مسلمان لڑکی کو اپنے گاؤں لے آیا، وہ گاؤں اصلاً ٹھاکروں کا تھا، ہر قسم کے اثرات اور دباؤ کے باوجود گاؤں والے لڑکی کو واپس کرنے پر تیار نہ ہوئے، کافی تناؤ والے ماحول میں اشرف حسین صاحب نے کسی طرح خفیہ طور سے لڑکی سے رابطہ قائم کیا اور پھر لڑکے سے بھی رابطہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لڑکے کو انہوں نے باندہ ہمارے ہوسٹل کے کمرے میں بلایا، اس کی خوب خاطر تواضع کی، اسے تحفے تحائف دیئے اور اسلام کے بارے میں سمجھاتے ہوئے اس کے سامنے یہ بات رکھی کہ تمہارے گاؤں کے ٹھاکر تمہیں جان سے مارنے کے بعد تمہاری خوبصورت بیوی کو ہتھیا لیں گے۔ اس لئے دنیا و آخرت میں مسئلے کا حل یہ ہے کہ تم اسلام قبول کر لو، یہ بات اس نوجوان کی سمجھ میں آ گئی، بہر حال انتہائی منصوبہ بندی سے لڑکے اور لڑکی کو اس گاؤں سے نکال کر فتح پور یوپی لے گئے، وہاں لڑکے نے اسلام قبول کیا اور پھر اسے لکرالہ ضلع بدایوں بھیج دیا، جہاں کی اسلامی درسگاہ میں دونوں میاں بیوی تدریسی خدمات انجام دینے لگے، بعد میں لڑکے نے ممبئی میں اپنی سسرال سے بھی تعلقات بہتر کر لئے اور پھر دونوں ممبئی منتقل ہو گئے۔

اشرف حسین صاحب نے انتہائی فرقہ وارانہ جذباتی اور بظاہر لاینحل حساس مسئلے کو جس خوبصورتی سے حل کیا اور اس سلسلے میں مسلمانوں نے انہیں جو تعاون دیا، اس سے میں کافی متاثر بھی ہوا اور مجھے حوصلہ بھی ملا، اسی دوران میں نے اسلام کے سلسلے میں مطالعہ اور تبادلۂ خیال جاری رکھا۔ BTC کا امتحان دینے کے بعد اشرف حسین صاحب نے مجھے لکھنؤ لے جانے کا پروگرام بنایا، چنانچہ ۱۹۷۱ء میں تبارک حسین اور اسلام

سے متاثر چند دوسرے ہندو ساتھیوں کے ساتھ میں لکھنؤ جماعت اسلامی اتر پردیش حلقے کے آفس پہنچا۔ پروگرام کے مطابق پیچھے سے اشرف حسین صاحب بھی لکھنؤ پہنچ گئے، وہاں میری ملاقات امیر حلقہ جناب سید حامد حسین مرحوم، مولوی عبدالغفار ندویؒ مولوی حبیب اللہ ندویؒ سے ہوئی۔ حلقے کے آفس میں ہونے والے درس قرآن میں بھی ہم لوگ شریک ہوتے رہے، میں نے نماز بھی وہیں سیکھی۔ اشرف حسین صاحب کی معیت میں، ہم لوگوں نے شیخ ابوالحسن علی حسنی ندویؒ سے ملاقات کی، شیخ علی میاں نے ہم لوگوں کی دوپہر میں کھانے کی دعوت کی، دعوت کے بعد کچھ کتابیں مطالعے کے لئے دیں، انہوں نے ہمیں خوب دعائیں دے کر رخصت کیا۔ مئی ۱۹۷۱ء میں اتر پردیش حلقہ لکھنؤ کے آفس میں مولوی حبیب اللہ ندویؒ کے ہاتھ پر میں نے اسلام قبول کیا، عبدالرحمٰن نام رکھا گیا۔ لکھنؤ چند روز رہنے کے بعد میں وطن آ گیا، گھر پر سب سے پہلے مسئلہ یہ پیش آیا کہ نماز کیسے ادا کی جائے؟ ایک دو وقت کی نمازیں نو گاؤں سے باہر تالاب کے کنارے پڑھیں، لیکن پھر ذہن میں آیا کہ ہندی میں نماز کی کتاب والدہ کو سنائی جائے، کتاب سناتے کے ساتھ میں نے والدہ کا ذہن اس طرح بنایا کہ ایشور (خدا) کی عبادت اس طرح کی جائے تو کیا حرج ہے؟ والدہ نے کہا کہ کوئی حرج نہیں ہے، اس طرح گھر پر میں نے نماز پڑھنا شروع کی۔ ایک دن مجھے نماز پڑھتے والد صاحب نے دیکھ لیا، چونکہ میں ان کا چہیتا اکلوتا لڑکا تھا، میرے علاوہ ان کی صرف ایک اور لڑکی یعنی میری بہن تھی، اس لئے گھر کا ماحول مکدر نہ ہوا، میں گھر پر دس پندرہ روز رہا۔

اسی دوران جماعت اسلامی بریلی ڈویژن کا تین روزہ اجتماع بریلی میں تھا، اشرف حسین صاحب نے مجھے فتح پور کے سعید اختر صاحب کے ہمراہ بریلی کے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ میں اجتماع میں شریک ہوا، وہیں میری ملاقات سید حامد علیہ الرحمہ سے ہوئی، سید حامد علی علیہ الرحمہ نے اجتماع کے دوران ہی ''ہماری کتاب'' قاعدہ منگوائی اور مجھے اردو پڑھانا شروع کی۔ اسی دوران میرے بارے میں فیصلہ ہوا کہ مجھے سید حامد علی علیہ الرحمہ کے ہمراہ تعلیم و تربیت کے لئے ان کے وطن میران پور کٹرہ ضلع شاہجہاں پور (یوپی) بھیج دیا جائے، جہاں ان دنوں مولوی صاحب رہائش اختیار کئے ہوئے تھے۔ سید حامد علی علیہ الرحمہ کے ذریعہ میری تعلیم و تربیت کے علاوہ میں وہاں کی درس گاہ اسلامی میں ہندی، حساب اور انگریزی بھی پڑھانے لگا، چونکہ مولوی سید حامد علیؒ زیادہ تر دورے پر رہتے تھے، اس لئے انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں کٹرہ میں مقیم رکن جماعت ڈاکٹر ولی اللہ صدیقی مرحوم سے اردو وغیرہ پڑھوں۔ الحمدللہ ۱۸ دنوں کے اندر مجھے اردو کی اتنی استعداد ہو گئی کہ میں نے ماہ نامہ نور و الحسنات کو پڑھنا شروع کر دیا۔

کچھ عرصہ کے بعد میں وطن آ گیا اور والدین کو اپنے قبول اسلام کے فیصلے سے آگاہ کیا، والدین نے مجھے برا بھلا تو نہ کہا، البتہ انہیں میرے قبولیت اسلام سے بہت زیادہ دکھ ہوا۔ B.T.C کے بعد مجھے ٹیچر کی سرکاری نوکری ملنے کے وسیع امکانات تھے، لیکن میں نے یہ تہیہ کر لیا کہ میں سرکاری نوکری نہیں کروں گا، والدین نے کافی کوشش کی کہ میں اپنے دونوں فیصلے بدل دوں، لیکن میں نے سختی کے ساتھ انکار کر دیا، اپنے وطن ہی سے میں نے سید حامد علیؒ کو میران پور کٹرہ خط لکھ کر اپنے دونوں فیصلوں سے آگاہ کیا، اس خط کو میں نے اردو میں لکھا تھا اور مولوی سید حامد علیؒ کو ''ابو جان!'' کہہ کر مخاطب کیا تھا، گھر سے جب رخصت ہونے لگا تو والدہ زار و قطار رو رہی تھیں، لیکن الحمدللہ اللہ نے مجھے استقامت دی اور میں نے وطن سے کٹرہ واپس آ گیا، کٹرہ واپس آنے کے کچھ روز کے بعد والدہ کا میرے نام خط آیا، جس میں انہوں نے بتایا کہ میرا ٹیچر کی حیثیت سے سلیکشن ہو چکا ہے اور اس کا آرڈر لیٹر بھی موصول ہو چکا ہے۔ میں نے والدہ کے اس خط کا جواب دیا اور اس میں پھر اس فیصلے کو دہرایا کہ مجھے سرکاری ملازمت نہیں کرنی ہے۔

کچھ دنوں کے بعد میں پھر گھر گیا تو وہاں میری قبولیت اسلام کی خبر عام ہو چکی تھی، میری بچپن ہی میں شادی ہو گئی تھی لیکن چونکہ لڑکی کی عمر بہت کم تھی، اس لئے اہلیہ باضابطہ رخصت ہو کر گھر نہیں آئی تھیں، میرے سسرال والوں نے میرے اسلام قبول کرنے پر پہلے تو نہایت برہمی کا اظہار کیا، لیکن اپنی لڑکی کو میری موجودگی میں میرے گھر بھیج دیا، میں نے سسرال والوں سے سسر و سالے صاحبان وغیرہ کے سامنے یہ بات واضح کر دی کہ اگر لڑکی اسلام قبول کر لیتی ہے تبھی میں اسے اپنے ساتھ رکھوں گا ورنہ نہیں۔ سسرال والوں نے آپس میں تبادلۂ خیال کیا، لیکن نہ ہی سسرال والوں کی اور نہ ہی بیوی کی اس معاملے میں آمادگی ہوئی، اس طرح میری شادی کا معاملہ ختم ہو گیا، گاؤں کے لوگوں نے میرے والدین سے مطالبہ کیا کہ اسے ہمارے حوالے کر دو، ہم اس سے نپٹ لیں

گے، لیکن والدین اس کے لئے قطعاً تیار نہ ہوئے، میں گاؤں سے واپس آیا، لیکن وقتاً فوقتاً والدین سے ربط وتعلق برقرار رکھنے کے لئے اس طرح وطن جاتا کہ کم سے کم لوگوں کو اس کی اطلاع ہوتی اور میں واپس آجاتا۔ والدین سے بہتر تعلقات والا رویہ میں اسلامی تعلیمات ہی کی روشنی میں انجام دے رہا تھا۔

میں مولوی سید حامد علیؒ کے گھر رہتا رہا۔ مولوی صاحب ان کی اہلیہ اور ان کے بچے سب مجھے اپنے گھر ہی کا ایک فرد سمجھتے تھے۔ الحمدللہ گھر میں مجھے پوری اپنائیت کا ماحول ملا، وہاں مجھے غیریت کا قطعاً احساس نہ ہوا، میں نے سید حامد علیؒ سے کہا کہ میں آپ کو ابو اور امی کو امی کہتا ہوں، اس لئے میرا نام بھی اپنے بچوں (خالد حامدی، راشد حامدی) کی طرح رکھ دیجئے، اس طرح اس وقت سے عبدالرحمٰن سے بدل میرا نام عابد علی حامدی قرار پایا۔

۱۹۷۲ء میں میں نے مولوی سید حامد علیؒ سے ضد کرکے جامعۃ الفلاح، بلریا گنج ضلع اعظم گڑھ (یوپی) جاکر پڑھنے کے لئے اصرار کیا، جہاں انہوں نے اپنے بڑے صاحب زادے خالد حامدی اور اپنے زیر تربیت دوسرے نومسلم بھائیوں، نسیم غازی، شمیم غازی وغیرہ کو حصول تعلیم کے لئے بھیجا ہوا تھا، چنانچہ میں جامعۃ الفلاح پہنچا، وہاں تقریباً پانچ سال رہا، صرف عالمیت کا امتحان بعض وجوہ سے نہیں دے پایا۔ ۱۹۷۸ء میں وہاں سے دہلی سے قریب غازی آباد (یوپی) منتقل ہوگیا۔ سید حامد علیؒ اپنے وطن سے دہلی منتقل ہوچکے تھے، آٹھ نو مہینے مولوی نسیم غازی صاحب کے یہاں رہا، جو جامعۃ الفلاح سے عالمیت وفضیلت کرکے اپنے وطن غازی آباد (یوپی) آچکے تھے، پھر مرادنگر ضلع غازی آباد میں درس گاہ کھولنے کا پروگرام بنا، تو وہاں میں نے تدریس کا کام شروع کیا، رہائش غازی آباد میں رہی، اسی دوران پانچی ضلع باغپت (یوپی) میں درس گاہ شروع ہوئی تو وہاں منتقل ہوگیا اور تدریس کے فرائض وہاں انجام دینے لگا۔

میری شادی کی بات چیت متعدد مقامات پر چلی، لیکن مسلمانوں میں ذات پات کے رجحان کی موجودگی کی وجہ سے کامیابی نہ ہو پائی، بڑاڑہ ضلع مظفرنگر (یوپی) سے تعلق رکھنے والی دوشیزہ ریکھا مسلمانوں سے روابط کے بعد اسلام قبول کرکے فاطمہ ہوچکی تھیں۔ یہ دہلی میں مولوی سید حامد علیؒ کے یہاں بھی کچھ دن رہیں اور غازی آباد میں مولوی نسیم غازی فلاحی صاحب کے یہاں بھی رہیں اور کشن گنج دہلی میں سید حامد حسینؒ کے یہاں بھی ان کا رہنا ہوا، انہیں سے میرا نکاح مارچ ۱۹۸۲ء میں ہوا، الحمدللہ میری ان سے تین اولاد، دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے، یہ سب تعلیم حاصل کررہے ہیں، میں اپنی اہلیہ کے ساتھ بعض مصالح کے تحت گکرالہ ضلع بدایوں (یوپی) منتقل ہوگیا جہاں میں نے تدریسی خدمات انجام دیں، اس کے بعد مرادنگر پھر غازی آباد آگیا، جہاں میں ایک عرصے سے بنارس گلاسز پرائیویٹ لمیٹڈ میں ملازمت کررہا ہوں۔

میرا وطن سے برابر تعلق رہا، والدین سے گہرا ربط ضبط رہا اور ان کے پاس برابر آتا جاتا رہا۔ ۱۹۸۸ء میں اپنے والد کو اپنے ساتھ لے آیا، آنے کے بعد چھ سات مہینے میں ان کا انتقال ہوگیا، لیکن اس سے قبل انہوں نے برضا ورغبت اسلام قبول کرلیا تھا، ان کا نام محمد حامد رکھا گیا تھا، والد کے انتقال کے بعد والدہ بھی میرے پاس آگئیں، دو تین سال میرے ساتھ رہیں، الحمدللہ انتقال سے قبل انہوں نے بھی اسلام قبول کرلیا تھا، ان کا نام رضیہ بیگم رکھا گیا تھا۔

اسلام میں وحدانیت کے بعد میرے لئے سب سے متاثر کن نماز میں مساوات اور کھانے پینے میں مسلمانوں کا اجتماعی طور طریقہ ہے، جو مجھے بے حد پسند آیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں کوئی مت بھید نہیں ہونا چاہئے، نمازیں سب ایک ساتھ پڑھتے ہیں اور کھانا بھی سب ایک ساتھ کھاتے ہیں، لیکن اس کے علاوہ عام مسلمانوں میں اسلام سے کافی دوری پائی جاتی ہے، ان کا رویہ، ان کا سلوک اور ان کے معاملات میں غیر اسلامی عناصر کی اچھی خاصی آمیزش ہے، جس کی وجہ سے ایک غیر مسلم کے اسلام کی طرف بڑھتے قدم رک جاتے ہیں، بلکہ بسا اوقات نومسلم کے مرتد ہوجانے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے، اس لئے میری مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اسلام کا نمونہ بننے کی کوشش کریں، تاکہ اسلام کا پیغام تیزی سے عام ہو اور اسلام قبول کرنے والے اسلام کو بے دھڑک قبول کریں۔

دانت کا درد غائب کرنے کے لئے

اگر دانت میں درد ہو تو چند دانے میتھی لے کر اسے دو گلاس پانی میں اُبال لیں۔ اس گرم پانی سے کلیاں کریں، دانت کا درد بالکل غائب ہوجائے گا۔

علاج بذریعہ صدقات

حسن الہاشمی

بروقت صدقہ دیجئے اور آسمانی آفتوں سے نجات حاصل کیجئے

علاج کے ساتھ ساتھ اگر ان صدقات کا لحاظ رکھیں تو مریض جلد از جلد شفایاب ہوسکتا ہے

آج کے دور میں جب کوئی شخص بیمار ہوجاتا ہے تو ہزاروں اور لاکھوں روپے علاج میں خرچ کئے جاتے ہیں لیکن اکثر لوگوں کو بروقت صدقہ دینے کا خیال پیدا نہیں ہوتا اور اگر خیال آتا بھی ہے تو محض رسمی اور واجبی انداز میں، جب کہ حقائق کی سے یہ بات ثابت ہے کہ صدقہ کے ذریعہ بلائیں بھی ٹلتی ہیں اور صدقہ کے ذریعہ بڑی بڑی بیماریوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد گرامی ہے کہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے اور بڑی سے بڑی مصیبت اور آفت سے نجات دلاتا ہے۔ ہمارے کہنے کا منشاء یہ ہرگز نہیں ہے کہ بیمار ہوجانے پر دواؤں کا استعمال نہ کریں، مقصد یہ ہے کہ دواؤں کے ساتھ ساتھ صدقے کا بھی روزانہ یا کم سے کم ایک مرتبہ اہتمام ہوجانا چاہئے اور یہ یقین دل میں رکھنا چاہئے کہ صدقہ فرمان رسولؐ کے مطابق ہمیں مشکلوں سے چھٹکارا دلاسکتا ہے، یقین ہی ہر چیز کی بنیاد ہے، یقین ہی کی وجہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور یقین ہی کی بنا پر ایک مریض کو بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ صدقہ کے متعدد طریقے ہم لکھ چکے ہیں، ہر طریقہ اپنی جگہ اہم ہے، اپنی بساط کے مطابق کسی بھی طریقے سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مریض یا کسی آفت زدہ کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کے نام کا پہلا حرف کیا ہے، اگر نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش، یا ذ ہے تو صدقہ نقد رقم کی صورت میں دینا چاہئے اور اس کی مقدار حسب وسعت اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق ہونی چاہئے۔ مثلاً اگر کسی کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے تو اس کو صدقہ ۲ روپے یا ۲۰ یا دوسو روپے یا دو ہزار روپے حسب گنجائش دینا چاہئے، اسی طرح اگر کسی کے نام کا مفرد عدد ۶ ہے تو اس کو ۶ روپے، ۶۰ روپے، ۶۰۰ روپے یا چھ ہزار روپے خیرات کرنے چاہئیں۔ جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو صدقہ کپڑے کی صورت میں دینا چاہئے اور کپڑے کی مقدار حسب وسعت اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق ہونی چاہئے۔ مثلاً اگر کسی شخص کے نام کا مفرد عدد ایک ہے تو اس کو کپڑا ایک میٹر، دس میٹر، یا سو میٹر اپنی گنجائش کے مطابق دینا چاہئے، کپڑے سفید رنگ کے ہوں تو بہتر ہے ورنہ کسی بھی رنگ کا کپڑا بطور صدقہ کسی غریب کو دیا جاسکتا ہے۔ جن حضرات کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو تو ان کو اناج کی جنس میں سے صدقہ ادا کرنا چاہئے۔ جیسے گیہوں، چنا، باجرہ، چاول وغیرہ اور یہ صدقہ اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق ادا کرنا چاہئے، مثلاً اگر کسی کے نام کا مفرد ۴ ہے تو اس کا صدقہ اپنی گنجائش کے مطابق چار کلو، ۴۰ کلو یا چار سو کلو دینا چاہئے، اناج کوئی سا بھی دے سکتے ہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جن حضرات کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو صدقہ کے طور پر گھی، تیل، دودھ، دہی یا کوئی مٹھائی سفید رنگ کی بطور صدقہ دینی چاہئے۔ اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق اس کا وزن ہونا چاہئے، مثلاً اگر کسی شخص کا مفرد عدد ۵ ہے تو اس کو پانچ کلو یا پچاس کلو کوئی چیز خیرات کرنی چاہئے۔ بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر مریض مرد ہے تو اس کو صدقہ کسی غریب مرد ہی کو دینا چاہئے اور اگر مریض عورت ہے تو اس کو اپنا صدقہ کسی عورت ہی کو دینا چاہئے۔ مریض کو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اس کی بیماری کی شروعات کس دن ہوئی ہے، جس دن اس کی بیماری کی شروعات ہوئی ہو اسی دن اس کو صدقہ دینا چاہئے، مثلاً اگر کوئی شخص اتوار کے دن بیمار ہوا ہے تو اس کو صدقہ اتوار کو دینا چاہئے، افضل طریقہ یہی ہے، لیکن اگر مریض کی حالت اچھی نہ ہو اور اتوار آنے میں دیر ہو تو پھر کسی بھی دن صدقہ ادا کردینا چاہئے، صدقہ کسی بھی چیز کو اگر مریض کا ہاتھ لگ جائے تو بہتر ہے ورنہ مریض کی طرف سے اور تیمارداروں کی طرف سے صرف نیت کرنا ہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر ہیں وہ جانتے ہیں ان کا کونسا بندہ کس کام کے لئے خیرات کررہا ہے۔ صدقہ کا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مریض کو راحت تو ملتی ہے لیکن اگر تندرستی کا بحال ہونا اگر ناممکن ہو اور وقت اجل آچکا ہو صدقہ کی برکت سے جان کنی میں آسانی ہوجاتی ہے، صدقہ ایمانداری ہے اپنی گنجائش کے مطابق ہی دیں تو افضل ہے، مثلاً غریب آدمی ضرورت پڑنے پر ایک میٹر کپڑا اگر کسی کو صدقہ کرے تو اچھا ہے لیکن اگر کوئی مالدار آدمی ایک میٹر کپڑا صدقہ کرے تو اچھا نہیں ہے۔ اللہ نے اگر گنجائش نہیں دی تو کم سے کم مقدار میں صدقہ کرنا چاہئے اور اگر اللہ نے گنجائش اور وسعت عطا کررکھی ہے تو صدقہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں ادا کرنا چاہئے۔

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

اذانِ بت کدہ

اگر چہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

صوفی قلاقند کی بڑی بہن مس گلاب جامن کے انوکھے صاحب زادے صوفی ہدہد کے داماد نمکین بھی اس بار الیکشن میں کھڑے ہوگئے تھے، جس دن انہیں ایک انجانی سی پارٹی سے ٹکٹ ملا وہ کٹی پتنگ کی طرح دیوبند میں اُڑے اُڑے پھرے، ایک دن میرے گھر بھی آدھمکے تھے، ان کے ساتھ چند فالتو قسم کے نوجوان بھی آئے تھے جو بات بات پر نمکین میاں کو اس طرح پیار سے گھور رہے تھے، جیسے وہ ابن آدم نہیں کوئی عجوبہ ہوں، ظاہر ہے کہ وہ میرا لحاظ کر رہے تھے ورنہ وہ میرے گھر میں نمکین میاں زندہ باد کے نعرے ضرور لگاتے، انہوں نے مجھ سے عرض کیا کہ اس بار یار دوستوں کے اصرار پر میں بھی میدان سیاست میں کود گیا ہوں، آپ سے بس یہ درخواست ہے کہ اپنا ووٹ مجھے دیں اور میری کامیابی کی دعا بھی کریں۔

کیا تم یہ امید کرتے ہو کہ تم اس الیکشن میں جیت جاؤ گے؟" میں نے پوچھا"

ان کے ایک دوست نے جو شکل سے پورا پورا بے شرم لگ رہا تھا، جواب دیا آنکڑے فرضی صاحب! یہ بتاتے ہیں کہ نمکین میاں سیٹ نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

تمہیں یہ خوش فہمی کس بنا پر ہے؟

ہم روزانہ اپنے وارڈ کا دورہ کر رہے ہیں، دراصل ووٹر داڑھی منڈھوں سے بیزار ہو چکے ہیں، ان کا خیال ہے کہ ایک بار کسی صوفی قسم کے آدمی کو موقعہ دے کر دیکھیں، یقین کریں میں نے اچھے خاصے عقل رکھنے والوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بھئی اس بار تو نمکین میاں ہی کا حق ہے، آگے اللہ کی مرضی۔

میں نے نمکین میاں کو قابل رحم نظروں سے دیکھا، پھر مجبوراً تسلی دیتے ہوئے کہا کہ خیر تم گھبرانا نہیں، ریس کا گھوڑا خواہ ہار جائے لیکن میدان میں اس کو دوڑنے کا موقعہ مل جاتا ہے، یہ بات بھی ایک طرح کی سعادت ہوتی ہے، گرتے ہیں شہسوار ہی میدان دوڑ میں۔

میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔

اور ووٹ؟ نمکین میاں نے بڑی معصومیت سے کہا۔

ووٹ کا ابھی میں وعدہ نہیں کر سکتا، کیونکہ ووٹ میں بیوی سے مشورہ کئے بغیر کسی کو نہیں دیتا۔

وہ کیوں؟

وہ اس لئے کہ شادی کے شروع دنوں میں ہمارے درمیان یہ معاہدہ ہو گیا تھا کہ کم سے کم ووٹ ڈالنے کی حد تک میں اپنی بیوی کے خیالات کا پابند رہوں گا اور ابھی تو تم کھڑے ہوئے ہو اگر تم آخر تک نہیں بیٹھے تو میں اپنی بیوی سے مشورہ کرنے کے بعد اپنا ووٹ تمہارے حوالے کر دوں گا حالانکہ مجھے نہ جانے کیوں یہ یقین ہے کہ تم ضمانت کی ریکھا بھی پار نہیں کر پاؤ گے۔

کیوں بدشگونی کرتے ہو فرضی صاحب! نمکین میاں کے دوستوں نے کہا۔ نمکین میاں الیکشن ضرور جیتیں گے، یہ بے چارے کئی دن سے پانچوں وقت کی نماز بھی پڑھ رہے ہیں، اللہ ان پر ضرور اپنا رحم کرے گا۔ جب وہ چلنے کے لئے کھڑے ہو گئے تو میں نے انسے کہا کہ الیکشن جیتنے کے لئے ایک عدد خطاب بھی ضروری ہے کیونکہ آج کی دنیا خطابات سے زیادہ متاثر ہوتی ہے، جاؤ میں تمہیں حمار الہند کا خطاب عطا کرتا ہوں، انہوں نے مجھے حیرت سے دیکھا اور ان کے ایک ساتھی بولے۔ حضرت یہ خطاب کسی اور کا تو نہیں ہے۔

تم نادان اور ناواقف ہو یہ خطاب کسی ایک کی میراث نہیں ہے یہ

اگر کسی اور کا ہوگا بھی تو کیا فرق پڑتا ہے، تم بھی تو میدان سیاست میں کود کر بڑے بن گئے ہو تو تم کیوں حمار الہند نہیں کہلا سکتے، آج کے بعد خود کو حمار الہند لکھو، حمار الہند رخصت ہو گئے تو بانو کہنے لگی کہ نمکین کو کس بے وقوف نے ٹکٹ دیدیا، یہ اگر چار سو بیس ووٹ لے گیا تو میں اسے خوش نصیب سمجھوں گی۔

بیگم! تم اس طرح کی بے تکی باتیں مت کیا کرو، یہ الیکشن بہت بڑا گیم ہے اس میں ہار جیت کا کچھ بھی اندازہ نہیں ہوتا، الیکشن میں عقل مند لوگ چاروں خانہ چت گر جاتے ہیں اور عقل سے پیدل لوگ سرپٹ دوڑنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، بھول گئیں گزشتہ الیکشن لالو پرساد بھی جنہیں، انگوٹھا لگانا بھی نہیں آتا تھا، دو در جن ووٹوں سے جیت گئے تھے، جب کہ ان کی بیوی تک نے انہیں ووٹ نہ دینے کی قسم کھائی تھی، نمکین میاں تو دیکھنے میں بھلے معلوم ہوتے ہیں اور صوفیوں کے معتبر خاندان کے چشم و چراغ ہیں، کیا معلوم ان کا سکہ چل ہی جائے۔

آپ اپنا حشر بھول گئے؟ بانو نے طنز بھری آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

بے شک میں الیکشن ہار گیا تھا، لیکن عزت کتنی ملی تھی جو بھی ملتا تھا سلام کرتا تھا اور خوابوں تک میں لوگ میرے زندہ باد کے نعرے لگایا کرتے تھے۔

لیکن ضمانت تو ضبط ہو گئی تھی۔

اس سے کیا فرق پڑتا ہے، پیسے تو پارٹی کے تھے، مجھے تو دس بیس ہزار بچ بھی گئے تھے میں تو اس سال بھی کھڑا ہونے کے لئے سوچ رہا تھا لیکن کیا کروں؟ ہاشمی صاحب مجھے قسمت آزمانے ہی نہیں دیتے حالانکہ اب میری مقبولیت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اگر میں ایک بار کھڑا ہو گیا تو دوبار جیت کر دکھاؤں گا۔

بوڑھے ہو گئے ہو لیکن ڈینگیاں مارنے سے باز نہیں آتے۔

اور تم بھی تو اس عمر میں اپنے شوہر کی ترقی برداشت نہیں کر پاتیں، سوچو اگر میں کسی طرح منسٹر بن جاتا تو تمہارے سارے خاندان کو نہال کر دیتا۔ اُف میری توبہ، ابھی ہماری نوک جھونک کسی نتیجے پر نہیں پہنچی تھی کہ اچانک ہاشمی صاحب تشریف لے آئے اور انہوں نے آتے ہی یہ فرمایا کہ کیا اس بار پھر میدان سیاست میں کودنے کا پروگرام ہے؟

اجی حضور ہماری ایسی قسمت کہاں؟

نہیں اگر تمہارا کچھ ارادہ ہو تو میں اجازت دے سکتا ہوں۔

اس کرم فرمائی کی وجہ؟

دو چار مرتبہ جب تک تم ہار دو گے نہیں، یہ سیاست کا بھوت تمہارے سر سے اُترنے کا نہیں۔

آپ کی غلط فہمی ہے، محترم یہ نشہ تو ہارنے کے بعد اور چڑھتا ہے، یقین نہ آئے تو آپ ہار کر دیکھ لیں۔

لاحول ولاقوۃ۔ بانو چیخی، کیسی باتیں کر رہے ہو۔

تمہیں اتنا برا کیوں لگتا ہے۔ "میں نے بانو کو گھور کر دیکھا" ہماری ان کی بات چل رہی ہے اور ہمارا رشتہ ایسا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو کچھ بھی .... توبہ توبہ کیا اوٹ پٹانگ بک رہا ہوں میں۔ ہاشمی صاحب مجھے کوئی ایسا تعویذ دے دیں کہ میری زبان کنٹرول میں رہے، میں آپ سے حسن ظن رکھتا ہوں لیکن یہ زبان کمبخت کئی بار تو اس طرح پھسل جاتی ہے جس طرح ایک بار بھری برسات میں صوفی قالو بلی پھسل کر نالے میں گر گئے تھے۔

اچھا یہ بتاؤ کہ تم اس الیکشن میں کسی کا ساتھ تو نہیں دے رہے ہو۔

ابھی تک تو اس نیک کام کا پروگرام نہیں بنایا، اگر آپ اجازت مرحمت فرمادیں گے تو نمکین میاں کے اسٹیج سے دو چار تقریر کر دوں گا۔

نمکین میاں کون؟

صوفی ہدہد کے داماد۔ منشی گل بکاؤلی کے صاحبزادے۔

وہ بے وقوف کیا الیکشن لڑے گا۔

حضور! یہ دور بے وقوفوں ہی کا دور ہے، عقل مند لوگ تو آج کل بھاڑ جھونک رہے ہیں جب کہ ہر بے وقوف کی پانچوں تر ہیں۔

اجی اس دور میں کون کس کی سن رہا ہے اور کون کس کی بات کو سمجھ رہا ہے۔

تو تم ایسے نااہل کے لئے ووٹوں کی بھیک مانگو گے۔

محترم ایسے ہی لوگوں کی تائید کرنے سے جیب کی اُداسی دور ہو سکتی ہے، جو لوگ خود اہل ہیں وہ کیوں مجھے گھاس ڈالیں گے۔

انہوں نے مجھے اس طرح دیکھا جیسے میں اس وقت بھی جھوٹ بول رہا ہوں، میں کیسا بدنصیب انسان ہوں، جب میں پوری دیانت داری کے ساتھ بولتا ہوں تب بھی مجھ پر شک کیا جاتا ہے اس لئے تو سچ بول کر بھی اطمینان نصیب نہیں ہوتا، بلکہ کبھی کبھی سچ بول کر تو ضمیر ملامت کرنے لگتا ہے کہ تو نے یہ غلطی کیوں کی۔ آہ، کیا زمانہ تھا جب سچ بول کر انسان

سرفراز ہوتا تھا اور ایک یہ زمانہ ہے کہ انسان جھوٹ بولے تو لوگ اس کی واہ واہ کرتے ہیں اسے سر پر بٹھاتے ہیں اور اس کی کمر تھپتھپاتے ہیں اور جب وہ سچ بولتا ہے تو اس کو شک کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور بعض لوگ تو ایسی قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہیں کہ بے چارہ سچ بولنے والا خود اپنی نظروں سے گر جاتا ہے۔

آپ مجھے ایسی غضبناک نگاہوں سے کیوں دیکھ رہے ہیں، کیا یہ سچ نہیں ہے کہ الیکشن میں ایسے لوگوں کا ساتھ دینے سے جو دیکھنے میں گدھے لگتے ہوں وارے کے نیارے ہوجاتے ہیں، ایسے لوگوں ہی کو یہ بتایا جاتا ہے کہ دوران اسٹیج کونسے ڈائیلاگ بولنے ہیں، مثلاً ایک قومی لیڈر کو کسی ادیب کامل نے یہ جملہ رٹوادیا تھا کہ ہم اس ملک میں کرائے دار کی حیثیت سے نہیں رہتے بلکہ مالک کی حیثیت سے رہتے ہیں، بس یہ جملہ سن کر زندہ باد کے نعرے لگنے شروع ہوگئے تھے اور یہ جملہ سن کر جب حاضرین جلسہ نے نعرۂ تکبیر کا شور بلند کیا تو ایک کہرام سا مچ گیا اور اندازہ ہوگیا کہ قوم ابھی پوری طرح سے زندہ ہے۔ اندازہ کیجئے کہ ہم جیسے ماہرین زبان کے عطا کردہ جملوں کی وجہ سے لیڈروں کو کس قدر عزت ملتی ہے پھر وہ ہمیں نوازنے پر مجبور ہوتے ہیں، لیکن جو لیڈر پیدائشی طور پر عقل مند ہوتے ہیں اور جنہیں والدین کی طرف سے تھوڑی بہت عقل اور صلاحیتیں ملی ہوئی ہوتی ہیں وہ ہم جیسے تجربہ کاروں کو گھاس ڈالنا پسند نہیں کرتے۔ مجھے حیرت ہے کہ اس قدر حق بات آپ کے سمجھ میں کیوں نہیں آرہی ہے؟

میں سب کچھ سمجھتا ہوں، لیکن پھر بھی میرا کہنا یہ ہے کہ الیکشن میں تمہیں کسی کا ساتھ نہیں دینا چاہئے، تم اپنے کام میں لگے رہو اسی میں تمہاری بھلائی ہے، گزشتہ الیکشن میں تم ایک جلوس کی رہنمائی اس طرح کررہے تو کہ جیسے تم آئندہ ملک کی باگ دوڑ سنبھالنے والے ہو، دراصل تم اس طرح کے معاملات میں حد سے زیادہ انتہا پسند بن جاتے ہو اور پھر یہ تک بھول جاتے ہو کہ تم ایک غیر سیاسی ادارے سے وابستہ ہو، تم نے ایک جلسے میں شعر بھی بار بار پڑھا تھا۔

ان کا جو فرض ہے وہ اہل شرافت جانیں
میرا پیغام خباثت ہے جہاں تک پہنچے

یہ شعر سن کر کتنے ہی شریف لوگوں نے مجھے فون کیا تھا کہ ابوالخیال فرضی صاحب کو سمجھایئے کہ وہ اس طرح کے اشعار شریف لوگوں کے مجمع میں نہ پڑھا کریں، بہت تکلیف ہوتی ہے اور کئی بار تو ایسے اشعار سن کر قے تک ہوجاتی ہے۔

میں نے دیکھا جب ہاشمی صاحب یہ سب کچھ بول رہے تھے تو بانو آنکھ، ہونٹ اور ناک، کان سبھی چیزوں سے مسکرا رہی تھی اور شاید میرا مذاق ہی اُڑا رہی تھی۔ بھلا بتاؤ یہ ہے آج کل کی بیویوں کا حال کوئی شخص اس کے شوہر کا آپریشن کرنے میں مصروف ہے اور وہ اس کے ہاتھوں سے چاقو اور چھری چھیننے کے بجائے ہنس رہی ہے اور خوش ہورہی ہے۔

میں نے کہا عالی جناب۔ نیتا لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور قوم کا بے وقوف بناتے ہیں۔ میں نے تو جو سچ تھا وہی تو بولا تھا، میں نے اس خباثت کو عام کرنے کی بات کی تھی جو ہر لیڈر کا جزوِ خاص ہوتی ہے، قوم سے وعدہ خلافی کرنا صبح شام درجنوں جھوٹ بولنا، اپنے مخالفین کے خلاف غلط سلط پروپیگنڈے کرنا وغیرہ کیا سب خباثت کے دائروں میں نہیں آتا۔ جب مجھے قوم سے محبت کرنی ہی نہیں تھی تو میں کیوں یہ جھوٹ بولتا کہ میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے، لیکن ہاشمی صاحب مشکل تو یہی ہے نا کہ قوم جھوٹ ہی سے خوش ہوتی ہے اور بڑے سے بڑا سورما بھی سچ کو برداشت نہیں کرپاتا۔

چھوڑو۔ ''انہوں نے بیزاری کا اظہار کیا'' مجھے تو بس یہ کہنا تھا کہ اس الیکشن میں حصہ لینے کی ضرورت نہیں، نہ کسی جلسے میں جانا نہ کسی جلوس کی امامت کرنے کی غلطی کرنا۔

وہ یہ تقریر کرکے چلتے بنے، ان کے جانے کے بعد میں نے بانو سے کہا۔ ملازمت بھی سسری ملازمت ہی ہے بھلا ہے کوئی تک ہم ان کی مرضی کے بغیر سانس بھی نہیں لے سکتے۔

آپ تو ایک دم بدگمان ہوجاتے ہیں۔ بھائی صاحب کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کیوں ان چیزوں میں دلچسپی لیتے ہو، کیا فائدہ ہے ان چیزوں میں دلچسپی لینے سے، اب دیکھ لو وہ نمکین آلیا آپ کے پاس، وہ یہی چاہے گا کہ آپ اس کی طرف سے کچھ بولیں اور کچھ تقریریں کریں جب کہ امید نہیں ہے کہ وہ کھڑا بھی رہ پائے۔ حیرت کی بات ہے کہ جو لوگ کل تک ناک پونچھتے پھرتے تھے آج وہ الیکشن میں کھڑے ہوگئے ہیں۔

بیگم! یہ بات بالکل غلط ہے، ناک پونچھنا کوئی جرم نہیں ہے، ناک آئے گی تو اُسے پونچھنا ہی پڑے گا، ناک تو سبھی کی آتی ہے اور جب آتی

ہے تو پونچھنی بھی پڑتی ہے، تم بھی بعض مرتبہ ایسی باتیں کرتی ہو کہ رذالت کو بھی پسینہ آجاتا ہے۔

بُرا نہ مانیں، ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا ہے، بچے بھی اسکول سے آنے والے ہوں گے، جایئے نماز کو جایئے میں کھانا گرم کرتی ہوں۔

میرے پیارے قارئین ہم مردوں کی یہی شکل ہے کہ جب ہمارے اندر کسی سے لڑنے کے جذبات اُبھرتے ہیں اور جب ہماری مردانگی ایک ادائے خاص کے ساتھ انگڑائی لیتی ہے تو یہ ہماری بیویاں جنہیں بروئے ایجاب وقبول ہمارے کان اینٹھنے کا مسلسل اختیار حاصل ہے، ہمارے قدموں میں بیڑیاں ڈال دیتی ہیں اور ہمارے ہاتھوں کو اس طرح پکڑ لیتی ہیں کہ ہم چاہیں بھی تو رفع یدین نہیں کرسکتے۔ بڑے بڑے تیس مارخاؤں کو دیکھا ہے کہ وہ بیوی کے سامنے اس طرح بیٹھے رہتے ہیں جیسے بلی کے سامنے چوہا بیٹھا ہوتا ہے، تُف ہے ہم مردوں کی زندگی پر، گھر سے باہر تو ہم شیر ببر بنے پھرتے ہیں اور گھر کے اندر بالکل ایسے جیسے بارش میں بھیگا ہوا گیدڑ۔

الیکشن کی روداد بس اتنی سی ہے کہ انہوں نے بہت ہاتھ پیر مارے کئی مولویوں سے تعویذ بھی کرائے اور کئی بار لڈو بھی بانٹے ایک بار جلوس بھی نکالا، بہت تماشے کئے، لیکن بے چارے ہار گئے میں تو بالکل الگ تھلگ رہا، کیونکہ میں اگر ان کی جدوجہد میں شامل رہتا تو میری ملازمت کو خطرہ پیدا ہوجاتا، البتہ جب ان کا جلوس نکل رہا تھا تو میں حسرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا کیونکہ جلوس وغیرہ کو اٹینڈ کرنے کی میرے اندر جو صلاحیتیں ہیں ان کا اعتراف کھادی پہننے والے ان گنت لوگوں نے کیا ہے، لیکن ہائے۔ دل کے ارماں دل میں گھٹ کر رہ گئے۔

چونکہ مجھ جیسے لوگ شامل جلوس نہ ہوسکے اس لئے نمکین میاں کا جلوس بے دم سا رہا، جلوس اس طرح جارہا تھا جیسے کوئی جنازہ جارہا ہو، نہ اس میں کوئی ہنگامہ تھا نہ شور وغل، ایسے جلوس کسی لیڈر کو شرمندگی اور رسوائی کے سوا کیا دے سکتے ہیں البتہ کچھ داڑھی والے جلوس میں ضرور نظر آئے ان کے ہاتھوں میں ڈنڈوں کے بجائے تسبیحیاں تھیں، دیکھنے والے سمجھ گئے کہ یہ تو جماعت کے لوگ ہیں یہ کسی کو نقصان نہیں پہنچاسکتے، پھر نمکین میاں کا جو انجام ہونا تھا وہ ہوا، انہیں صرف تین سو ووٹ ملے، ضمانت تو ضبط ہو ہی گئی تھی لیکن دوستوں کی نظروں میں بھی وہ گرگئے، لیکن ان کا حوصلہ تو دیکھئے کہ آج بھی سینہ پھلا کر یہ کہتے ہیں مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اس شہر کے تین سو لوگ تو مجھے چاہتے ہیں، واقعتاً یہ نیتا گری بھی عجیب طرح کا نشہ ہے، جیتنے پر کسی اور طرح چڑھتا ہے اور ہارنے پر کسی اور طرح! (یار زندہ صحبت باقی)

☆☆☆☆☆☆

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہوگیا

خوفناک حویلی

قسط نمبر:۲

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھیے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

از قلم: رابعہ بانو شیریں

خطرہ : خوفناک حویلی کی آئندہ قسطیں خوفناک واقعات پر مشتمل ہوں گی، ہمارا مشورہ ہے کہ ان قسطوں کو حاملہ عورتیں اور عارضۂ قلب کے لوگ ہرگز ہرگز نہ پڑھیں، کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ اگر پیش آگیا تو رابعہ بانو شیریں اور ادارہ "**طلسماتی دنیا**" اس کے ذمہ دار نہیں ہوں گے، اس داستان کو قلم بند کرنے کا ارادہ کرنے والے کئی افراد "**نوالۂ جنات**" بن چکے ہیں، لیکن "طلسماتی دنیا" کے **مدیر اعلیٰ** کے اصرار پر رابعہ بانو شیریں بے خوف ہوکر پوری داستان بنانے کے موڈ میں ہیں، دعا کریں کہ وہ جنات کی کسی سازش کا شکار نہ ہوں ورنہ یہ داستان ادھوری رہ جائے گی۔

منیجر

وقت گزرتے ہوئے دیر کیا لگتی ہے۔ پلک جھپکتے ہی ایک سال بیت گیا ـــــ آج پھر ۲۹ مئی آئی تو پھر میرے دل ودماغ پر بجلی گری اور آنکھوں کے کٹورے پھر نمکین پانی سے لبالب ہوگئے۔ میری ممی اور پاپا کو اس فانی دنیا سے رخصت ہوئے پورے ۳۶۵ دن ہو چکے تھے ـــــ ۳۶۵ دن ـــــ اور ـــــ ۳۶۵ راتیں ـــــ یوں تو ان ۳۶۵ دنوں میں کوئی دن رات بلکہ کوئی پل اور کوئی ساعت شاید ہی ایسی گزری ہو کہ میں نے اپنی پیاری ممی اور جگت سے زیادہ محبوب پاپا کو جی بھر کر یاد نہ کیا ہو لیکن خاص طور پر آج میری روح پر اُداسی چھائی ہوئی تھی اور دل سینے میں سمندر کے طوفان کی طرح تڑپ رہا تھا۔ ایک عجیب طرح کی ہلچل تھی جو میری نس نس میں برپا تھی۔

انسان کس قدر مجبور اور بے بس ہے ـــــ وہ جن کے بغیر ایک لمحہ نہیں جی سکتا۔ کبھی کبھی ان ہی لوگوں کے بغیر سالہا سال بتانے پڑتے ہیں۔ مچھلی پانی سے بچھڑ کر زندہ نہیں رہ سکتی لیکن انسان اپنوں سے بچھڑ کر کبھی تڑپ تڑپ کر اور کبھی بغیر تڑپے زندہ رہنے پر مجبور ہوتا ہے۔

بچپن ہی سے ہوش وحواس سنبھالنے کے بعد میرا یہ ایمان تھا کہ میں اپنی ممی اور پاپا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ ایک پل بھی اور ایک لمحہ بھی لیکن آج مجھ سے میرے ماں باپ کو بچھڑے ہوئے پورا ایک سال ہوگیا ہے لیکن میں جوں کے توں زندہ ہوں۔ مجھے نہ ان کی لاشوں کے ساتھ دفن ہو جانے کی توفیق ہوئی اور نہ ہی مجھے موت آئی۔ کہاں گیا میرا وہ یقین اور غرور۔ کہاں گیا میرا وہ ایمان جو محبت کی شدت سے پیدا ہوا تھا۔ شاید میرے سوا ہر چیز کو موت آگئی اور میرا ہر جذبہ دل کی وادی میں بے گور وکفن دفن ہوگیا۔

گزشتہ سال آج ہی کے دن مجھ پر قیامت صغریٰ ٹوٹی تھی۔ میری زندگی کا لہلہاتا چمن...... ایک ہی دن میں جل کر خاک ہوگیا تھا ہر چیز اجڑ گئی ـــــ جل گئی ـــــ جھلس گئی ـــــ لیکن اس کے باوجود میں زندہ ہوں ـــــ روتی ہوں ـــــ مچلتی ہوں ـــــ بلکتی ہوں ـــــ کسمساتی ہوں ـــــ دم گھٹنے لگتا ہے ـــــ آنکھوں میں اندھیارے چھا جاتے ہیں۔ سینے میں درد وغم کی دھند بکھر جاتی ہے۔ نبض ڈوبنے لگتی ہے۔ مگر موت ہے کہ مجھ سے پھر بھی کنارہ کش ہی رہتی ہے۔ وہ میرے قریب نہیں آتی۔ مجھ سے ہم آغوش نہیں ہوتی ـــــ مجھ پر وار نہیں کرتی۔

کاش میں مر کر اُن فاصلوں کو مٹا سکتی جو میری اس منحوس زندگی نے میری ممی اور پاپا کے درمیان پیدا کر رکھے ہیں۔ میں زندگی سے شدید نفرت کرتے ہوئے بھی مسلسل جئے جا رہی ہوں ـــــ جیسے زندگی کسی مہاجن کا قرض ہو اور جسے زندہ رہ کر ہی ادا کرنا فرض ہو ـــــ آہ! یہ

لاچاری بھی کیسی لاچاری ہے کہ دل میں کوئی ارمان نہیں۔ آنکھوں کو کسی خوشی کا انتظار نہیں۔ لبوں کو ازراہِ مصلحت بھی مسکرانے کی آرزو نہیں مگر بے شمار محرومیوں کی تن تنہا مالک ہو کر بھی خودکشی کرنے کا مجھ میں حوصلہ نہیں ـــــ تو کیا موت کا ہاتھ پکڑ کر مجھے خود ہی اس کے گلے لگ جانا چاہئے۔ ہاں ایک دن مجھے یہی کرنا ہوگا لیکن نہیں ہرگز نہیں میں ابھی نہیں مروں گی ـــــ اگر موت میرے پاس خود چل کر بھی آئے گی تو میں اسے دھکے دے کر باہر نکال دوں گی۔ میں اگر مر گئی تو میرے پھول سے زیادہ نازک بھائی گڈو کا کیا ہوگا۔ وہ کسے آپی کہے گا ـــــ وہ کسے نخرے دکھائے گا ـــــ وہ کس کے پاس سوئے گا۔ وہ کس سے پوچھے گا کہ ممی پاپا کب آئیں گے؟

بس ہمیشہ اپنے چھوٹے بھائی کا خیال آتے ہی میرے ارادوں میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور میں حرارت بھری انگڑائی کے ساتھ مایوسیوں کے چنگل سے باہر نکل آتی اور اپنے احساسات کی رگوں میں بے حسی کا انجکشن لگا لیتی۔

دہلی میں آنے کے بعد ہم دونوں کو بظاہر کوئی بھی دکھ نہیں تھا۔ زندگی میں کسی بھی چیز کی کمی نہیں تھی ـــــ خالو یٰسین بعینہٖ ہی پاپا کا کردار ادا کر رہے تھے اور خالہ نجمہ تو بنا بنایا ہر ایک اعتبار سے میری ممی کا دوسرا روپ تھیں۔ وہی محبت وہی تڑپ وہی بات بات پر دعائیں دینے اور بلائیں لینے کی عادت ـــــ خالہ نجمہ کو ہر وقت میری فکر لگی رہتی۔ مجھ سے اس قدر محبت کرتیں کہ شدت محبت سے میں خود اکتا جاتی ـــــ اور بوریت محسوس کرنے لگتی ـــــ گھر میں میرا کمرہ الگ تھا۔ میں اپنے کمرہ میں بالکل تنہا رہا کرتی تھی۔ میں نے دہلی آکر اپنی معصوم زبان سے صرف ایک ہی خواہش کا اظہار کیا تھا اور وہ خواہش تھی تن تنہا رہنے کی خواہش ـــــ اس خواہش کے علاوہ لاکھ خالہ اور خالو کے شدید اصرار پر بھی میں نے کبھی دوسری خواہش کے لئے اپنے ہونٹوں کو جنبش نہیں دی تھی اور حقیقت یہ ہے کہ مجھے گڈو کے لئے زندہ رہنے کے ماسوا کوئی دوسری تمنا تھی ہی نہیں۔ جہاں تک ضرورتوں کا معاملہ ہے تو وہ ہر وقت میسر تھیں۔ خالو جان مالی اعتبار سے بے حد خوش حال تھے۔ دولت ان کے آگے پیچھے دوڑا کرتی تھی اور وہ اس قدر سخی اور فیاض تھے کہ پورے خاندان میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔ وہ تو غیروں کے لئے بھی ہر وقت حاتم طائی بنے رہا کرتے تھے اور گھر والوں کے لئے تو وہ جان کی بازی لگانے کے لئے بھی تیار نظر آتے تھے۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ خالو جان کبھی گھر سے جانے کے بعد گھر میں خالی ہاتھ لوٹے ہوں۔ وہ جب گھر میں آتے کچھ نہ کچھ لے کر آتے۔ کبھی کپڑے، کبھی کھلونے، کبھی زیورات، کبھی کھانے پینے کی چیزیں۔ غرضیکہ جب بھی وہ گھر آتے لدے پھندے آتے اور ان کے آنے سے پورا گھر باغ وبہار بن جاتا اور ہر طرف خوشبوئیں بکھر جاتیں۔

میری خوشی کے لئے نہ جانے کیا کیا انہوں نے میرے کمرے میں لاکر جمع کر دیا تھا۔ میرے کمرے میں ایک سے ایک امپورٹڈ چیز رکھی ہوئی تھی ـــــ گڈو کے لئے انہوں نے دنیا بھر کے کھلونے لاکر گھر میں ڈال دئے تھے۔ بلاشبہ وہ اپنے سگے بچوں سے زیادہ ہمیں پیار کرتے تھے اور ہر وقت اس کوشش میں رہا کرتے تھے کہ میں اُس دکھ کو بھول جاؤں جو میری زندگی کا سب سے بڑا دکھ تھا لیکن میں ان کی بے مثال محبت، خالہ جان کی ماں سے بڑھ کر چاہت کے باوجود اپنا دکھ نہ بھلا سکی اور آج پورا...... ایک سال گزر جانے کے بعد بھی میری آنکھوں کے دریچے میں پھر میری ممی اور پاپا کی لاشیں رکھی ہوئی تھیں۔ نہ جانے میں کب سے رو رہی تھی کہ اچانک خالہ جان کمرے میں داخل ہو کر بولیں۔

مجھے یقین تھا کہ آج پھر تم اپنی جان کو ہلکان کرو گی ـــــ اب یہی ہوگا کہ میں تم سے بولنا چھوڑ دوں گی۔

نہ جانے کیوں اس وقت میری ہچکیاں بندھ ہو گئیں اور خالہ جان مجھے تسلی دیتے دیتے خود بھی اس قدر پھوٹ پھوٹ کر روئیں کہ میرا کلیجہ بھی منہ کو آنے لگا۔ اسی وقت خالو یٰسین کمرے میں داخل ہوئے اور ذرا غصے سے بولے۔

آخر تم لوگوں کو کیا ہوگیا ـــــ یہ گھر کو ماتم کدہ کیوں بنا رکھا ہے۔

خالہ نجمہ نے بڑی مشکل سے خود پر قابو پایا پھر بولیں۔ اس کے آنسو مجھ سے برداشت نہیں ہوتے ـــــ مجھے صبر آجاتا ہے اور جب اسے روتا دیکھتی ہوں تو پھر میں بکھر جاتی ہوں ـــــ اور میری نس نس میں غم کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔

خالو جان میرے قریب آگئے اور انہوں نے مجھے اپنے سینے سے لگا کر کہا۔

میری بیٹی ـــــ میں اور نجمہ لاکھ کوششوں کے باوجود تمہیں ماں باپ جیسی محبت نہیں دے سکتے لیکن ہماری ہر ممکن کوشش یہی ہے ہمارے

کسی عمل سے کبھی تمہیں کوئی ٹھیس نہ پہنچے ــــ پھر بھی اگر ازراہِ بشریت ہم سے کوئی کوتاہی ہو جایا کرے تو تم بے تکلف ہمیں ہماری غلطی اور کوتاہی سے آگاہ کر دیا کرو۔ ہم عمر میں اور مرتبے میں بیٹی تم سے کتنے بڑے سہی لیکن ہیں تو ہم انسان ہی اور انسان بہرحال انسان ہے وہ فرشتہ نہیں ہے کہ اس سے بھول چوک ممکن نہ ہو۔ اگر تم ہمیں ہماری غلطی سے آگاہ کروگی تو کم سے کم مجھے تم سے معافی مانگنے میں کوئی تامل نہ ہوگا۔

خالو جان ــــ آپ آخر ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں ــــ معاف تو آپ مجھے کر دیں۔ پھر میں رو پڑی۔

خالو نے میرے سر پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ اگر تم نے ہمارے دل کی گہرائیوں میں ایک بار بھی جھانکنے کی کوشش کی ہوتی تو تمہیں بخوبی یہ اندازہ ہو جاتا کہ میرے اور نجمہ کے لئے اس سے زیادہ سوہانِ روح اور کوئی بات نہیں ہے کہ تم افسردہ دکھائی دو۔ ہم تمہیں ہر وقت خوش دیکھنا چاہتے ہیں ــــ لیکن ....

خالو کی زبان لڑکھڑانے لگی ــــ وہ بہت مضبوط اعصاب کے انسان ہیں۔ لیکن اس وقت ان کی آنکھیں چھلک اٹھیں۔ ان کی آواز کانپنے لگی۔ وہ بے خود سے ہو کر بولے۔

عزیز بیٹی ــــ تمہارے ماں باپ سے مجھے کس قدر لگاؤ تھا۔ شاید تمہیں اس کا اندازہ نہیں ہے۔ وہ دونوں میری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ تھے لیکن کیا کریں تقدیر پر کب کس کا بس چلا ہے۔ جو کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا۔ وہ حقیقت میں ہو گیا اور آناً فاناً ہمارا وہ قیمتی سرمایہ ضائع ہو گیا اور ہم خوشیوں کے اعتبار سے بالکل کنگال ہو کر رہ گئے۔ کاش وہ دونوں زندہ رہتے اور میں مر جاتا ــــ کاش ....

خالو جان ــــ خدا کے لئے مجھے معاف کر دیں ــــ خدا کے لئے آپ ایسی باتیں نہ کریں۔ میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں آئندہ اپنے ممی پاپا کو یاد کر کے نہیں روؤں گی ــــ اب میں اس گھر کی فضا کو کبھی سوگوار نہیں ہونے دوں گی۔

خالو جان نے مجھے سینے سے لگا کر پیار کیا اور چند منٹوں کے بعد ماحول کا رخ تبدیل ہو گیا۔ تقریباً دو گھنٹے کے بعد کھانا کھانے کے دوران خالو جان نے ایک اہم خوش خبری سنائی ــــ انہوں نے بتایا کہ عنقریب ہم لوگ اس کرائے کے مکان کو چھوڑ دیں گے۔

خالہ نجمہ نے خالو کی پلیٹ میں سالن اتارتے ہوئے کہا۔

"بات پکی ہو گئی۔"

جی ہاں ــ بالکل پکی ــ تین لاکھ روپے دے کر اقرار نامہ کرا لیا۔

اور پھر بھی بغیر مٹھائی کے گھر میں چلے آئے۔

بیگم۔ مٹھائی میں کیا رکھا ہے۔ مٹھائی تو شام میں آ جائے گی۔

مٹھائی تو ہم آج دکان پر جا کر کھائیں گے۔" میں نے گفتگو میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔"

کیوں نہیں۔ تو پھر ایسا کریں گے۔" خالو جان بولے کہ آج شام کا کھانا اور مٹھائی وغیرہ سب کسی ہوٹل ہی میں چلے گا۔"

میری رائے یہ ہے کہ کل صبح پکنک کا پروگرام بنا لیں۔ زبیر ماموں نے کہا۔ ایک مدت ہو گئی سیر سپاٹے کئے ہوئے۔

یہ بھی ٹھیک ہے ــــ کیوں بہار بیگم! تمہاری کیا رائے ہے؟ خالو نے خالہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

جو سب کی رائے وہی میری رائے ــــ اور کیا؟ بچوں کی خوشی کے لئے چلیں گے کسی خوش گوار مقام پر۔

لو جی آج آپ کی بہن نے آپ کو بچوں کی صف میں شامل کر لیا۔

خالو جان نے ماماں زبیر کی طرف دیکھ کر کہا ــــ کیوں کہ پکنک کی تجویز آپ ہی کی تھی نا۔

دولہا بھائی اس سے زیادہ خوش نصیبی کسی کے لئے کیا ہوگی کہ اس کی عمر ہی گھٹا دی جائے۔

چند منٹ کی خاموشی کے بعد خالہ نجمہ بولیں ــــ بھئی جہاں ہماری بیٹی رابعہ کہے گی بس وہیں چلیں گے۔

یہ سب سے بہتر ہے ــــ "ماموں زبیر بولے" ایک درجن آدمیوں سے رائے لینے کی بجائے بس ایک ہی کی رائے پر پروگرام رکھ لیا جائے۔

اور بیٹی سے یہ بھی پوچھ لیا جائے کہ کھانے میں کیا ہونا چاہئے ــــ گھر سے پکا کر لے چلیں یا کسی ہوٹل سے خریدیں۔

چلو وہ تو بعد میں ہو جائے گا ــــ فی الحال تو اس کی پلیٹ میں کچھ ڈالو۔" خالو بولے" تم رابعہ کا بالکل خیال نہیں رکھتیں۔

فوراً ہی خالہ نجمہ نے میری پلیٹ میں سالن نکالتے ہوئے کہا ــــ آج میں بھوکا نہیں اٹھنے دوں گی۔

خالہ جان ــــ خدا کے لئے ــــ پھر مجھ سے پلیٹ صاف نہیں ہوگی۔

کیسے نہیں ہوگی ــــ آخر اس دنیا میں جینا ہے کہ نہیں ــــ کھاؤ ــــ ان کے لہجہ میں تحکم تھا۔

میں ان کے اصرار کے سامنے خاموش ہو گئی۔

خالو نے چٹکی لی ــــ خالہ نجمہ سے مخاطب ہو کر بولے۔ حکومت کرنا تو کوئی تم سے سیکھے ــــ سنا ہے کہ تمہارے نانا پرنانا غلام آباد کے مغل اعظم تھے۔

خالہ نجمہ نے اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے پوچھا ــــ اچھا یہ تو بتایئے کہ سودا کتنے میں طے ہوا۔

"دس لاکھ میں"

خیر حویلی تو دس لاکھ میں بھی کوئی بری نہیں۔

بیگم۔ اگر اگلے سال تم اسے فروخت کرنا چاہو گی تو انشاء اللہ پندرہ لاکھ روپے میں آنکھیں بند کر کے جائے گی۔

ایسی بات کیوں زبان سے نکالتے ہیں۔" خالہ نجمہ نے قدرے ناگواری کے ساتھ کہا" خدا خدا کر کے تو آج اپنا گھر خرید رہے ہیں اور اپنا گھر بھی کہیں فروخت کیا جاتا ہے۔

میں سوچنے لگی کہ ہمارے گھر دنیا کی ہر چیز موجود تھی اور خالو جان خالہ جان کا اشارہ پاتے ہی دنیا کی ہر نعمت مہیا کر دیا کرتے تھے لیکن عورت کے لئے "اپنا گھر" سے زیادہ بڑی نعمت شاید دنیا میں کوئی دوسری نہیں ہے۔ اپنی ذاتی جھونپڑی بھی کرائے کے قصر شاہی سے زیادہ محبوب محسوس ہوتی ہے۔ اپنا گھر ہو تو ہزار مشکلیں بھی گوارہ اور اپنا گھر نہ ہو تو ہزار آسانیاں بھی صرف نام کی۔

ممی اور پاپا کی بھی سب سے بڑی آرزو یہی تھی کہ ایک دن وہ اپنا مکان خریدیں گے اور اپنے بچوں کے لئے ایک سائبان چھوڑ کر اس دنیا سے چلے جائیں گے لیکن عمر نے وفا نہ کی اور وہ دونوں اپنا ارمان دل میں لئے دنیا سے رخصت ہو گئے اور قبرستان کی چار گز زمین پر انہوں نے اپنا مکان تعمیر کرا لیا۔ ایک کچا مکان لیکن ایسا مکان جو نہ بک سکتا ہے، نہ گروی رکھا جا سکتا ہے۔ نہ کوئی اسے چھین سکتا ہے اور نہ ہی کسی کی اسے نظر لگتی ہے۔ ہر خطرے سے بے نیاز اور ہر اندیشے سے بے پرواہ ــــ ہر آندھی اور طوفان سے محفوظ۔

☆ ☆ ☆

کھانا کھانے کے بعد حسب معمول بھی لوگ اپنے اپنے کمروں میں جا کر سو گئے اور پروگرام آنے والے کل میں پکنک کا طے پایا یہ بھی طے پا گیا کہ مختلف مقامات کی تفریح کرنے کے بعد کھانا فلورا ہوٹل میں کھائیں گے اور خالو جان سے مکان خریدنے کی خوشی میں مٹھائی بھی وہیں وصول کر لیں گے۔

شام کو چھ بجے چائے کی میز پر گفتگو کے دوران گڈو نے خالو جان سے پوچھا کہ

خالو! ہم لوگ نئے گھر میں کب جائیں گے؟

خالو نے جواب دیا۔ بیٹا بہت جلد ہم سب لوگ وہاں منتقل ہو جائیں گے ــ وہ گھر اس گھر سے بہت بڑا ہے۔ اُس کے برابر میں ایک بہت ہی بڑا میدان ہے تم اس میں خوب دل کھول کر سائیکل چلایا کرنا۔

ابو جان۔ ہم نئے گھر میں جا کر اپنی سہیلیوں کی دعوت کریں گے۔ صاعقہ بولی۔

خالو جان نے کہا۔ بیٹی تمہاری سہیلیاں تو بہت کھاتی ہیں۔ بڑا پیسہ خرچ ہوگا۔

یہ سن کر سب ہنس پڑے۔

ابو دان۔ میں تباب اور لس ڈنے تھاؤں دا۔ یونس میاں نے اپنی توتلی زبان میں اپنی فرمائش کی۔

خالو جان نے اسے گود میں اٹھا کر کہا ــــ ہاں ہاں آج اپنے چاند سے بیٹے کو بہت سارے سیخ کے کباب اور رس گلے کھلائیں گے۔ زریں اور گڑیا بھی نئے گھر کے تصور سے بہت مگن تھیں۔ غرضیکہ گھر کا ہر ہر فرد نئی حویلی کے ذکر جمیل سے فرحاں اور شاداں نظر آ رہا تھا اور سب سے زیادہ خوشی کا نور خالہ جان کے چہرے پر برس رہا تھا۔ انہیں تو جیسے ساری دنیا ملنے والی تھی۔ آج چھوٹو بھی ہماری خوشی میں برابر کا شریک تھا۔ وہ ایک فرد خانہ کی حیثیت سے نئی حویلی کے تذکرے میں پوری دلچسپی لے رہا تھا۔

چائے سے فارغ ہونے کے بعد زبیر ماماں مارکیٹ چلے گئے۔ بچے اوپر والے کمرے میں کیرم بورڈ جما کر بیٹھ گئے۔ چھوٹو کو خالہ جان نے کسی چیز کی خریداری کے لئے بازار روانہ کر دیا۔ نانی تو آج کل گھر پر تھیں ہی نہیں۔ وہ گزشتہ ایک ہفتہ سے آگرے گئی ہوئی تھیں۔

خالو جان اپنے کمرے میں چلے گئے۔ ڈرائنگ روم میں خالہ جان، میں، صاعقہ اور روبینہ بیٹھے رہ گئے تھے۔ اچانک ایک عورت کمرے میں داخل ہوئی ــــ یہ عورت کالے برقعے میں ملبوس تھی۔ اس نے اپنا

نقاب تک اٹھانے کی زحمت نہیں کی۔ ہمیں حیرت ہوئی کہ یہ پردہ کس سے کررہی تھی کیوں کہ کمرے میں کوئی مرد موجود نہیں تھا۔ اس عورت نے زبان سے کچھ کہا ہی نہیں۔ اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک نیلے رنگ کا لفافہ خالہ جان کے ہاتھ میں تھمایا۔ خالہ جان نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ کس نے یہ لفافہ بھجوایا ہے؟ اس نے کسی بھی سوال کا کوئی جواب نہیں دیا اور لفافہ خالہ جان کے ہاتھوں میں تھما کر فوراً ہی واپس ہوگئی، ہم اس کی آمد اور قیامت خیز خاموشی پر حیرت زدہ تھے اور اس کے ایک دم واپس ہو جانے پر بھی تعجب ہوا۔ اسی وقت ہم سب اٹھ کر خالو جان کے کمرے میں پہنچے۔ اُس اجنبی عورت کا خالو سے ذکر کرتے ہوئے خالہ نجمہ نے لفافہ خالو جان کے حوالے کردیا۔

خالو لیسین نے لفافہ کھول کر پڑھا اور ان کے لبوں پر طنز آمیز ایک مسکراہٹ ابھر گئی۔ فوراً ہی خالہ نجمہ نے پرچہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ انہوں نے پرچہ پڑھ کر کہا۔

"یہ سب کیا ہے۔؟"

یہ حاسدوں کا حسد ہے" خالو جان بولے" مخالفت اور روڑے اٹکانے کے ہزار طریقے ہیں۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے میں تو کچھ بھی نہیں سمجھی ـــــ کہ وہ کون تھی ـــــ اور یہ کیا ہے؟

اب لفافہ خالہ جان سے میں نے لے لیا ـــــ اور اس میں سے پرچہ نکال کر پڑھا۔ پرچہ میں لکھا تھا۔

یٰسین صاحب!

نئی حویلی کی تعمیر ہمارے بگڑ کو مسمار کر کے عمل میں آئی ہے۔ بہتر ہوگا کہ آپ اس کو خریدنے کی کوشش نہ کریں۔ ہم اس حویلی کو آباد نہیں ہونے دیں گے ـــــ اگر آپ باز نہ آئے تو آپ کو زبردست نقصان اٹھانا پڑے گا۔" یکے از جنات"

مجھے یہ تحریر پڑھنے کے بعد بڑی حیرت ہوئی کہ یہ سب کچھ کیا ہے۔ جن اور بھوت کی کہانیاں تو بہت سی تھیں۔ لیکن میں یہ سمجھتی تھی کہ جن اور بھوت صرف کہانیوں ہی میں ہوا کرتے ہیں۔ اصلیت میں ان کا کوئی وجود نہیں ـــــ ایک بار کانپور میں نبل نے بھی ایک جن کی کہانی سنائی تھی پھر اُس جن کو کسی جادوگر نے قید کردیا تھا اور طوطا بنا کر ایک پنجرے میں بند کردیا تھا۔ کسی کو اس جن کی تلاش ہوئی تو اسے معلوم ہوا کہ کسی بادشاہ کا کوئی محل ہے۔ اس محل میں ایک تہہ خانہ ہے۔ اس تہہ خانہ میں ایک کمرہ ہے۔ اُس کمرہ میں ایک کھڑکی ہے۔ اس کھڑکی میں داخل ہوکر ایک باغ آتا ہے۔ اُس باغ میں ایک درخت ہے۔ اُس درخت کی ایک شاخ پر ایک پنجرا لٹکا ہوا ہے۔ اس پنجرے میں ایک طوطا ہے اور اس طوطے میں اُس جن کی روح مقید ہے۔

یہ باتیں بڑی مزے دار لگتی تھیں اور انہیں سن کر کچھ ڈر بھی لگتا تھا کچھ تجسس بھی ہوتا تھا۔ لیکن دل یہی کہتا تھا کہ بس کہانیوں کی حد تک جن، بھوت اور پریوں کا وجود ہے۔ اس سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ مگر آج یہ خط پڑھ کر مجھے بڑا تعجب ہوا کہ ایک جن نے خالو جان کو خط لکھا ہے۔ میں نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے خالو سے کہا۔ خالو جان کیا یہ سچ ہوسکتا ہے؟

توبہ کرو بٹی ـــــ یہ تو کسی ایسے دشمن کی حرکت ہے جو نہیں چاہتا کہ میں اُس حویلی کو خریدوں۔ مجھے معلوم ہے کہ کچھ لوگ اُس حویلی کو خریدنا چاہتے ہیں لیکن حویلی کے مالک سے میری کچھ رسم و راہ ہے اس لئے وہ مجھے فوقیت دے رہا ہے۔ اب جبکہ مخالفین کا کوئی بس نہیں چلا تو وہ اس طرح کی چھچھوری حرکتوں پر اتر آئے ہیں لیکن مجھے ان چیزوں کی کوئی پرواہ نہیں ـــــ انشاء اللہ میں اُس حویلی کو ہر حال میں خریدوں گا۔

خالو نے میرے ہاتھ سے لفافہ لے لیا اور اسے اپنی سیف میں رکھ کر سیف کا تالا لگا دیا۔ چند منٹ کے بعد زبیر ماماں آگئے۔ میں نے فرافر ساری روداد انہیں سنا ڈالی۔ روداد سن کر وہ بھی حیرت میں پڑ گئے اور انہوں نے بے اختیار اُس پرچے کو دیکھنے کی فرمائش کی جو بظاہر کسی جن کی طرف سے آیا تھا۔

خالو جان نے سیف کھولی اور اس کے بعد دو تین منٹ تک ادھر اُدھر کچھ دیکھتے رہے۔ پھر خود ہی وہ بڑبڑائے۔ بیگم! لفافہ میں نے کہاں رکھ دیا؟

ابھی تو آپ نے سیف کے درمیانی خانے میں رکھا ہے۔" خالہ نجمہ یہ کہتے ہوئے سیف کے قریب گئیں۔ لیکن لاکھ تلاش کرنے کے بعد سیف میں سے لفافہ برآمد نہ ہوسکا۔ درازیں بھی ٹٹول لی گئیں۔ جو سیف میں کتابیں رکھی تھیں احتیاطاً ان کی ورق گردانی بھی کرلی گئی۔ ہر ہر چیز کو الٹ پلٹ کر دیکھ لیا گیا مگر بے سود ـــــ لفافہ الماری سے غائب ہوگیا تھا۔ لفافہ کا غائب ہو جانا، اس برقعہ پوش عورت کی آمد لفافہ کے مضمون سے بھی زیادہ حیران کن بات تھی۔ (باقی آئندہ) ☆☆☆

نقش سورۂ فاتحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ فاتحہ قرآن شریف کی سب سے افضل سورت ہے، اس کے فضائل اور برکات کا کوئی شمار نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے احادیث میں اس سورۂ مبارکہ کے کئی نام بیان ہوئے ہیں، جن میں سے ایک نام شافیہ بھی ہے جس کے معنی ہیں شفا دینے والی سورت۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! یہ سورت ہر بیماری سے شفایاب کرتی ہے اور جس کو سورۂ فاتحہ شفا نہ ملی اسے کسی چیز سے شفاف نہیں ملے گی۔

ترکیب استعمال : بے اولاد حضرات: پہلے تین ماہ نقش پینا ہے، دونوں میاں بیوی کو اور رات سوتے وقت وضو کر کے اس نقش کو دیکھ کر الحمد باموکل کی تلاوت کرنی ہے، گونگے، بہرے اور باقی بیماریوں کے لئے ایک نقش لکھ کر سات دن تک استعمال کرنا ہے اور یہی پانی چوبیس گھنٹے مکس کر کے پینا ہوگا۔ یہ عمل ۴۱ دن سے ۹۰ دن کا ہے۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کی تلاوت بھی کرنی ہے۔

نوٹ : بے نمازی آدمی استعمال نہیں کرسکتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَامَعْشَرَ الْاَرْوَاحِ الرُّوْحَانِیَّۃِ وَالْمُوَکِّلِیْنَ بِھٰذِہِ
یَااَمْلَاکَ الْمُوَکِّلُوْنَ بِھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ بِحَقِّ اِسْرَافِیْلَ وَحَمَلَۃَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ

اَلسُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ بِحَقِّ جِبْرَائِیْلَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ
الْمُسْتَقِیْمَ اِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ بِحَقِّ عِزْرَائِیْلَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ

الحمد	لله	رب	العلمين	الرحمن	الرحيم	ملك	يوم	الدين	اياك	نعبد	و اياك	نستعين
لله	رب	العلمين	الرحمن	الرحيم	ملك	يوم	الدين	اياك	نعبد	و اياك	نستعين	اهدنا
رب	العلمين	الرحمن	الرحيم	ملك	يوم	الدين	اياك	نعبد	و اياك	نستعين	اهدنا	الصراط
العلمين	الرحمن	الرحيم	ملك	يوم	الدين	اياك	نعبد	و اياك	نستعين	اهدنا	الصراط	المستقيم
الرحمن	الرحيم	ملك	يوم	الدين	اياك	نعبد	و اياك	نستعين	اهدنا	الصراط	المستقيم	صراط
الرحيم	ملك	يوم	الدين	اياك	نعبد	و اياك	نستعين	اهدنا	الصراط	المستقيم	صراط	الذين
ملك	يوم	الدين	اياك	نعبد	و اياك	نستعين	اهدنا	الصراط	المستقيم	صراط	الذين	انعمت
يوم	الدين	اياك	نعبد	و اياك	نستعين	اهدنا	الصراط	المستقيم	صراط	الذين	انعمت	عليهم
الدين	اياك	نعبد	و اياك	نستعين	اهدنا	الصراط	المستقيم	صراط	الذين	انعمت	عليهم	غير
اياك	نعبد	و اياك	نستعين	اهدنا	الصراط	المستقيم	صراط	الذين	انعمت	عليهم	غير	المغضوب
نعبد	و اياك	نستعين	اهدنا	الصراط	المستقيم	صراط	الذين	انعمت	عليهم	غير	المغضوب	عليهم
و اياك	نستعين	اهدنا	الصراط	المستقيم	صراط	الذين	انعمت	عليهم	غير	المغضوب	عليهم	ولا
نستعين	اهدنا	الصراط	المستقيم	صراط	الذين	انعمت	عليهم	غير	المغضوب	عليهم	ولا	الضالين

عَلَیْھِمْ بِاسْمَائِیْلَ بِحَقِّ مِیْکَائِیْلَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ
وَالْاَلْقَابِ الْمُبَارَکَۃِ بِحَقِّ قُلْ قُلْ قُلْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَبِحَقِّ نُوْرِ الطَّیِّبِ الطَّاھِرِ

اَجِیْبُوْنِیْ وَاحْضَرُوْنِیْ یَااَمْلَاکَ الْمُوَکِّلُوْنَ بِھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ
الْمُصْطَفٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِفَضْلِ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَامَعْشَرَ الْاَرْوَاحِ الرُّوْحَانِیَّۃِ وَالْمُوَکِّلِیْنَ بِھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ بِحَقِّ جِبْرَائِیْلَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَااَمْلَاکَ الْمُوَکِّلُوْنَ بِھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ بِحَقِّ اِسْرَافِیْلَ وَحَمَلَۃَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ بِحَقِّ عِزْرَائِیْلَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ بِاسْمَائِیْلَ بِحَقِّ مِیْکَائِیْلَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ اَجِیْبُوْنِیْ وَاحْضَرُوْنِیْ یَااَمْلَاکَ الْمُوَکِّلُوْنَ بِھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ الْمُبَارَکَۃِ بِحَقِّ قُلْ قُلْ قُلْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَبِحَقِّ نُوْرِ الطَّیِّبِ الطَّاھِرِ الْمُصْطَفٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِفَضْلِ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

فوائد : ☆ بے اولاد حضرات کے لئے ☆ گونگے بہرے افراد کے لئے ☆ لاعلاج مریض نقش کو دیکھ اس کی تلاوت کرے اور ساتھ ہی پیے۔ ☆ رکے ہوئے کاموں کے لئے ☆ گھر کی خیر و برکت کے لئے ☆ اپنے مقصد کے حل کے لئے ☆ آسیب جنات کے لئے ☆ مختلف قسم کے دردوں کے لئے ☆ ضدی بچوں کے لئے ☆ اپنے اندر کا خوف دور کرنے کے لئے ☆ کاروبار میں برکت و وسعت کے لئے، کینسر، السر، بلڈ پریشر کے لئے زعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور فریم میں لگا کر گھر اور دکان میں آویزاں کریں۔

نقش سورۂ فاتحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ فاتحہ قرآن شریف کی سب سے افضل سورت ہے، اس کے فضائل اور برکات کا کوئی شمار نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے احادیث میں اس سورۂ مبارکہ کے کئی نام بیان ہوئے ہیں، جن میں سے ایک نام شافیہ بھی ہے، جس کے معنی ہیں شفا دینے والی سورت۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! یہ سورت ہر بیماری سے شفایاب کرتی ہے اور جس کو سورۂ فاتحہ شفا نہ ملی اسے کسی چیز سے شفا نہیں ملے گی۔

ترکیب استعمال: بے اولاد حضرات: پہلے تین ماہ نقش پینا ہے، دونوں میاں بیوی کو اور رات سوتے وقت وضو کر کے اس نقش کو دیکھ کر الحمد باموکل کی تلاوت کرنی ہے، گونگے، بہرے اور باقی بیماریوں کے لئے ایک نقش لکھ کر سات دن تک استعمال کرنا ہے اور یہی پانی چوبیس گھنٹے مکس کر کے پینا ہوگا۔ یہ عمل ۴۱ دن سے ۹۰ دن کا ہے۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف کی تلاوت بھی کرنی ہے۔

نوٹ: بے نمازی آدمی استعمال نہیں کرسکتا۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَامَعْشَرَ الْاَرْوَاحِ الرُّوْحَانِیَّۃِ وَالْمُوَکِّلِیْنَ بِھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ بِحَقِّ جِبْرَائِیْلَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَااَمْلَاکَ الْمُوَکِّلُوْنَ بِھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ بِحَقِّ اِسْرَافِیْلَ وَحَمَلَۃِ الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ بِحَقِّ عِزْرَائِیْلَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ یَاشَمْشَائِیْلَ بِحَقِّ مِیْکَائِیْلَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ وَالْآیٰتِ الْمُبَارَکَۃِ بِحَقِّ قُلْ قُلْ قُلْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَبِحَقِّ نُوْرِ الطَّیِّبِ الطَّاھِرِ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰہِ	رَبِّ	الْعٰلَمِیْنَ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مٰلِکِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	و اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ
لِلّٰہِ	رَبِّ	الْعٰلَمِیْنَ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مٰلِکِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	و اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا
رَبِّ	الْعٰلَمِیْنَ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مٰلِکِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	و اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا	الصِّرَاطَ
الْعٰلَمِیْنَ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مٰلِکِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	و اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مٰلِکِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	و اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ
الرَّحِیْمِ	مٰلِکِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	و اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ	الَّذِیْنَ
مٰلِکِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	و اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ
یَوْمِ	الدِّیْنِ	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	و اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَیْھِمْ
الدِّیْنِ	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	و اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَیْھِمْ	غَیْرِ
اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	و اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَیْھِمْ	غَیْرِ	الْمَغْضُوْبِ
نَعْبُدُ	و اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَیْھِمْ	غَیْرِ	الْمَغْضُوْبِ	عَلَیْھِمْ
و اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَیْھِمْ	غَیْرِ	الْمَغْضُوْبِ	عَلَیْھِمْ	وَلَا
نَسْتَعِیْنُ	اِھْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَیْھِمْ	غَیْرِ	الْمَغْضُوْبِ	عَلَیْھِمْ	وَلَا	الضَّآلِّیْنَ

اَجِیْبُوْنِیْ وَاحْضُرُوْنِیْ یَااَمْلَاکَ الْمُوَکِّلُوْنَ بِھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ الْمُصْطَفٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِقْضِ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَامَعْشَرَ الْاَرْوَاحِ الرُّوْحَانِیَّۃِ وَالْمُوَکِّلِیْنَ بِھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ بِحَقِّ جِبْرَائِیْلَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَااَمْلَاکَ الْمُوَکِّلُوْنَ بِھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ بِحَقِّ اِسْرَافِیْلَ وَحَمَلَۃِ الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ بِحَقِّ عِزْرَائِیْلَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ یَاشَمْشَائِیْلَ بِحَقِّ مِیْکَائِیْلَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اَجِیْبُوْنِیْ وَاحْضُرُوْنِیْ یَااَمْلَاکَ الْمُوَکِّلُوْنَ بِھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ الْمُبَارَکَۃِ بِحَقِّ قُلْ قُلْ قُلْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَبِحَقِّ نُوْرِ الطَّیِّبِ الطَّاھِرِ الْمُصْطَفٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِقْضِ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

فوائد: ☆ بے اولاد حضرات کے لئے ☆ گونگے بہرے افراد کے لئے ☆ لاعلاج مریض نقش کو دیکھ اس کی تلاوت کرے اور ساتھ ہی پئے۔ ☆ رکے ہوئے کاموں کے لئے ☆ گھر کی خیر و برکت کے لئے ☆ اپنے مقصد کے حل کے لئے ☆ آسیب جنات کے لئے ☆ مختلف قسم کے دردوں کے لئے ☆ ضدی بچوں کے لئے ☆ اپنے اندر کا خوف دور کرنے کے لئے ☆ کاروبار میں برکت و وسعت کے لئے، کینسر، السر، بلڈ پریشر کے لئے زعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور فریم میں لگا کر گھر اور دوکان میں آویزاں کریں۔

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر:۱۱۹

یوناف فوراً بول پڑا۔"اے استاد میرا نام یوناف ہے وقت تیزی سے گزرتا جارہا ہے، اب آپ شاہی محل سے ملحقہ میدان کی طرف نکل جائیے۔"

داؤد نے ایک تشکر آمیز نگاہ ان دونوں پر ڈالی پھر وہ وہاں سے چلے گئے، یوناف نے اس موقع پر ارسیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"ارسیہ! ارسیہ! آؤ ہم دونوں بھی شاہی محل سے ملحقہ میدان کی طرف چلیں اور دیکھیں کہ وہاں بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل اور داؤد علیہ السلام کے درمیان کیا معاملہ ہوتا ہے۔ ویسے مجھے قوی امید ہے کہ اس معاملے میں ساؤل مکمل طور پر ناکام اور داؤدؑ کامیاب وفوزمند ہوکر نکلیں گے، آؤ اب اس میدان کی طرف چلیں۔" اس کے ساتھ وہ دونوں میاں بیوی اس میدان کی طرف چل دیئے، جس میدان کی طرف تھوڑی ہی دیر قبل داؤد علیہ السلام گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد بنی اسرائیل کا بادشاہ بھی اپنے خدام کے ساتھ اس میدان میں داخل ہوا اور اس گڑھے کے قریب ہی جا کھڑا ہوا، جس میں داؤد علیہ السلام چھپے ہوئے تھے، زیادہ دیر نہ گزری تھی اور ساؤل کا بیٹا یونتن بھی اس میدان میں داخل ہوا، پھر وہ ساؤل کے پاس آیا اور اسے مخاطب کرکے کہ۔"اے میرے باپ! دیکھ میں نے داؤدؑ کو تلاش کیا پر وہ مجھے نہیں ملا وہ کسی کام کے سلسلے میں محل سے باہر ہے، میں نے اپنی بہن میکل سے بھی داؤدؑ سے متعلق پوچھا، اس نے بس مجھے یہی جواب دیا کہ داؤدؑ کسی کام کے سلسلے میں محل سے باہر ہے۔ اے میرے باپ! اگر آپ برا نہ مانیں تو اس موقع پر داؤدؑ کے سلسلے میں آپ سے کچھ مزید گفتگو کروں؟"

لمحہ بھر کے لئے ساؤل نے اپنے بیٹے یونتن کی طرف بڑی محبت اور شفقت سے دیکھا پھر اس نے نرم آواز اور گداز لہجے میں کہا۔"اے میرے فرزند! تو جو کہنا چاہتا ہے بلا جھجک کہہ، تو یقیناً اس قابل ہے کہ میں تیری کڑوی کسیلی بات بھی سنو اور برداشت کروں، داؤدؑ کے سلسلے میں جو کچھ تو کہنا چاہتا ہے کہہ۔" ساؤل کی اس گفتگو سے یونتن کی حوصلہ افزائی ہوئی، اپنے چہرے پر اطمینان سے پر مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے وہ ساؤل سے اور قریب ہوا، پھر اسے مخاطب کرکے یونتن نے کہا۔"اے میرے باپ! میری التماس ہے کہ آپ داؤدؑ کے ساتھ بدی نہ کریں، اس لئے کہ اس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس میں آپ کی اذیت اور آپ کے نقصان کا پہلو نکلتا ہو، بلکہ آپ جانتے ہیں کہ اس نے آپ اور بنی اسرائیل کے لئے وہ کام سرانجام دیئے جو بنی اسرائیل کے اندر کوئی بھی نہ کرسکا۔ اے میرے باپ ایلہ کی وادی میں جب فلستیوں کا پہلوان جالوت ہر روز بنی اسرائیل کو مقابلے کے لئے للکار کر بنی اسرائیل کی فضیحت کرتا تھا اور کوئی اس کے مقابلے پر نہ نکلتا تھا تو یہ داؤدؑ ہی تو تھے جو گلے میں اپنا چرواہوں کا سا تھیلا اور اپنا عصا تھامے رزم گاہ میں نکلے اور کس قدر سادگی، کس قدر صفائی سے اے میرے باپ انہوں نے جالوت کا خاتمہ کردیا۔

اور اس کے بعد جب فلستیوں نے اپنی عسکری قوتوں کو مجتمع کرنے کے بعد دوبارہ بنی اسرائیل پر جنگ مسلط کی تو آپ جانتے ہیں اس جنگ میں داؤدؑ نے فلستیوں کے خلاف ایسا کام کیا جو کوئی نہ کرسکا، آپ جانتے ہیں اس جنگ میں سارا وقت میں ان کے ساتھ اور ان کے پہلو بہ پہلو تھا، اے میرے باپ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر داؤدؑ فلستیوں پر رگوں میں مچلتے خون، آفاق کی گنگناہٹوں، الم افروز بیداریوں اور برق وبار کے رقص کی طرح حملہ آور ہوئے تھے اور اپنے سامنے آنے والے فلستیوں کی حالت انہوں نے ٹوٹے بکھرے شیشوں، غروب شب، آندھیوں میں جلتے چراغ اور گرد آلود سرنگوں جذبوں جیسی کرکے رکھ دی تھی۔

"اے میرے باپ! قسم خداوند کی داؤدؑ آندھیوں میں اذان

دینے والے جوان اور اندھیری رات میں فتح کا سنکھ پھونک دینے والے سرفروش ہیں، ان کی باتوں میں محبتوں کی تمازت، ان کے تبسم میں خلوص کا سوز ہے۔ ان کا لہجہ، ان کا انداز اور ان کا طرز حیات عام لوگوں سے مختلف ہے، وہ اپنوں کے لئے قطرۂ شبنم اور بنی اسرائیل کے دشمنوں کے لئے آہن وفولاد ہیں۔ اے میرے باپ! کیا آپ ایک ایسے جوان کو قتل کرانا چاہتے ہیں جس نے بنی اسرائیل کے دشمنوں کے حریص جسموں کا انہدام کیا، ان کے روح وجسم کی دیواریں گرادیں، ان کی روحوں کو ان کے جسموں کے سرد خانوں سے نجات دی، جنگ میں ان کی للکار ایسی ہوتی ہے کہ تلوار پانی مانگے، دشمن پر ضرب لگاتے ہوئے ان کی رفتار ایسی ہوتی ہے کہ دریا بھی روانی مانگے۔

"اے میرے باپ داؤدؑ نے ہماری اور بنی اسرائیل کی بہتری وبھلائی کی خاطر اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر فلستیوں کے جسموں سے روح تک میں اذیت بھر کر رکھ دی تھی، فلستی شکاری درندوں کی طرح بپھر بپھر کر ان پر حملہ آور ہوتے تھے، پر داؤدؑ نے انہیں ہواؤں کے وحشی بہاؤ کی طرح دو ہٹا کر رکھ دیا، اے میرے باپ! داؤدؑ کے خلاف کوئی قدم اٹھاتے وقت آپ یہ بھی تو سوچیں کہ ان کے ساتھ ہمارے دو رشتے ہیں۔ اول یہ کہ وہ بنی اسرائیل کے لشکر کے سالار ہیں، دوئم یہ کہ ان کی اہلیہ میری بہن اور آپ کی بیٹی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ کی بیٹی میکل آپ سے نفرت نہ کرنے لگے گی؟ اے میرے باپ داؤدؑ ایسے جوان ہیں جنہیں بہاریں اور ستارے سلام کریں، لہٰذا میری آپ سے التماس ہے کہ آپ انہیں نقصان نہ پہنچائیں، بس مجھے جو آپ سے کہنا تھا کہہ چکا۔"

اپنے بیٹے یونتن کی اس قدر طویل اور داؤدؑ کے لئے ہمدردی اور محبت سے بھرپور گفتگو سننے کے بعد ساؤل کی حالت آتشدان کی مرتی آگ جیسی ہوکر رہ گئی، تھوڑی دیر تک وہ یوں خاموش کھڑا رہا، جیسے منہ میں زبان نہ رکھتا ہو، اسے اس حالت میں کھڑے دیکھ کر یونتن پھر بولا۔ "اے میرے باپ! داؤدؑ کے ساتھ ہمارا دل اور روح کا رشتہ ہے کہ میکل ان کی بیوی ہے اور یاد کیجئے دنیا کی ہر شئے سستی ہے پر دل کے رشتے بڑے مہنگے ہوتے ہیں۔"

یونتن کے ان الفاظ پر ساؤل چونک سا پڑا، پھر اس نے یونتن کو مخاطب کرکے کہا۔"اے یونتن! میرے بیٹے! تو نے جو کچھ کہا حق کہا، میں ہی غلطی پر تھا جو میں نے داؤدؑ کو قتل کردینے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ آہ! اگر میں ایسا کردیتا تو میری بیٹی میکل نہ صرف یہ کہ بیوہ ہوجاتی بلکہ وہ مجھ سے خفا بھی ہوجاتی، سوائے میرے بیٹے! خداوند کی حیات کی قسم! داؤدؑ ہرمارا نہ جائے گا، تم اسے میرے پاس لے کر آتے۔"

اپنے باپ کی ایسی گفتگو سن کر یونتن خوش ہوا، پس اس نے آواز دے کر داؤد کو بلایا وہ گڑھے سے نکل کر ساؤل کے پاس آئے، انہیں گلے لگا کر ساؤل ملا اور انہیں محل کے اندر لایا گیا اور ایک بار پھر ساؤل اور داؤدؑ کے تعلقات خوشگوار ہوگئے، اس دوران فلستیوں نے بھی قسمت آزمانے کے لئے ایک بار پھر بنی اسرائیل پر حملہ کیا لیکن اس بار بھی داؤدؑ کی سرگردگی میں بنی اسرائیل نے فلستیوں کو مار بھگایا۔ داؤدؑ کی اس کارگزاری سے ساؤل خوش ہوا اور اس کے دل میں جو داؤدؑ کے لئے شک وشبہ اور حسد ورقابت کے جذبات تھے وہ وقتی طور پر دب گئے اور وہ داؤدؑ کے ساتھ بڑا اچھا برتاؤ کرنے لگا۔ اس لئے داؤدؑ نے لگاتار تین بار بنی اسرائیل کو فلستیوں کی مار سے بچالیا تھا۔

☆☆☆☆☆

رامہ شہر کی جس سرائے کے کمرے میں عارب، بیوسا اور عبیطہ ٹھہرے ہوئے تھے، اس کمرے میں اچانک عزازیل نمودار ہوا، عارب، بیوسا اور عبیطہ جو باہم گفتگو کررہے تھے، یوں اس کی اچانک آمد پر چونکے اور قبل اس کے کہ ان تینوں میں سے کوئی عزازیل سے کچھ پوچھتا، عزازیل نے بولنے میں پہل کی اور انہیں مخاطب لیا۔"اے رفیقان من! میں ایک مہم پر روانہ ہونے کے لئے تمہیں لینے آیا ہوں" پھر عارب کے پہلو میں عزازیل بیٹھ گیا اور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا، میرے عزیز! گزشتہ دنوں بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل اور خداوند کے نبی داؤدؑ کے درمیان ایک عداوت اور چپقلش چل نکلی تھی اور مجھے اس بات کی امید ہوگئی تھی کہ ساؤل داؤدؑ کو قتل کردے گا لیکن برا ہو ساؤل کے بیٹے یونتن کا، اس نے ساؤل اور داؤدؑ کے درمیان صلح کرادی، ورنہ ابھی تک ساؤل یقیناً داؤدؑ کو قتل کرچکا ہوتا اور اگر ایسا ہوجاتا تو نیکی راہ روکنے کا جو کام ہم کرنا چاہتے تھے وہ ساؤل کے ہاتھو ہوجاتا لیکن ایسا چونکہ نہیں ہوا، لہٰذا مجھے خود حرکت میں آنا پڑ رہا ہے۔

"اے میرے ساتھیوں! ہم ابھی اور اسی وقت اب رامہ شہر سے جنجال کی طرف روانہ ہوں گے میں بادشاہ کے محل میں داخل ہوکر اسے داؤدؑ کے متعلق اکساؤں گا، اس کے دل میں وسوسات کے جذبات اجاگر

کروں گا، جب تک میں ساؤل بادشاہ کے محل میں رہ کر اسے داؤدؑ کے خلاف اُکسانے کا کام سرانجام دوں، اس وقت تک تم تینوں محل سے باہر رہ کر محل کے اطراف میں نگاہ رکھنا کہ کہیں یوناف اور ارسیہ وہاں نمودار ہوکر ہماری اس مہم کو ناکام نہ بنادیں، اس لئے کہ یوناف اور ارسیہ بھی ان دونوں جلجال شہر کی ایک سرائے میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور وہاں ساؤل کو داؤدؑ کے خلاف بھڑکانے کے بعد اے عارب! ایک کام میں تم سے بھی لوں گا اور وہ کام جو تمہیں کرنا ہے یہ ہوگا کہ تم جلجال کے اس محل میں یونتن کے کمرے میں جاؤ گے، وہاں تم یونتن کی خوب پٹائی کروگے اور اس کے بعد اسے تنبیہ کروگے کہ آئندہ بھی اگر تم نے اپنے باپ ساؤل سے داؤدؑ کو بچانے کی کوشش کی تو اس سے بھی زیادہ پٹائی ہوگی، آؤ اب یہاں سے کوچ کریں۔" اس کے ساتھ میں عارب، بیوسا اور ضبیطہ اپنی جگہوں سے اٹھ کھڑے ہوئے پھر وہ عزازیل کے ساتھ رامہ شہر سے جلجال کی طرف کوچ کر گئے۔

☆☆☆☆☆☆

جلجال کی سرائے میں یوناف اور ارسیہ اپنے کمرے میں بیٹھے باتیں کررہے تھے کہ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور سنجیدہ آواز اور فکرمند لہجے میں اس نے کہا۔ "یوناف! یوناف! ابھی اور اسی وقت اٹھ کر ساؤل کے محل کی طرف روانہ ہوجاؤ وہاں عزازیل ساؤل کو داؤدؑ کے خلاف بھڑکانے کا کام کررہا ہے اور ایسا کرکے وہ نیکی پر ضرب لگانے کی کوشش کرے گا، اس کے علاوہ عارب کو اس نے ساؤل کے بیٹے یونتن کے لئے مقرر کیا ہے تاکہ عارب یونتن کو خوب مارنے کے بعد اسے تنبیہ کرے کہ آئندہ وہ اپنے باپ سے داؤدؑ کی وکالت کرکے ان دونوں کے درمیان صلح نہ کرایا کرے، اس طرح عزازیل نیکی اور بدی کی اس پیکار میں بازی جیتنے کا عزم رکھتا ہے۔"

یوناف نے فوراً بیچ میں ٹوکتے ہوئے کہا۔ "اور اے ابلیکا! ہم عزازیل کا یہ عزم خاک وخون میں ملا کر رکھ دیں گے، میں ارسیہ کے ساتھ یہاں سے شاہی محل کی طرف کوچ کرتا ہوں، پھر دیکھتا ہوں عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیسے کامیابی حاصل کرتا ہے۔" اس کے ساتھ ہی یوناف نے ارسیہ کو پہلے ابلیکا کی ساری گفتگو سنائی پھر وہ ارسیہ کے ساتھ وہاں سے نکل کھڑا ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

بنی اسرائیل کا بادشاہ اپنے کمرے میں اکیلا بیٹھا تھا کہ اس کے ایک پہریدار نے اس کے قریب آکر اسے مخاطب کیا۔ "اے بادشاہ! بابل کا ایک ستارہ شناس جو گزشتہ کئی روز سے ہمارے شہر رامہ میں قیام کئے ہوئے تھا، آج ہی جلجال میں داخل ہوا ہے اور آپ سے ملاقات کا خواہش مند ہے۔"

اس انکشاف پر ساؤل چونک پڑا اور اپنے اس پہرے دار کو مخاطب کرکے اس نے کہا۔ "اس ستارہ شناس کو فوراً میرے پاس لے کر آؤ اس لئے کہ تم جانو بابل کے ساحر اور ستارہ شناس اپنے کام کے ماہر اور استاد ہوتے ہیں، ہوسکتا ہے میرے لئے کوئی ایسی خبر رکھتا ہو جس میں میری بہتری اور سودمندی ہو، لہٰذا تم فوراً جاؤ اور اس ستارہ شناس کو عزت واحترام کے ساتھ میرے پاس لے کر آؤ تاکہ میں اس کے بابلی علوم سے مستفید ہوسکوں۔"

پہرے دار مؤدب ہوکر باہر نکل گیا۔

تھوڑی ہی دیر بعد پہرے دار پھر لوٹ آیا، اس بار اس کے ساتھ عزازیل تھا، ساؤل نے اپنی جگہ سے اٹھ کر اور آگے بڑھ کر عزازیل سے مصافحہ کیا اور اپنی نشست کے قریب خالی نشست پر بڑے احترام کے ساتھ اسے بٹھایا، اس دوران وہ پہریدار باہر نکل گیا، پھر عزازیل نے کہا۔ "اے بنی اسرائیل کے بادشاہ! میرا تعلق بابل سے ہے بنیادی طور پر میں ایک ستارہ شناس ہوں، مگر سحر کے علوم میں بھی میں بڑا طاق اور بے مثل ہوں، اے بادشاہ مجھے تیرے اور تیرے تاج وتخت سے متعلق کچھ فکرمندی ہوئی، لہٰذا میں صرف تیری بہتری کی خاطر بابل سے یہاں آیا اور تیری سرزمین میں داخل ہونے کے بعد چندروز تک رامہ شہر کی سرائے میں قیام کرتا رہا وہاں قیام کرکے میں تیرے ستاروں کی گردش اور ان کے غروب وظہور کا جائزہ لیتا رہا اور اس جائزے کی روشنی میں تیرے متعلق میں نے کچھ نتائج مرتب کئے ہیں اور میرا دعویٰ ہے کہ میرے مرتب کئے ہوئے یہ نتائج کسی بھی صورت غلط ثابت نہیں ہوسکتے۔ اے بادشاہ میرا نام عزازیل ہے۔"

عزازیل کی گفتگو سن کر فکرمندی میں ساؤل اپنی جگہ سے اُچھل سا پڑا اور منت کرنے کے انداز میں اس نے پوچھا۔ "اے عزازیل! اے بابل کے عظیم ستارہ شناس تو نے میرے متعلق کیا باتیں مرتب کی ہیں؟ ذرا کہو، میں بھی تو سنوں۔"

اپنی لچھے دار باتوں کی ابتدا کرتے ہوئے عزازیل نے کہنا شروع کیا۔ "اے بادشاہ! انسان اس زمین میں بے ثبات ہے اور یہاں زندگی ایک رات ہے، اے بادشاہ تیرا یہ غم جلجال شہر حسد، قریۂ گناہ خیز اور ایک سحرزدہ کھنڈر کی صورت اختیار کرنے والا ہے اس لئے کہ ایک زبردست جاہ پسند انسان کا بھٹکا ہوا شوق کارواں، کالی آندھی، ریگزاروں کی عداوت، قبروں کے سکوت اور زمین کے سفاک عناصر کی طرح اس شہر پر نازل ہوگا اور اس شہر کی ہر شئے کو ایک ویران رات میں بدل کر رکھ دے گا پھر یہ شہر ہوگا اور دھواں ہی دھواں اور شعلے ہی شعلے ہوں گے۔"

رعونت پسند، شکی اور مردہ دل ساؤل، عزازیل کی یہ گفتگو سن کر تڑپ سا اٹھا اور منت کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔ "اے عزازیل کون ہے جو میرے اس شہر کی ایسی حالت کرے گا؟"

عزازیل نے ایک بار صحرا جیسی آنکھوں سے ساؤل کی طرف دیکھا، پھر داستان گو جیسی پاٹ دار آواز میں اس نے ساؤل کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ "اے بادشاہ! تیرے اس شہر کی ایسی حالت کوئی باہر سے آکر نہ کرے گا بلکہ ایسی حالت طاری کرنے والا تیرے اپنے محل کے اندر سے ہی نمودار ہوگا۔"

ساؤل نے چونک کر کہا۔ "یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ ایسا آدمی کیا میرے اپنے محل کے اندر ہی سے نمودار ہوگا؟"

عزازیل نے اس بار بلند اور پُرزور آواز میں کہا۔ "ہاں ایسا ہی ہوگا کیا اس محل کے اندر کوئی ایسا شخص ہے جس کا اس محل سے پیدائشی تعلق نہ ہو پر وہ اس محل میں آتا جاتا، اٹھتا بیٹھتا اور رہتا سہتا ہو؟"

ساؤل نے فوراً کہا۔ "ہاں ہے، اس کا نام داؤدؑ ہے وہ بیت لحم کے ایک شخص لیسی کا بیٹا ہے، پر میں نے اسے اپنے لشکر کا سالار بنا کر اس سے اپنی بیٹی میکل بھی بیاہ دی ہے اور وہ اسی محل میں رہتا ہے۔"

عزازیل نے فوراً اپنی جگہ پر اُچھلتے ہوئے کہا۔ "اے بادشاہ! بس یہی داؤدؑ نام کا وہ جوان ہے جو تیرے لئے اندھیروں میں لپٹے وسوسے، جلتی حسرتوں کے انگارے اور نادیدہ سماوی بلائیں کھڑی کردے گا، یہی جوان تیری راہ کا پتھر بنے گا اور تیرے دل کے شب خانوں میں اور تیرے شعور کے شیش محل میں خوف ومحرومی بھر کر رکھ دے گا، اے بادشاہ دنیا کی واحد قرار آفریں شئے حکمرانی ہے، پس اگر تو اپنی سلیقے سے سجائی بزم، اپنے وقار کی بلند قامتی اور اپنی تہذیب کے شاہکاروں کی حفاظت چاہتا ہے تو داؤدؑ نام کے اس جوان کا کوئی بندوبست کر اور اسے ٹھکانے لگا، ورنہ اے بادشاہ لکھ رکھ، جس طرح آسمان کی نیلی آنکھوں کو رات اپنی سیاہ اور گہری آنکھوں میں جذب کرلیتی ہے، ایسے ہی داؤدؑ تم پر حاوی ہوگا اور تاج وتخت سے تجھے محروم کرکے تیری حالت بوسیدہ کفن جیسی ویران کرکے رکھ دے گا۔"

ساؤل تھوڑی دیر تک تیکھی نظروں سے عزازیل کی طرف دیکھتا رہا، پھر تشکر بھرے انداز میں اس نے عزازیل کو مخاطب کرکے کہا۔ "اے بابل کے ستارہ شناس! قسم خداوند کی تیری گفتگو کھلے ہونٹوں کی طرح نرم و شفاف ہے۔ اس داؤدؑ سے تو میں پہلے ہی نالاں تھا، پر میرا بیٹا اسے مجھ سے بچاتا رہا ہے، اے بابل کے ستارہ شناس! تم نے داؤدؑ سے متعلق مجھے متنبہ کرکے میرے آنے والے دنوں کو محفوظ اور بے خطر بنا کر رکھ دیا ہے، اب یہ داؤدؑ مجھ سے بچ نہ سکے گا، آج ہی میں اس پر اس انداز سے اپنا نیزہ برساؤں گا کہ اس کی جان کا خاتمہ کرکے رکھ دوں گا۔ اے عزازیل! اے بابل کے عظیم ستارہ شناس! میں تم سے گزارش کروں گا کہ تم چند دن تک میرے پاس میرے اس محل میں رہو، تیری یہاں موجودگی سے میری ڈھارس بندھے گی اور میں داؤدؑ سے جب تک کہ میں اسے ٹھکانے نہیں لگا دیتا تم سے مزید مشاورت وگفتگو کرتا رہوں گا، ویسے عام حالات میں بھی اے عزازیل تیری صحبت میرے لئے سودمند رہے گی۔"

ساؤل کی اس پیشکش پر عزازیل کچھ سوچتا رہا، پھر کہنے لگا۔ اے بادشاہ! میں بڑے بڑے بادشاہوں کی خدمت میں حاضر ہوا، پر آج تک میں نے کسی کے محل میں قیام نہ کیا، اس لئے کہ اپنی زندگی کے لئے میں نے جو قاعدے کلئے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کے مطابق میں کسی محل میں قیام نہیں کرسکتا تاہم میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اسی جلجال شہر کی کسی سرائے میں قیام کروں گا اور آپ کے پاس بھی آتا رہوں گا، اس طرح میری اور آپ کی صحبت باقاعدگی کے ساتھ ہوتی رہے گی۔"

ساؤل نے عزازیل کی اس گفتگو سے اتفاق کیا، پھر عزازیل اپنی جگہ سے اٹھا اور انتہائی منکسرانہ انداز میں اپنا ہاتھ مصافحہ کی خاطر ساؤل کی طرف بڑھاتے ہوئے وہ کہنے لگا۔ "اے بادشاہ! میں اب جاتا ہوں۔"

ساؤل نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا۔ "اس قدر جلدی کیوں؟ میں نے تو ابھی آپ کی خدمت بھی نہیں کی اور نہ ہی میں نے ابھی تک آپ کی کوئی خاطر تواضع کی ہے۔"

عزازیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ”تو میں روز ہی آتا رہوں گا، پھر خصوصیت کے ساتھ خاطر تواضع کی کیا ضرورت ہے۔“

ساؤل جواب میں خاموش رہا، عزازیل نے ساؤل کی خاموشی سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور اس سے مصافحہ کرکے وہ ساؤل کے اس کمرے سے نکل گیا، ساؤل احتراماً اسے اپنے کمرے کے دروازے تک چھوڑنے آیا تھا۔ یوں عزازیل وہاں سے اپنا کام کرکے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

جس روز عزازیل نے بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل کو یہ شیطانی مشورہ دیا تھا، اسی روز ساؤل نے داؤدؑ کو بلایا کہ وہ اس کے لئے بربط بجائیں تاکہ اسے اس کے مرض سے آرام وسکون میسر ہو، پس داؤدؑ آئے اور ساؤل کے سامنے اس کے ذاتی کمرے کے بیرونی دروازے قریب دودیوار کے ساتھ ایک نشست پر بیٹھ کر بربط بجانے لگے۔ اسی وقت محل کے بیرونی حصے میں یوناف اور ارسیہ نمودار ہوئے، اس وقت عزازیل عارب، بیوسا اور نبیطہ بھی وہاں کھڑے تھے، ان سب نے بھی یوناف اور ارسیہ کو محل کی طرف آتے دیکھ لیا تھا۔ یوناف اور ارسیہ نے بھی عزازیل اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ لیا تھا، اسی بنا پر وہ دونوں میاں بیوی بڑی تیزی کے ساتھ عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھے۔ عزازیل کے قریب آکر یوناف نے غور سے عزازیل کی طرف دیکھا پھر غراتے لہجے اور غضبناک آواز میں اس نے عزازیل کو مخاطب کرکے پوچھا۔ ”اے عزازیل! اس محل کے اندر تو جس برائی کی شروعات کر رہا ہے کیا تو سمجھتا ہے کہ اسے نافذ کرنے میں تو کامیاب ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں، اے مردود تو جانتا ہے اللہ کے نیک بندوں پر تیرا کوئی بس نہیں چلتا، پھر ساؤل کے ساتھ مل کر یہ جو تو اللہ کے نبی داؤدؑ کے خلاف ایک سازش تیار کر رہا ہے تو اس میں کیسے اور کیونکر کامیاب ہو سکے گا، اس لئے کہ اللہ اپنے پیغمبروں کی نگرانی وحفاظت کرتا ہے۔ اے عزازیل تو جانتا ہے کہ جب اللہ کا کوئی نبی ورسول اپنے کام کی ابتدا کرتا ہے تو وہ ایک اور ان گنت کی نسبت سے اپنے کام کو شروع کرتا ہے، یعنی ایک طرف اکیلا اللہ کا پیغمبر اور دوسری طرف کسی قوم کے ان گنت افراد ہوتے ہیں، لیکن اکیلا ہونے کے باوجود خداوند اس پوری قوم کے مقابلے میں اپنے پیغمبر ہی کو فوزمند اور غالب رکھتے ہیں، پس اے عزازیل یہاں تھی تیرے وسوسات اور تیرے سارے حربے ناکام ہوں گے۔ اے عزازیل تو اس محل میں اپنا کام ختم کرچکا ہے، اب میں اپنے کام کی ابتدا کرتا ہوں، پھر دیکھنا کیسے اور کیونکر تیرے فسق وفجور کو دباکر اور نیکی کے جذبوں کو ابھار کر رکھتا ہوں۔“

یوناف کے خاموش ہونے پر عزازیل چند ثانیوں تک اسے غور سے دیکھتا رہا، اس کے پہلو میں عارب، بیوسا اور نبیطہ بھی کھڑے ہوئے تھے، اس موقع پر یوناف کے قریب کھڑی ارسیہ نے اپنے جسم کو یوناف سے مَس کرنے کی خاطر یوناف کے کندھے پر ہاتھ رکھ لیا تھا تاکہ عزازیل اگر اچانک اس پر حملہ آور بھی ہو جائے تو اپنے آپ کو یوناف کے ساتھ مَس کئے رکھنے کی بنا پر وہ بچ جائے۔

پھر عزازیل نے یوناف کو مخاطب کرکے کہا۔ ”اے یوناف! اس کارجہاں میں تو بھی ایک کام پر لگا ہوا ہے اور میں بھی، خداوند نے انسان کے نفس میں نیکی اور بدی دونوں ہی رکھے ہیں، پس تو نیکی کے داعیوں کے فروغ اور بدی کے داعیوں کے دباؤ کے لئے کام کرتا ہے، جب کہ ہم بدی کے داعیوں کے فروغ اور نیکی کے داعیوں کے دباؤ کے لئے کام کرتے ہیں۔

عزازیل کو گھورتے ہوئے یوناف نے پوچھا۔ ”اے مردود! پر یہ بھی تو بتا کہ ان دونوں راستوں میں فلاح وفوزمندی کا راستہ کون سا ہے؟“

عزازیل نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا اور وہ خجل سا ہو گیا۔

تب یوناف نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے عزازیل! اے اپنی سرکشی کو بنیاد بناکر خداوند کے احکامات کے خلاف بغاوت کرنے والے سن! آسمان وزمین، سورج اور چاند اور دن رات اپنے اثرات ونتائج کے لحاظ سے مختلف اور متضاد ہیں۔“ پھر یوناف خاموش ہو گیا، اس موقع پر ابلیکا بڑی تیزی کے ساتھ یوناف کی گردن پر لمس دیتے ہوئے شاید اسے یہ احساس دلانے کی کوشش کر رہی تھی کہ عزازیل کے سامنے وہ بھی مستعد اور تیار حالت میں رہے۔

عزازیل نے جب یوناف کی گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا۔ تب یوناف نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا اور ارسیہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ ساؤل کے محل میں داخل ہوا اور پھر اس کمرے میں داخل ہوا جس میں ساؤل تھا اور اس کے سامنے داؤدؑ بیٹھے بربط بجا رہے تھے، جس وقت یوناف اس کمرے میں داخل ہوا عین اس وقت ساؤل نے اپنے قریب رکھا چھوٹا سا ایک بھالا اُٹھایا اور ہوا میں تولنے لگا کہ داؤدؑ کی طرف پھینک کر ان کا خاتمہ کردے۔ جس وقت ساؤل نے داؤدؑ پر اپنا بھالا پھینکا اسی

وقت یوناف اس کمرے میں داخل ہوا، اس کے یوں اچانک داخل ہونے پر ساؤل کا نشانہ چوک گیا اور داؤدؑ ایک طرف ہٹ کر اس بھالے کی مار سے بچ گئے، اسی وقت یوناف نے سرگوشی کے انداز میں جلدی جلدی داؤدؑ سے کہا۔ ”آپ فوراً یہاں سے بھاگ کر رامہ شہر میں اللہ کے نبی سموئیل کی طرف چلے جائیں، وہاں خداوند آپ کو اس ساؤل کی بدی سے پناہ دے گا، اس ساؤل پر شیطان مسلط ہو چکا ہے، لہٰذا یہ آپ کو ختم کردینے کے درپے ہے۔“

داؤدؑ فوراً وہاں سے چلے گئے، اتنی دیر تک ساؤل بھی سنبھل چکا تھا، لہٰذا اس نے کڑک دار آواز میں یوناف کو مخاطب کرکے پوچھا۔ ”اے اجنبی! تو کون ہے اور کیوں میرے اس ذاتی کمرے میں تو میری اجازت کے بغیر داخل ہوا ہے؟“

یوناف نے ساؤل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بڑی جرأت مندی سے کہا۔ ”اے بادشاہ! میں تیرے لئے تیرا ضمیر بن کر آیا ہوں، میں تجھے صرف یہ بتانے آیا ہوں کہ جن راستوں کی طرف تو چل نکلا ہے وہ راستے تجھے تباہی اور بربادی کی طرف لے جائیں گے، لہٰذا تو اپنے نفس میں نیکی کی نشو ونما اور بدی کو دبانے کا کام شروع کر۔“

اتنا کہنے کے بعد یوناف باہر نکل گیا، ساؤل کو یوناف کی اس گفتگو پر بڑا غصہ آیا، اپنے بائیں طرف لٹکتے ہوئے پیتل کے ایک طشت کی طرف اس نے دیکھا، پھر قریب ہی رکھی لکڑی کی ایک ہتھوڑی اُٹھا کر اس کے اس طشت پر دے ماری، طشت پر ضرب پڑنے کے ساتھ ہی گونج دار آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئیں، جن کے جواب میں چند مسلح سپاہی بھاگتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئے، ساؤل نے ان مسلح جوانوں کو مخاطب کرکے کہا۔ ”تم میں سے ایک تو داؤدؑ کی طرف جائے اور دیکھ کر آئے کہ وہ اس وقت کہاں ہے اور کیا کرتا ہے؟ اور باقی سب اس طویل اور کڑیل جوان کا تعاقب کرو جو ابھی میرے کمرے سے نکل کر گیا ہے اور اسے زندہ میرے پاس پکڑ کر لاؤ۔“

TILISMATI DUNYA
(Monthly)
Abulmali, Deoband-247554 U.P.

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2012-14

مولانا عامر عثمانیؒ بورڈ

مدیر تجلی حضرت مولانا عامر عثمانیؒ کی مطبوعات کا عظیم الشان ادارہ

سرپرست : نسیم فاطمہ (اہلیہ مولانا عامر عثمانیؒ)

یہ ادارہ آج سے 25 برس پہلے 1987ء میں قائم کیا گیا تھا اور اس ادارہ نے تجلّی کی ڈاک کی پندرہ قسطیں بنام ''نوادر الفقہ'' عمدہ کتابت وطباعت کے ساتھ پیش کی تھیں، ان کی ترتیب وتدوین مولانا حسن احمد صدیقی نے کی تھی، جنہوں نے مولانا عامر عثمانیؒ کی وفات کے بعد ان کی جانشینی کے فرائض بھی انجام دیئے تھے۔ اب اس ادارے نے مولانا کی دیگر مطبوعات چھاپنے کا پروگرام بنایا ہے۔ انشاء اللہ عنقریب مولانا کی چند کتابیں منظر عام پر آرہی ہیں۔

واضح رہے کہ بنگلور کے عالی جناب نیاز شریف صاحب مرحوم نے ماہنامہ تجلّی کے اکثر وبیشتر شمارے اپنی زندگی میں انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کردیئے تھے، آپ دنیا کے کسی بھی گوشے میں ہوں مفکرِ اسلام حضرت مولانا عامر عثمانیؒ کی تحریروں سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

ویب سائٹ www.tajalli.in ہے۔

الحمد للہ ہمارے پاس ماہنامہ تجلّی کے تمام شمارے موجود ہیں، اگر کسی صاحب کے پاس مولانا عامر عثمانیؒ کے ذاتی خطوط موجود ہوں تو وہ ہمیں روانہ کردیں۔ مولانا عامر عثمانیؒ کی خدمات پر مکمل روشنی ڈالنے کا پروگرام ہے اور اس کے بارے میں ہمیں سبھی حضرات کے تعاون کی ضرورت ہے۔

امیدوارِ کرم : نسیم فاطمہ فون 01336224455

ہمارا پتہ

مولانا عامر عثمانی بورڈ

MOLANA AMIR USMANI BOARD

Moh. Abulmali, Deoband, U.P. محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 یوپی